

پتلی اور سہارے کے ایک ایسے عجیبے تامل کا انتخاب

مفاسی کے مصائب کے پیشکشنا صاحب گیارہ لڑکیوں کا ہیں۔ مصیب سے... نام
 اسی جلد ہی کبھی آکر حرم کی راہ اختیار کرتا ہے... آخر حصولِ زرِ قاضی
 کے لیے جہیز کی ہونے لگی ہے۔ مجربانہ ذہن خیر و شر کے حلق سے بچنے
 کی زحمت نہیں کرے گا۔ اس کی عمر ہی گیارہ تھی... تم بھی بچہ... اور نقل کی
 چھاپ اس پر چسپاں ہو گئی... تاہم وہ نکل کر کے بیٹی معصوم تھا، وہ رکن
 مات تیرے اندر کر کے اور آواز خدا بہ صحت ثابت ہوتی رہی... وہ خدا کا
 ہے جان و مددگار تھا... اس پر بھائی بھی تھا اور بہت کر کے بھاگتے رہتا تھا...
 پولیس اس کی پیچیدگی تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خدوں کی پیاس
 تھے... جب اسے سمجھتی تو بہت دور ہو چکی تھی... وہ حیران تھا کہ ان
 گشت لڑکے اُن کیوں شکاری کی کتھن کے مانند اس کی پرستش کرتے ہیں؟
 ہیں؟ اس کے بچے کے امکانات صفحہ تھے... تاہم وہ بار بار موت سے کچل دیتا
 رہتا... بالآخر... وہ تھک گیا، بدحال ہو گیا... ایک ہی وسیلہ رہا بچہ کب
 تک حالات کے حد کا مقابلہ کرنا لگے۔ کس؟ کیا واقعی قسمت اتنے زورور
 کا سامنے رہتی ہے... جاں نسیروپ کا سفیدی حور اور عذرا لہر مارا
 من میں اور ٹوٹا کچھ...

**مصافت
گزیدہ**

احمد رحمت

مسافت گزیده

الحمد لله

☆☆☆

حاسوسى ذالجت - 14 - اكتوبر 2014ء



آؤ تھی پھری تھی جو سے نک گارو کے بیٹے میں
پوست تھی۔ یا آخری رات شاہ جہری کو بیٹے میں ہی چھوڑ دیا
مہیا تھا۔ جہری کے مزید دشمن بھی نمایاں تھے۔ مائیکل نے
جسے ہونے خون کھوروں سے دیکھا اور تار اور نگ یا کہ دروازے
کو کم سے کم بھی درگتے کر چکے تھے۔

جہری کہاں سے آئی؟ اور وہ پانی کے دوران گارو
نٹے میں کیوں تھا؟ آئی وہ یہ بھی مائیکل نے شراب کی بوتلوں
محسوس کر لیا تھا۔ مینیور وہ پانی طرح نٹے میں دھت تھا۔
مائیکل کی پٹائی پر ایک اور سلولٹ نمودار ہوئی۔

معاذ کا حقیرانی ذہن اور گارو کی گردش قسم مہی،
کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔ "برا منکر ہے،
مائیکل۔"

مائیکل ہلکا روہ جیڑ بیکر تھا۔ وہ مائیکل کا ماتحت بھی تھا
اور درست بھی۔ وہ تو اس کی کڑی میں اس جہاں سے تھے۔
"ہاں، یہ ایک خوفناک منکر ہے،" مائیکل نے اٹھان
کے۔ "خاصی بناؤ۔"

بیکر نے جب سے ٹوٹ ایک کٹائی اور پلٹا شروع
کیا۔ "منقول کا نام، چروڑو لیو میری۔ دیکھ کے نام سے
مشہور تھا۔ عمر ساٹھ سال۔ ساڑھے چار سال سے ملازم
تھا۔ چائلڈ کیئر پر اندر۔"

"سپر انڈر یا گارو؟" مائیکل نے اردک۔
"اے، وہ وہی سمجھو۔" بیکر نے کہا۔ "میبہ طور پر
سامت ہے کہ میرا کی بیٹے کے گھر آئی اور اس نے بچے
کو، کراسر ہینٹ، میں بھل کر دیا۔"

"بچے کا نام؟"
"بھینٹا تھا۔"
"عمر؟" مائیکل نے ذرا استفادہ کیا۔
"بارہ سال۔" بیکر کا جواب ہی کر مائیکل کی
آنکھیں سنبھل گئیں۔

"کراسر ہینٹ کا مطلب؟" مائیکل نے سوال کیا۔
"ذہنیاتی سمجھو۔"
"معرفی؟"
"بیکر نے چھک کر اسے دیکھا۔ تاہم خاموش رہا۔
"چنانچہ کہاں سے آیا؟"
"مجھ سے۔"

"کبھی کیا کہتا ہے؟" مائیکل نے کمرے کی چیمٹ
کے ایک کونے میں نصب سنبھو دی کمرے کی جانب اشارہ
کیا۔

ہوئے بچوں کی اطلاع کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ یہ یقین کرنا
شکل تھا کہ وہ سب کو تھا باقیہ خانہ... یہ جگہ بزرگ قبلہ
ورجینیا کی ایک گاڑی کی۔

مائیکل نے دیکھا کہ بڑی سنبھ کے علی کی فوج کا
مرکز ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا۔ جس پر
"کراسر ہینٹ" کی پلٹ آویزاں تھی۔

JDC میں چند آفیسر پہلے سے اس کے منتظر تھے۔
مائیکل کمرے کے اندر کچھ دیکھ پایا تھا۔ تاہم وہ بہ آسانی
سمجھ گیا کہ دروازے پر ایک کمرے کے کمانڈر ہوئی تھی۔

"ایڈفٹ مائیکل،" مینیور نے۔ "بہت سی مرد و زون
کا خضر ہجوم وہ حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اطلاع کرنے والا
پلیس ایک ری تھا۔"

مائیکل اس کی جانب دیکھ کر دستانہ انداز میں
منکرا۔

"میلو، آفیسر یور شو۔" مائیکل نے اس کی ردی پر نام
پڑا لیا تھا۔

"ہیلو۔" یور شو نے احترام سے جواب دیا۔
وہ یاد تازہ انداز میں چلتا ہوا کراسر ہینٹ دے
رواد سے تیکہ پہنچ گیا۔ کمرہ زونڈا میں اس کی ٹھکانہ اندر دی
منکر کچھ کر مائیکل کے تاثرات میں ناقابل فہم تبدیلی
آئی۔ کمرے کا بولناک منکر عام آدمی کو خوف زدہ کر دینے
کے لیے کافی تھا۔

منقول ایک منبہ نام تھا۔ مائیکل نے اس کی عمر کا
تعداد 30 برس لگا۔ اس کے بدلے پر بڑی سنبھ کی
ردی اس بات کی واضح علامت تھی کہ وہ وہاں پر ایلو گارو
ملازمین کرتا تھا۔ اس کے قریب خون کا چھوٹا سا تالاب
بھی کیا تھا۔ مائیکل سمجھتا تھا اس کی حسابات، بصارت
اور قربت شاید اس سے آتی تھیں۔ چھوٹے بچوں کا بسزنا
"کاک" ایک منبہ الٹا پڑا تھا۔ کمرے کا بلیئر حصہ فون
آلود تھا۔ کسی بچے کے قدم کا نشان ایک جگہ لیوونگ فرش پر
پرست ہو گیا تھا۔ نشان کا رخ اندر سے باہر دروازے کی
باب تھا۔ کمرہ صاف ستھرا نہیں تھا۔ پیسے اور خون کی لٹی پائی
تھی، ہر جگہ مائیکل نے مذہم ہونی شراب کی بوتلوں کو سوس کر لیا
تھا۔

مائیکل کا ذہن کمرے میں جوتے والی دیوار دروازہ
منکھش کے تصور کی منکر کی گرا ہوا تھا۔ پہلے سوال نے اس
کے ذہن پر دھک دی کہ آخر بچے کی عمر کتنی؟ جو وہ ایک
گارو سے بچ کر گیا۔

”وہ بوسمیں زائیں تھا۔ شخص باقی ہے۔“

”بہت جلد۔“

”دوسرے گاڑی کی مصروفیات پر کسی کو غصہ نہ کر دو۔
 رکی بھری کے منے چلنے والوں کو کھنگالو۔ گھر سے کی فریج
 حاصل کرو۔“ بائیں یوں رہا۔ ”تاہن کے کمرے کے
 پڑوسوں سے بچو تاہن کو نہ کرو۔ تاہن کو یہاں کسی نے؟
 کب؟ اور کیوں؟ کیا اس کا سر پرست کون ہے؟ والدین
 باکوئی اور لاہری بھری عاوی شرفی تھا۔ بہت مارلم کے بعد
 واضح ہو جائے گا۔ واردات کے وقت بھی وہ سخت دھنکے میں
 تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے کد کو فورا گرفت
 میں لیا ہے۔“ انگلیاں نے دفن کیا۔

”کوئی سوال؟“

”فی الحال نہیں۔“

۱۱:۱۵

رات عروہ ہونے کے باوجود اس کا جھیرا بدلتا
 کا پ رہا تھا۔ تاہن نیلا افوں سے بنی دیوار کے ساتھ
 سوڈو پاؤں کے عقب میں مختصر جگہ میں گھسا ہوا تھا۔ اس
 کے تاریک رنگت والے لباس پر پوسٹ کی جانب JDC ٹکرا
 تھا۔

تاہن کو پچائیں خاکہ دکھایا ہے۔ بے ڈی سنٹری
 عمارت سے ٹکٹے ہی اس نے دوڑا شروع کر دیا تھا۔ وہ
 نیچے پاؤں میں تھام دے پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا، خوف زدہ
 ہر آنی طرح۔ اس کے ذہن میں صرف دو باتیں تھیں۔
 ایک فروہست اور دوسری چیز کہ اسے دائیں کسی صورت ہے
 ڈی سنٹری نہیں جانا۔

دائیں جانب اچانک وہما کا ہوا۔ کوئی اسے نشانہ بنا
 رہا تھا۔ تاہن بری طرح بھڑک اٹھا۔ اس کی عقل نے کہا کہ
 ”کس گاہ سے نکل بھاگے لیکن اندر گھبراہٹ سے آواز آئی۔
 ”دیکھ رہو۔“ مختصر سی جانتے ہی سننے ہوئے اس نے
 جھانکا۔ وہ اس کوئی بھڑا بندہ نہیں تھا۔ سڑک پر چڑھ کا ایک
 گروہ فائر کر رہا تھا۔

تاہن کا ذہن باہمی کی طرف لوٹ گیا جب وہ اپنے
 باپ کے ساتھ گھر کے سامنے آئیں بازی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔
 ہزاروں گس اور خیالات اس کے تصور میں گھوم گئے۔ زندگی
 نے اس کے ساتھ ٹھیک برتاؤ نہیں کیا۔ باپ اسے ”بہنم“
 میں چھوڑ کر آسانی جنت میں چلا گیا۔ وہ انکل مارک کے درم
 کرم پر رہ گیا۔ لوگ اسے پھر کبھی مٹا دے گئے۔ اس کا
 ساتھ وجہ والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی ہر بات غلط تھی۔ جس
 اس نے کدہ بچھا۔ ”میرا تصور کیا ہے؟“ اس نے سوچا۔

”ما معلوم۔ شاید لا کا یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا۔“

”اس وجہ سے اس نے ایک بندہ مار دیا؟“ بائیں کی
 آواز میں گھبراہٹ تھی۔ ”بھکر نے غلام شمس کی۔“
 ”واردات کو فالہار دیکھنے ہو گئے؟“

”ہاں وہ دہشت میں تھے۔“

”بھیس اٹھانے پر بہت نہیں ملی؟“

”رات والا گارڈ نو بجے آتا ہے اور وہی بھری کی
 چھٹی ہوتی ہے۔ دوسرا گارڈ 9:10 پر آتا اور اس نے لاس
 9:40 پر بدافست کی۔“ بھکر نے جواب دیا۔

”کو باغیروہ ہم سے دیکھنے آگئے ہے۔“ انگلیاں نے
 قاضی کا لہجہ استعمال نہیں کیا۔ اس کی آواز بلند ہو گئی تھی
 اور دھماکے کے افراد پر تھی۔

”غیر۔“ بھکر نے ہائی بھری۔ ”میں نے بندہ
 مشت فل قاضی کی تلاش کی یہ بات جاری کر دی تھی۔“
 بھکر نے بھی آواز بلند کر لی۔ وہ انگلیاں کے اندر نہیں سے
 بولتی آگیا تھا۔

”تم کو کون نہیں سے۔“ مفرد ”کو“ قاضی۔ کہہ رہے
 ہو؟“ انگلیاں کی نگاہ بدستور اسٹاف پر تھی۔ بظاہر اس نے
 ایک بے شک سوال کیا تھا اور اس کا رد عمل غلامی گروہ تھا۔
 ”کس کا منہ سمجھتے ہو کہ ایک بچہ کسی گاڑی کو گولی کر سکتا ہے وہ
 بھی ایک مہدی بھڑا ہے؟“

”خام تار نوادہ تاہن ہی مفرد کے خلاف ہیں۔
 چھری پر اگیوں کے نشانات کی تصدیق کے بعد میں سمجھ کر
 جانا چاہیے۔“ بھکر نے کہا۔

”شاید ایسا نہ ہو۔“ بائیں نے اطمینان سے کہا۔
 ”بھکر سمجھتے ہیں نے بھی سنا۔ جیسا کہ ان کو نہیں ظاہر کیا۔
 ”بہر حال تاہن کو جلد از جلد پکڑنے کی کوشش کرو۔“ انگلیاں
 نے شرافت کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

”تمام متوقع مقامات پر نفری تعینات کر دی گئی
 ہے۔“ بھکر نے کہا۔ ”بہر اسے تھوڑے کر دیکھنے والا
 ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ میں تاہن کو گرفت میں لینے کے لیے
 کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑے گی۔“

”ٹھیک ہے۔“ انگلیاں نے آواز دہی کر لی۔
 ”بھکر سے لیے تھیں پر اعروہ کا بندہ بہت کرو۔ میں JDC
 کے اسٹاف سے فرواد روایات کرنا چاہتا ہوں۔ غیر مزید بگ
 اگر اسٹرکٹ تک پہنچ رہا ہے؟“

کے ساتھ پولیس کو اپنا سفر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ ڈبک کی دوسری جانب بیکھر بیٹھا اپنے پاس کوئی تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔ دوسروں کی موجودگی میں با کام کے دوران میں وہ دوستانہ رویہ اختیار کرتے سے پرہیز کرتے تھے۔

ہانگیلے پر ریف فوس کی چھان بین کرنے ہوئے جزئیات کو وہ کتنے نشین کر رہا تھا۔ اس نے "وکی بہر" کی جلی کے بارے میں معلوم کیا۔

"مہاں نہیں ہے۔" مبتولی "سودی" سے آ رہا تھا۔" بیکھر نے جواب دیا۔

"کونوں کا کیا ہے؟"

بیکھر نے کھٹکھٹا کر گلی صاف کیا۔ "یوٹے پیٹر کے ساتھ کوئی دیشو آئی آن پڑی ہے، ہاؤنڈز کے ساتھ میاں قہقہے میں اسے چند کٹنگ لگ سکتے ہیں۔"

"باؤں کی پیش گئی ہے۔" مفرو کے کھوج نب تک تکف ہو جائیں گے۔" خیر مجھ کو۔" ہانگیلے نے ایک نوٹ شلڈر کر کے لہرا دیا۔ "تھیں کڈ پر، چوڑی کا لڑام بھی ہے؟"

"ایسا ہی ہے۔"

"کمال ہے۔" ہانگیلے نے فحش بجا اظہار کیا۔

"ہاتھیں نیچے سے اوڑھنے چچا کے پاس دیتا تھا؟"

"چچا کا نام؟"

"مارک جلی۔"

"کیا تم اسے قاتل نہیں سمجھتے؟" بیکھر نے استفسار کیا۔

"کیا۔"

"قاتل تو غالباً وہ ثابت ہو جائے گا۔" ہانگیلے نے

یائیں اٹھتے سے کان کو سہلایا۔ "تاہم کچھ یا نہیں تھے ہتھ

نہیں ہو دی تھیں۔ میں نے جرائد نہیں لکھ کر دیے تھے

ان میں ایک لفظ تھا TROUBLE تم کہہ سکتے ہو؟"

"ممبر! انداز ہے کہ تمہارے خیال میں ہمیں مشکل

صورت حال کا سامنا کرنا ہو گا۔" بیکھر نے سوالیہ نظروں

سے ہانگیلے کو دیکھا۔ "اگر وضاحت ہو جائے تو؟"

"میاں سے فارغ ہونے کی وضاحت کرتا ہوں۔"

ہانگیلے نے جواب دیا۔ "نی ایملیوں سمجھو کہ ہاتھیں کچھ

میں لینے میں جتنی دیر ہوگی، یہ کیس ایسا ہی پریشان کرے

گا۔"

"ہم اس کے بجائے ملاقات کر رہے گے۔" زنجیات

میں بلا ملاقات مفرو دیا ہے۔"

"ہاں۔" ہانگیلے نے جواب دیا ہے۔ "ہانگیلے نے کہا۔"

مہاس کی سوچ کا وہ بہتر تھا۔ اسے خیال آیا کہ وہ کہا کرتا ہے۔ وہ پہلے بھی مشکلات کا شکار ہوا تھا لیکن کبھی ایسے خوفناک سانحے سے اس کا کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اسے بچا کر لیا تھا لیکن وہ کہاں جاے؟

اس کا دل بھر کر بچنے لگا۔ اس کی سانس خیز پڑ گئی۔

ناخن نے ایک گہرا سانس لیا اور دھیرے دھیرے باہر نکلا۔

اس کا ٹیپر سکون دہا ضرور ہی تھا۔ اگر وہ بڑھاپا نہ ہوتا، دوسرا کبھی

کا شکار ہوا تو حقائق سرور ہوں گی۔ اپنے بچاؤ کے لیے

اسے خفیہ سے دماغ سے دوستی قائم کرنا تھا۔

نوی ٹیوڈ پر اسے پانچ پتروں کی ضرورت تھی ایک

منہ دے دوسرے کھانا اور دوسری چیز تھیں۔ چھوٹی چھوٹی پٹاؤ

گاہ اور پانچ بی JDC کے، ڈکٹی لاس سے چھٹکارا۔

منہ دے پٹاؤ سے پہلے چاروں ایسا کئے حصول کے لیے

اسے کسی مکان میں داخل ہونا پڑے گا لیکن کبے؟ اور اس

میں کتنا خطرہ ہے؟

دروازے لہر کر رہے تھے لاک ہوں گی۔ لیکن اس کا یہ

مطلب نہیں کہ دو کسی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس نے

اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے۔ اس نے احتیاط سے اطراف

میں سوچو گھروں کا تیار و لیا شروع کیا۔ تمام گھر خوب

صورت اور روشن تھے۔ گاڑیاں آجادی نہیں لادو تو اس کی

آواز نہیں بھی، ان آوازوں میں بچوں کا شور بھی شامل تھا۔

وہ سوچ میں پڑ گیا۔ بھر اس کے دوسری جانب

اسے ایک گھر نظر آیا جس میں نہ تو کوئی کتا اس کے سامنے کا

سلطنت خوں نہ تھا۔ لاک کی گھاس کا ایک حصہ اسے نظر آ رہا تھا۔

گھاس کافی بڑھ چکا تھا۔ آواز دے پر گمراہ درجن کے

قریب اختیار کرنے کے دل پر اسے تھے۔ ہاتھیں نو دیکھ گیا

کہ گھر کی دوڑے یا شاید مبتولی سے خالی پڑا ہے۔ کچھ نہیں

تو ایک رات وہ آواز سے وہاں گزرا دیکھا ہے۔ وہ اطمینان

سے بیکر کر اٹھا ورنے لگا۔

☆☆☆

منہ ایک خیر پہنچ گئی تھی۔ JDC کا دلی دروازہ

رہو ورنے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا جبکہ مزے کی آواز جادو

تھی۔ چھبے والے واپس پر جڑیں تھے۔ پو پٹا دم میں جو بھی

دکھائی دیا، وہ سوالات کی بجائے دیکھ کر رہے۔ ان کی کوشش بھی

کہ گیا وہ سب دلی خبروں کے لیے کوئی بڑی اسفرو کی ہانڈ

آ جاتے۔

ہانگیلے جہاں بیٹھا تھا، اس ڈبک کے نام کی تختی پر

ہیرالڈ کی ہاتھیں بہر شہرت کھٹکھا تھا۔ ہاتھوں نے خوش دلی

مصافحت تکذیبہ

تھا۔ نوالفاظ کی خبر لے لے کر وہی کہ جس کی ہاتھیں بیل کا کام ہو گیا ہے۔ "ماضی کے بارے میں مت سوچو۔" اس نے خود کو لا سارہ بابہ نام اور گریہ کرنا کہتے تھے۔
وہ بوجھ قسم کرنے ہی والا تھا کہ اسکرین پر تعویذات آنے شروع ہوئیں۔

"بروک فیلڈ کے بے ڈی سینٹر میں امناف ممبر کے بھائی ایک نفل نے قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں کو مشدد کر دیا۔ دو چار ہیرن نامی چالڈ کینٹر سپر اکرہ جس کی عمر 27 سال گئے آج رات فوج کے لگ بھگ سینٹر کے ایک کمرے میں سرور پایا گیا۔ اور اس کا کہنا ہے کہ قاتل ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو مروجہ ولادات سے فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ ظرم کی تلاش جاری ہے جو ابھی تک مفرد ہے۔"

مارک نیل کو جو پہلا خیال آیا، وہ پوربین سے متعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ بارہ چارہا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ سنا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ اس نے پلکیں ہچکچائی، اسکرین چمکا کر دیکھیں صاف ہو جانے والی وہی سے مزید قریب ہو گیا اور شرائط کے ہر لفظ پر دھیان دینے کی کوشش کرنے لگا۔

اسکرین پر اب مان ارچی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ پورین منظر میں بے ڈی سینٹر کی عمارت کا ٹکس تھا۔ اسکرین سے وہاں اوگی کی آواز اور آخروں ہوائی لہر پوربین کی بولس نے مارک کے ہاتھ سے پھسلنا شروع کر رہا۔ اس کی پھیلیوں کے ساتھ پیشانی بھی غرق آلود ہوئی۔ وہ رات پینے پونے ماچھن کو گالیاں دے رہا تھا۔ بولس اس نے فی وی پر کھینچ ماری۔ ہاتھ سے پھسلتی ہوئی بولس فی وی کے بجائے رومار سے جا کر آئی۔

کیسے ہو گا؟ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ۱۹ سال خوردہ ہونے کے ساتھ ہی ابلت گیا۔

مارک کا غصہ اور بے یقینی ختم ہو گئی۔ اب وہ مسک رہا تھا۔ زیادہ کر رہا تھا۔ "ماچھن! تم نے میری کام کرنے دینا تھا۔ یہ ممبروں کے لیے بہتر تھا۔ ارہ، ناچھن تم نے یہ کیا کر دیا؟ تم نے وہی کہو کہیے مار رہا؟"

اس کے ارے خود کی چھاری بھی آخری خیال اسے بکھا یا کہ سوکڑا چھاپ مارک نیل تھہرے کے اس نے دار سے اس بار پچ نہیں سکا۔

☆☆☆

☆☆☆

برڈک کا زخمی کے بنوب مغربی کونے میں برڈک فیلڈ سے بارہ میل دور مارک نیل اپنے مکان میں زبیدہ سونے پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں پوربین کی اسکرین جس میں نیل اس کے قریب سال باقی تھا۔ نیم تاریک مکان میں فقط اسٹور روم کی دی کی روشنی اعلان کر رہی تھی کہ مکان ویران نہیں ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ باقی ماندہ رہتے کو قعداً تاریکی کے سپرد کر گیا ہے۔ مارک تباہی چاہتا تھا۔ کم از کم آج کی رات وہ کسی سے ملاقات کے مڈ میں نہیں تھا۔ پردے کر اگر اس نے تمام روشنی کو بھی باہر جانے سے روک دیا تھا۔

اس نے جس کندہ میں ہاتھ ڈال دیا فیلڈ اس سے جلد از جلد چھٹکارا پا کر دینی زندگی کے آثار کا منتظر تھا۔ پوربین کی بولس اس کے احباب فوج مند کی کوہ چند کر رہی تھی اور اب نیل اس کی بولس فوج کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ بولس اس نے چار سال قبل خریدی تھی۔

آج کے لیے اس نے یہ بولس منوال کے دیکھی تھی۔ اب تک وہ فردے پر سکون تھا۔ اس کی نگاہ فی وی پر مچی تھی۔ باقی فوجی رہے کی خبر میں ابھی کا رتھر کا چہرہ محدود ہوا۔

"بے ڈی سینٹر میں فوجی تصدیق کچھ بر بعد۔"
یہ نوالفاظ پانچ سکینڈ میں نشر ہو گئے۔ مارک کے نزدیک نوالفاظ اس کے لیے نی زندگی کی مہلت تھے۔ اس کا ذہن ماضی کی طرف چلا گیا۔ اپنے مرحوم بھائی اسٹیو کی بچہ۔۔۔

"امناف کرنا بھائی۔" اس نے حضور میں بھائی کی روم سے معذرت کی۔ "مجھے ایسا کرنا پڑا لیکن میں مجبور تھا۔ تم نے میرے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ میرے لیے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔"

مارک نے غریب کی بھور بولس اور کرڈک ہیٹلوں کو جڑا رہے سے بھٹکا تھا۔ غصہ ایک بھائی ایک غریب کی طرح بھی جب موکل مردوں والوں نے اس کے نیم بچنے کو مارک کے دور پر لاوا لیا تھا۔ مارک نے اس عار سے کہ ایک "سوشل" میں بند کر کے کی ٹھان لی۔ وہ چھ دن زندہ رہنا، مٹلس زندگی کی بے رحم جھینڈوں کو بھٹکا نا پڑا۔ اس کے لیے زندگی کی یہ جست آ کر نا ہو رہا تھا۔ جلا کر نا تھا۔ جلا کر نا تھا۔ اس کی اپنے غلہ کاریوں کا بھی تصور تھا۔

آج چار سال سے مخلوق کی بولی بولس کے کھلے کارن

وہ جلد ہی کچن تک پہنچ گیا۔ اس کی پہلی منزل
وہ پھر پھر غصہ تھا۔ اس کی بیوی کو نے کھل کر چٹخا شروع کر دیا
تھا۔ فریخ کھولنے سے وہ جسم سا گیا۔ فریخ کی مدھم مدھمی اس
کے ہاتھوں پر پڑی۔ جن پر کھانسی کی چٹاں، بخاری اور خون لگا
تھا۔ دیکھا نہیں کہ کاغذ۔ اس کی بیوی کو مدھم غصہ ہو گئی۔ اس
کی جگہ اس روم کی طرف نے لے لی۔ فریخ بند کر کے وہ
دش روم کی تلاش میں لگا۔ لافٹ میں سب سے پہلے جس کے قریب
تھا۔ چٹا والی روم ملا۔ اندر آکر وہ دروازہ بند کرنے سے
پہلے اس نے اندر دیکھا سوچا کہ یہ کون سا کمرہ ہے اور وہیں والی
کے لئے کچھ اور ڈروائی۔ وہیں والی نہیں تھا۔ وہ دروازہ بند کر کے
اس نے اس سوچ کر پایا، جو مرنے کے اوپر ایک پہلی طرف ہو
روشن کرنے کے لئے تھا۔ ٹیپ کے اوپر ٹیپڈنا جو وہ دیکھ کر
نئے اور سنا نے کی جانب محدود کرتا تھا۔ آئینے میں اپنی شکل
دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ آئینے میں اندر پہلی کی تصویر اور ایک آنکھ کے
قریب سر نہ تھی۔ بھروسے بالی میں اور پسینے سے آلودہ ہاتھ
اس کی دکھائی دے رہے تھے۔

ماضی میں نے فی انشورخون آلود لباس اتار دیا اور گرم
 لٹاؤ میں غسل کی غباری کرنے لگا۔ گرم پانی اسے سکون بخش
 رہا تھا۔ اس نے منگرائے کی کوشش کی۔ باپ کی ایک ادو
 بات یاد آئی کہ "مستراحات اور اس مزین مرفوض خٹے لمبے بھیجا کچھ
 کچھ کھو دگا رگارت بہ جوتی ہے۔" اس وقت اس کے باپ کے
 گلاس میں نہ تھا کہ اس کا بیٹا ایک دن اداس اور چہرے پانی کی
 مٹی اور پانی کی جھڑکھوئے گا۔ ابھی کہ امر می میں۔

”ہذا (جیسے) نہادنی ضرورت ہے۔“ اس کے سرگوشی
 کیا۔ ”میں معصیت میں ہوں۔“ چلے ڈھک میری مدد کر دو۔
 ڈھک... ڈھک... ڈھک... ڈھک... ڈھک... ڈھک... ڈھک... ڈھک...
 دو نے لگا پھر ہولیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ سبکیوں اور
 آہوں کا سلسلہ طویل ہو گیا۔

ماہرہ و سلا و عا و یا و کس شروع ہو گئی تھی۔

☆☆☆

”اسکھر! مجھے بناؤ! اب تک ہم کیا کر پائے ہیں۔“
انہوں نے کرسی کی پشت سے ٹپک ٹپک کرنا نہیں چھوڑا۔
”مجھ کو؟“

”میں نے اس کو دودھ پلایا جس نے ابھی تک کوئی پیچیدہ نہیں دیا ہے۔“ مہسکرے نے کہا۔ ”دوست کی یاد دہانی نے تم کو بھی یاد دہ کر دیا ہے۔ اس کو ترک کر دو۔“ چھٹی پر ہے۔ لائن کا پوسٹ مارٹم سنا دیکھ کر دوپہر تک سوچ رہے۔ ہمارے محرم کا ذاتی پروردگار کی فرزندت اس سے بڑھ چلی جائزہ لے گا اگرچہ ہائفر با اتمام

راست اپنے شباب کی طرف جا رہی تھی۔ ہنس
میںاںات نیم تاویک ہو چکے تھے۔ سڑک پر ایک لاکھا ٹری
وقتے سے گزرجانی۔ سنا کہ جتا جا رہا تھا۔

یاد بخشنی کے سحرگر ہونے کا وقت آسمان پر وہ کنبیوں کے تل میں اپنی ہتھکڑی سے پھس کر گھاس پر آ رہا۔ دو لمبی کی طرح لہات لگاتے سحرگر پر دیکھو! افسانہ! اس نے سحرک کے بار اچھے مطلب پر مکان کے پیچے کو کھڑا کیا۔ غاصطی کی جمع تقریب کی۔ اسے فرمایا چپاس مگر طے کرنے تھے۔ اسے اسٹول کی چپاس مگر کی اسٹریٹ دوڑا یاد آگئی۔ وہ اپنی گھاس میں بیڑ زمین خدا اور اسٹول میں سات آٹھ کھٹکھٹ میں چپاس مگر بیڑ کر لیا تھا۔ یاد بخشنی کے دولوں یا پنجو گھاس پر ہنسنے، بیڑوں کے تل یا گھاس کی نو بیڑیں، سحرگر پر دوڑنے کی ابتدائی حالت میں تھی۔ وہ سات سو گھاس! اس نے اطراف سے گھبروں اور کھتر کیوں کو دیکھا چھر سحرگر پر دیکھو! یا گھاس کیوں دوڑائی۔ اس نے قصور کیا کہ وہ میدان میں ہے، وہ اس میں نہیں ضرور دیکھائی کی ایک ... کو ... کو ...

ماضی بکثرت اٹھ کر بھاگو۔ چھٹے قدم پر وہ سڑک پر
 غدا۔ سڑک پا کر رکتے ہیں اس نے گھاس پر لوٹ لگتی۔ غش
 اس کے وہ دوبارہ اٹھ اٹھ اٹھ اس کی سادیت بنا ہوا گھر کے قریب
 ایک مکان کی مٹی و دھن لوگتی۔ ماضی اپنی جگہ پر جم گیا۔ وہ
 نیم دوڑا حالت میں غدا۔ اس کا دل بری طرح و غڑک دیا
 غدا۔ ایک آدمی مکان سے کچرے کا ڈبا لے کر دست بند کی
 جانب جا رہا تھا۔ اس نے سڑک کی دوسری جانب دیکھنے کی
 دھم توڑا نہیں کی تھی۔ اسی دوران ماضی لڑھک کر عمارت
 کے سامنے میں لوٹ گیا۔ پادرمی وہ مٹی طرح ایک کھلی جگہ پر
 پرواز۔ سمجھا کبھی جھسنے کے لیے بہتر نہیں جگہ کھلا ہوا ہے۔
 اسے اپنے آپ کی پائی پات باؤ آئی۔ ماضی نے آڑ میں
 ماسنے کے لیے حرکت کرنے کی حافیت نہیں کی۔ تاہم اس کی
 غمراہت اپنی جگہ رہی۔

ماحول مختصر مچھرا میں ایک گمراہ ایسا ہو گیا۔ فو دانی
دو تین بھی غائب ہو گئی اور اس شخص کا دیکھا ہوا ایسا کچھ چھڑوں
سے آزاد ہوا۔ مگر اس طرح مکان میں داخل ہونے کا ضابطہ اچھے
فیضانِ محبت میں اس نے خود کو دکھانے کے اندر پایا۔ اس کے
لیے اسے غشی فریج، ڈور کا ایک ٹیوٹل کھینے سے فوری ہر جہاں پھر
اس نے پائندہ ڈال کر دو دو اٹھ بھول لیا۔ ضابطہ کچھ دوسرے جگہ وہ
اندر ایک سٹا جیک کھڑا ہوا، جب اس کی نگاہ اندر کی سڑک سے اُسم
آہنگ ہو گئی تو اس نے سڑک اندر میں حرکت شروع کی۔ یہ
ایک کافی بڑا مکان تھا۔

"نفرین!۔۔۔" ہیکٹر نے جواب دیا۔ "اور پھر ہیں۔۔۔"
 دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا درخ
 کا نفرین دہم کی جانب تھا جہاں تینوں ذویہ ان کے سر پر
 موجود تھے۔

"محضر فریض پر پہنچنے کا شکر ہے۔" ہائیکل سیدھا اصل
 موضوع کی طرف آیا۔ "جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رات
 JDC میں کیا ہوا اور یہ کہ محترم ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو
 مفرد ہے۔" اسی دور میں ہیکٹر نے مذکورہ تصویر کی
 کاہاں تسلیم کر دی۔

"میں آپ سب پر زور دوں گا کہ یہ کہیں بھیجے جلدی
 ختم کرنا ہے۔ لڑکا زبردہ درخ میں جاسکا۔ اسے آج ہی جوہل
 میں لے کر آئے۔ اگرچہ یہ معافی نہیں ہے تاہم سارا جت ہیکٹر
 کے منہ سے ہر رات تک کی ہڈی کے بعد میں نے اسٹیت
 پولیس کی مدد لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

حاضرین نے تصویر کا جائزہ لینے ہوئے تعاون کا
 نہیں دیا۔ ہائیکل نے ہیکٹر کے ساتھ رخ پھیر لیا۔

ہیکٹر ہیکل سارا مسیروں پر کھل کے بیٹھے عریاں حالت
 میں بہا ہوا۔ صبح کے نو بجنے والے تھے۔ انھوں نے گروٹ
 لے کر سرنگوں میں تھکیز دیا۔ اس کا دل گرہا تھا کہ وہ مزید
 آرام کرے۔ رات دینے پر بڑے بہت بھرتے کے لیے
 اسے کئی حصول اشیاں ملی تھیں۔ وہ بڑے سو باغ۔ کھیل پر
 اس کا پسندیدہ کارٹون دیکھنے کو مل گئے تھے۔ فست اب تک
 غیر معمولی انداز میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

اسٹریٹور دہم میں درخ ہیکٹر کے بالمقابل بڑا بڑا دی
 اسکرین نصب تھا۔ اس نے گھوٹی سے سرنگ لایا۔ ذہن بیدار
 تھا اور خیالات کی آخر شروع ہوئی تھی۔ ہائیکل نے خود کو
 سمجھا ہا۔ بہت دقت ہے منصوبہ بندی کے لیے ہر پر ہاں
 ہونے کے لیے تھی۔ اس نے ہڈی ساڑے ریکوٹ اٹھا کر
 نہ صدمہ آواز کا خیال رکھتے ہوئے بڑی آن کو بڑی تیز چھیل پر
 ان کی خوب عمدت کی بڑے سائز میں تصویر اسے دیکھ کر
 مسکرا رہی تھی۔ ہائیکل کو طرانت محسوس ہوئی۔ اس نے تصویر
 چھپائی۔ اچھی تصویر بدحوالی ہے پولیس نے، اسے خوش
 ہوئی۔

تصویر برسمت کر اسکرین کے بالائی گوشے میں چلی گئی
 اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آ گیا جس کے غضب میں JD
 سینٹر کی حالت رکھائی دے رہی تھی۔ ہائیکل کا منہ پر گیا۔
 خاص طور پر اسے آرنی کی آنکھوں کا کرخت تاڑ پند نہیں

چیتنے کے صبح کے ٹاک میز میں چلا ہے۔
 ہائیکل نے دیک کر اس کے ساتھ آنکھیں ملبیں۔ مسٹر
 پیٹرولی کی فرمائے ہیں؟

"وہ لوگ کو بائیں ہاتھ پر ہیں اور مقدمہ چا کر
 تاہم جیل میں سزا دے گا پر اگر کام دیکھتے ہیں۔" ہیکٹر کو با
 ہوا۔ "میز یہ کہ وہ پورٹرز کے رباؤ پر مصروف نے اعتراف
 کیا کہ سزا سے موت کا امکان اپنی جگہ ہے۔"

"خوب، یعنی یہ وہی راجح تلاش کرے گا جو ایک بارہ
 سال کے ہائیکل کے گوش کر رکھ رہے۔" ہائیکل نے پیٹرولی
 کے خلاف اپنے ہاتھوں کو چپانے کی کوئی کوشش نہیں
 کی۔

ہیکٹر دھماکے کے برخلاف پیٹرولی نے بھی اس بات کو
 چپانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ انکسٹن میں یہ ایسی سینٹر کا
 امیدوار ہے اور وہ جیسا کی فراہمی کرے گا۔ پیٹرولی
 ہر بڑے معاہدہ کا قائل تھا۔۔۔ اور انہی کمزور میں ہائیکل تھا۔
 نہ صرف اس کی شہرت میں اضافے کا باعث نہیں بلکہ اس کی
 جیت بھی ملے گی۔ اس کی انسانی ہمکار میز کی "مہفت"
 پر مشقی تھا۔ یعنی نو ذوالوں میں کرنی ہوئی اخلاقی افراد، جبکہ
 خود وہ شہرت اور جیت کا بھوکا تھا اس کے لیے وہ کس کی
 مہرت کے بجائے اپنے مفادات پر نظر رکھتا تھا۔ انکسٹن فقط
 چار۔ اس کے نامیلے پر ہے، تھیں کس اس کی شہرت کو چار
 چاند لگائے گا پیٹرولین صوبہ غا۔ ہائیکل کو پہلے ہی توئی تھی کہ
 ... پیٹرولی اس راہات کو استعمال کرنے کی پوری کوشش
 کر رہے گا۔

"اور کچھ؟" ہائیکل نے سوالیہ نظروں سے ہیکٹر کو
 دیکھا۔ جواب میں اس نے ہائیکل کو ایک نوا سے پکڑ دیا۔
 ہائیکل سیدھا ہو گیا وہ دھکی سے نوا کر رہا تھا۔

"یہ تو کسی زور ہے سے قائل نہیں دکھائی دیتا۔" اس
 نے غبرو کہا۔ لڑکا ہیکٹر کے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا
 تھا۔ چپکے رات اور نیکی دشمن آنکھیں، بالوں کا رنگ
 مستعدی ناکل ہور تھا۔ وہ ایک خوب صورت فوٹو تھا۔ چہرے
 پر مصومت کے ساتھ اہانت کا استراحت تھا۔ سے ذی سینٹر
 کی ناکل سے ہائیکل کو جو تصویر ملی تھی یہ نو ذوال کے بالکل
 برعکس تھا۔ ہائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ "کیاں سے
 حاصل کیا؟"

"لفظہ کر بڑی ایتریک سے۔"
 "نہ۔" ہائیکل کی آواز میں سائنس کا عنصر تھا۔
 "سب آگے ہیں؟"

آیا۔ اسکرین کے ذریعے میں جیسے میں رہتی ہوئی سلاخوں اور
نظر آئے والے ٹکس کے پیش پر نظر دوڑانے کے بعد انھیں
کے علم میں آیا کہ یہ شخص کامن ویڈیو کا کارٹونی ہے ڈی
بٹروں تھا۔

”ہم مہلت سے کام نہیں لے رہے ہیں اور تفتیش
جاری ہے۔“ بٹروں نے تنبیہ کی ہے براہ راست کمرے
کی آنکھ میں آنکھ ڈالی۔ ”تاہم میں امریشی سے کہتا ہوں کہ
نے سسر میری کی جان لی ہے اور ضرور ہے۔ اس پر فریو جرم،
اور اس کی سسٹم نوٹس کے حساب سے فائدہ ہوگی۔“
”اس کے بچے سے جانے پر کیا اقدام ہوگا؟“ کسی
رہنما کا سوال تھا۔

بٹروں نے بلا توقف جواب دیا۔ ”میری مہلت ہے کہ
اس پر ایک بالغ فرد کی حیثیت سے مقدمہ چلے گا۔ بڑے
لوگوں کو بڑے جرم کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔“
”یقیناً آپ سزائے موت کی سفارش نہیں کریں
گے؟“ ایک اور سوال آیا۔

”پہلے اسے سلاخوں کے پیچھے لانا ہے پھر نرا کی ہو
گا۔ سزائے موت پر بات کرنا اس از وقت ہوگا۔“ اناولی
کی سرورہی برقرار تھی۔

”اس کا
مطلب ایٹلرک چیئر۔“ وہ اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ قیمت میں آ
گیا۔

منظر بدل گیا۔ ایک ڈیسک پر انگریز میں ”جان
اوجی“ نظر آیا، جان، پولیس کی سرگرمیوں کا ورک کر رہا تھا۔
”ہر بڑے کاوش کی پولیس اب تک لڑم کو بچنے کے
کے لیے جو کچھ کرتی رہی ہے، اس کی اطلاعات ہمارے
پاس ہیں تاہم دیگر تفتیش کے بارے میں پولیس نے بہت کم
معلومات فراہم کی ہیں۔“

منظر بدل گیا۔ اسکرین ڈوئرز کی قطار کے سامنے دوسرا
چہرہ نمایاں ہوا جس پر شکوک کے آثار تھے۔ یہ شخص بڑے بڑے
کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا ماسٹر تھا۔ ماسٹر کی تصویر کے
ساتھ آواز جان کی فشر دوری تھی۔ ”ڈیوینکو ماسٹر نے
سچ کے ابتدائی کھنے میں راجدور کو برباد کیا تھا جس میں
پولیس کے کرپٹ پر کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔“

”تھیں نے فائیڈ کر دیا۔“ تھیں کو محسوس ہوا کہ فیڈ
پیش کے اسے خوف زدہ کر دیا ہے... ساتھ ہی اسے کچھ
فشر بھی محسوس ہوا کہ وہ اب تک سلاخی افراد کی فشر سے دور
ہے۔ اسے بجلی مرتبہ یہ ادا ہوا کہ اس نے ابتدائی

مرحلے میں پولیس کو بات دے رہی ہے۔
تھیں نے ہنر چھوڑ دیا، وہ ایک متحول گھرانے کے
میر آسٹن گھر میں تھا۔ گھر میں شدد مکرے تھے۔ بیشتر
لاکھ تھے۔ بچوں کے کمرے کھلے تھے۔ وہ جس کمرے میں
داخل ہوا وہ کسی چھوٹی لڑکی کا کمرہ تھا۔ سہرا کمرہ اس کے
مطلب کا تھا۔ اس کو یہ خیال ہوا کہ اس کمرے کا بارگاہی اس
کا ہم عمر لڑکا تھا۔ اس نے اپنے سینے کے لیے کپڑے منتخب
کئے، اس نے جینٹائل کی۔ وہاں انہی اشیاء تھیں کہ اسے لگا
کہ وہ شاہجی کے لیے لگا ہے۔ اس نے ”نری بول“ کے
جوڑے منتخب کیے جو برائے لیکن آرام دہ تھے۔ سارا کچھ
شیک تھا۔ وہ تیار ہو کر ماسٹر ریل میں داخل آگیا۔ قیادام
آگئے میں اپنے مریا کا جائزہ لیا۔ اس کی اصل شخصیت
وہیں آدھی تھی۔ بالی شہید کے بعد گھر گئے تھے۔ آنکھ کا
دور کم... مریا تھا۔ تھیں کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

اس نے منہ کی حالات اور مصائب زدہ ماضی کو ذہن
سے نکالا۔ اس بار اس نے لی دی کی جگہ لاکھ ریلوے آن
کیا۔ پانچ سینکڑے بعد اسے احساس ہوا کہ یہاں بھی تاک شو
چل رہا تھا اور اسی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

ڈیوینکو کا راجدور بڑاں بچوں کی ماں تھی۔ وہ ریڈ
پر فیڈ ٹاک 990 پانچ سال سے چلا رہی تھی۔ فیڈ ٹاک
990 ریڈ کے چند گھنٹے چنے بہت ٹاک شو میں سے ایک
تھا۔

ڈیوینکو نے اپنے پروگرام میں براہ چیز میں کی جو
ریڈ پر اس سے ملتی تھی ہو گئی تھیں۔ اس کے مداحوں کا
ایک وسیع حلقہ تھا۔ اس کے مداحوں کے مطابق ڈیوینکو
کا راجدور زندگی سے متعلق تمام آدمی کا حقیقی نقطہ نظر چلی کرتی
تھی۔ وہ اپنے خیالات کو زبان پر لانے میں کوئی ہچکچاہٹ
محسوس نہیں کرتی اور اس کی آواز میں جانی میاں ہوتی ہے
اس کے مداح اور سننے والے محسوس کر لیتے تھے۔

تھیں ایک اچھی مگر کی خواب چوہیں ڈیوینکو کی چکا
تھا۔ ڈیوینکو کا ”سٹریٹ کیٹ“ ہو کر وسیع تر ہو چکا تھا اور ملک
کے طول و عرض میں سنا جاتا تھا۔
”اس میں سہارا کی کمی ہے تھا۔“ وہ تھیں کے
حوالے سے بول رہی تھی۔ ”کہ بچے پر مقدمہ چلنے لڑ کے کی
حیثیت میں چلے گا۔“

تھیں ہنر کے کنارے پر بیٹھا اجیویں کے فیصلے میں

ارسی ڈیزی کو عالم غیب میں۔ تک تھا۔ اس نے وضاحت
چاہی کہ نے میں درج نہیں کی۔ "لن چہ پر لڑا ہے۔" ناخن
بلی اور سر سے انداز سے کے مطابق وہ شہید کہہ رہے۔
ڈیزی کے حالات کی کڑی ایک لکھ کے بے عمل
طور پر رک گئی۔ اگر بے شک ہے تو اس کا شو ایک دھماکا
کر کے کے بہت فریب سے ڈیزی کے چہرے کا رنگ
بدلا کہا اس نے دو بار خود کو گپو کر کے۔

"پیارے سامعین یہاں معلوم ہوتا ہے کہ لاکھ پر کوئی
سہسہائی ہے۔" اس نے منہ کی زبان میں سہسہائی کا مفہور
مثال رکھ اور منٹو کی نظر ان سے زوردار کر کے زور دے
نور ادا میں ناخن کا انگوٹھا بند کر کے۔

"ناخن نیلی، خیم بات مرے سے ہو۔" ڈیزی کی آواز
نرم و درود شاد گئی۔

"بہی سہم۔" دوسری جانب سے ایک بچہ اس کی
صوت میں تو رہا۔

ڈیزی کو فخر تھا کہ چار سال میں اس کی محلہ جیت سے
معمول ڈیزی کی کسی۔ وہ آواز، ان کی شخصیت کے دوست و
خص کے بنا سکتے تھے۔ آواز کے دو بے جھوٹ بچ کو لگ کر
اس کے بے معمول بات تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ آواز ایک
بے اسکات اور دل لگتے ہیں ماں پلیٹری کے اور جو کوئی
بھی سے دو بات وہ ہے اس نے نور ای مانن کے
مرے میں تصور میں مزید بد گئی۔

۲۰۲۰

ناخن کی شو الی کے شہر میں کر رہا تھا۔ فوں کی
کھنٹی بٹنی۔ پشیمانی سے جوئے اس نے فون اٹھا جا۔
"لوٹت۔" ناخن۔

"ناخن! میں ہندوستانی بات کر رہا ہوں۔"
ناخن کے منہ کا تر۔ "جواب ہو گیا۔" صبح بخیر نا
آب اس کا سامان کرنے کے لیے بلی کی اٹھ گئے۔
ہندوئی واضح طور پر بد مزہ ہو۔ عام مزاج کے
بزرگ اس نے جوانی حل کرنے کے بجائے بائبل کو متبرو
فکر دلا کر رہا۔

"نہ پڑا تو ان کرو۔" ہندوئی بندہ دار میں بیلا۔ اس
کی آواز کی سسکی ناخن سے نکلی اور کہا۔ "بلی کو کھنٹو، وہ بلی
بکھرے۔" اس کے دہی ہے۔ میں بھڑوں کر رہا گا۔

۲۰۲۰

ناخن کی گھر منٹ ب۔ ہوئی وہ ہاسٹرز میں شعلے
سوئے گاڑ میں پر بات کر رہا تھا۔

راہ فوجیہ وہاں سے گئی تھی۔ ان کو نہیں پتا تو سر کی
دھمکیوں کے بارے میں۔ وہ محسوس نہیں کر سکتے کہ اس کے
ناخن ہر اگلے وار ہے تھے۔ یہ لڑکے کچھ نہیں جانتے۔ ذات کو
اس کی پر دے۔ میں اس کو مارنے میں کامیاب نہ ہوا تو وہ
مجھے مار چکا ہوتا۔ یہ کسی بالائی ہے۔ ناخن کے دھن میں
زیارات کی آواز دھن جاری تھی۔ چہیں کو تھا حق معلوم
کرے چاہیں۔ میں انہیں کے پاس جوں۔۔۔ کب وہ
میری بات نہ کریں گے؟

ٹی وی در بند ہو چکی جا۔ دانی ناخن، ناخن سے
اور جس۔ اس کی بات کو نہ سے؟ خود کہا کرے بھائی
رہے؟ کب تک؟ کہاں تک؟ کاتنا۔ ہندی مسافت کیا۔
شتم ہوئی؟ ایک دو اوقات پکڑیں گے۔ یہ ایک اینڈ اینڈ
کی رہیں نہیں ہے۔ کیا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ میں کر سکتا
ہوں۔ "وہ نہ ادا میں بیکلرڈ۔ ڈیڈ کو شہید کر سکتا ہوں
ایک دن کا اس میں کوئی نقصان نہ ہے۔ ٹی وی بند ہوئی تو وہ
فوں بند کر دے گا۔

اس نے ناخن کے بجائے ہندوئیوں کے کا جیسو
کیا۔ "جیسو کے دھن میں پہلا نام ڈیزی کی ہر جھڑواؤ۔
ناخن نے کارڈ فیس اٹھا کر پتہ آن کیا۔ شش کا مفسر
لا جا۔ دوسری جانب مسرور۔ "نہ کا سسل نہ رہا ناخن۔ اس نے
پھر لا جا۔ فوں پر شش میں دوسری جانب تھی بچے
کی آواز ناخن۔

"کب لائن؟" پر آ گئے ہیں۔ کہا بات کرے
چاہیں گے؟

"میں ناخن بلی کے منہ سے بات کر رہا گا۔"
"سب ہی کر رہے ہیں۔" دوسری جانب سے آواز
ہوئی۔ "آر پکڑا بلی بچوں سے بات کر رہی۔"
"ناخن! ناخن! ایک۔ پھر اسے پکڑا ناخن۔" سیکھ
دو جھ سے بات کرے گی۔ آئی ایم ناخن بلی۔

ڈیزی گہرے دانی تھی ناخن پر سوال در ب
کرے ہوئے اسے پہتا جس منہ پر کچھ تھے۔ یہ وہاں
نے ہی ہندوئیوں کی پت بند کر رہی تھی۔ یہ بد مذمت کسی
طرح خارج بائبل کو بند کر رہے ہیں۔ اس موضوع پر
سب کشائی کے لیے ابھی اس نے نہ کھولا اس تھا کہ لڑوں
میں بن رک۔ ہندوئی کی پتانی کوڑا کی دی۔ "جیسو لکھ
نصر چہ ایک کا بند کر رہی ہے۔"

ڈیزی دنی کب سے سنا کر شعلہ بار آگھوں سے
پڑا دھر کر گھر۔ نگاہ پچھ کر پکڑا گیا۔ اس نے ایک وہ

”جو کچھ بھی ہوا، جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے
میں معذور ہوں۔“ اس نے حلیہ بیکہ
”خوشگنجی ہو، اس میں ایک انصاف و تدبیر کا چراغ
کل رہ گیا، اگر کم سے کم مجھے تو کھٹکے ایک غلط کام ہے۔“
”یقیناً میں اسے برا سمجھتا ہوں۔“ انیس نے جواب
دیا۔ ”لیکن آپ نہیں بتا کر حقیقت جان کیا ہیں۔“
”میں نہیں گئے گا، دو ٹوک بات نہیں ہے۔“ گریزی کی آواز
نرم تھی۔ وہ دل بہ قاس و منقول کے الفاظ استعمال نہیں کر رہا
تھی۔

میں نے سہارے لے لے کر کہا: "میں اونٹنی جگہ پر اپنے چپوں کے ساتھ جہم اٹھاؤں گا۔" کہیں کہیں میں اونٹنی اور دوسرا بلیک ڈوگ پر صحت مند خانا اور JDC صحت مند چپوں کے لیے بھیجیں گے۔ وہ جس بلیک ڈوگ کے لیے سفر کرتے تھے کہ وہ مہربانی چاہتا تھا۔ اپنے اوپر صحت مند چپوں کے لیے بھیجے گئے۔ کرنے۔ شاید اس کی بھیجی چاہا تھا کہ میں ان پسند نہیں کرتی۔ میں نے اس کی کوشش کی۔۔۔ لیکن میں کہہ رہا تھا۔ "تم نے کہا کہ یہاں کیڑوں میں ہے" ڈبڑی نے

تھ۔ درحقیقت اسے سزا کے طور پر اسٹریلی کر جانا تھا۔
جہاں کپڑے، کھانا، حتیٰ کہ دینی بھی چھین لی جاتی تھی۔
اگرچہ اسے کم سے کم استعمال کیا جاتا تھا تاہم تبھی میں اس کی
دہشت پسندی دہلی میں بائیس خواتین کو مارا گیا۔

درد آواز دے رہا تھا۔ "اے خدا، یہ سزا تو اسے دینی ہے۔"

"اگر تم نے سزا پر غور کیا تو وہ تو تمہیں چاہیں بائیس کا
کس میں تکلیف پہنچا رہی ہے۔"

بائیس نے درد، وہاں تک پہنچا رہے تھے کہ وہ اپنے
اپنا ہاتھ دھو کر دیکھ کر گرتے تھے۔ "اے خدا، اگر اس کی کوئی
خاتہ۔ دیکھو اس کو سر کے بالوں سے چڑھ کر نکالو۔ تبھی
کمرے میں جانا پڑے گا۔ چاہے جسے خبر نہ ہو کہ وہ کوئی
پڑ ہے۔" اس نے بائیس کو اندر پھینک کر درد آواز لگ کر دیا۔
اس کے سوتے سے شراب کے جھگڑے ٹھہرے تھے۔

"جو نے اذہر درد۔ دیکھو سب کو۔" درد بڑے
تھیں۔

"لیکن یہاں ٹھہرے۔" تنکریٹ کا نرنگ بھی سرد
تھا۔

جواب میں دیکھ کر صرف محو تار ہوا ایک ہاتھ آ کر
رہا۔ بائیس کا (COT) کے ساتھ ایک ہی کمرہ ہونے لگا
اگرچہ اسے روٹا پٹا نہیں تھا۔ بہر حال اسے جوئے، درد
اندر نہ پڑے۔ اس نے درد کی کہانی کو دیکھا۔ درد
بہر کر درد ہلاک کر کے نورانی قاتل ہو گیا۔

بائیس نے بائیس کو ڈاکو سمجھنے لگا۔ ہر گز
میں لگا رہا۔ وہ خبر پر قابو نہ لے کر کوشش کر رہا تھا۔ وہ کہتا تھا،
صرف اس جیسے روٹا پٹا ہیں۔ پھر وہ اس نے اسے سے آزاد
ہو جائے گا۔ آٹھ مہینے پہلے ہی تیار کیے تھے۔ اپنی اس مہینے
بھی رہ کر اسے گا۔ اس نے حوصلہ بیکڑنے کی کوشش کی۔

☆ ☆ ☆

تالے میں گھومنے والی جانی نے سے ہوا دیکھا۔ اس
کے سب کی مٹی روٹ گئی۔ جانی گھومنے کے بعد درد آواز دے
ی نہ پڑا تھا۔ بائیس نے انکھ کر وہاں گھلتے چڑھے وہ
ہوا کہ سمجھ رہا تھا کہ وہ کی کوئی مانت نہیں ہے لیکن خوف کی
سہارا کے ایک تنگ سہارا نہ بنا رہی تھی۔ اس کا دل بیٹے
میں بے ہوش رہا تھا جیسے زخموں کا دبا ہوا کھانا۔
درد آواز کے جواب میں جانی نے کہا کہ وہ تو درد آواز دے
بائیس چل کر کھڑا ہو گیا۔ درد آواز کی سب کچھ
رہا تھا۔ دیکھ کر بہرے درد آواز سے اٹھ کھڑا تھا۔ تھیں

رہے۔ بائیس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر درد آواز
کمرے کے پیچھے کھائے ہوئے کچھ چپائی کی کوئی کڑی ہوئی۔

بائیس کی کسی اندرونی حس سے کہہ کر کچھ ہوئے والا
سے۔ زندگی میں پہلی بار اسے شدت سے احساس ہوا کہ اس

کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کے ذہن میں اب ایک بار سے
لڑتا ہے۔ دیکھ کر پھر بے پرواہی سے کھانا کھاتا ہے۔ بائیس کو

زندگی کی جنگ سزا پڑے کی۔ دیکھ کر پھر سے سے اندر آ رہا
منظر اسے اس کا چہرہ تیار ہوا کہ اس کی طرف ہوگی۔

"بائیس یہاں بھی نہیں آتا چاہے یہ خدا سمجھے۔" وہ
بول۔ "جگہ بند سے نہیں ہے۔"

"جلد سے کوئی نہ کوئی نہیں آئے گا۔" وہ پھر
بول۔

بائیس کا ذہن برف بن گیا تھا۔ سوچ رہا تھا۔ اس کا
خود نہ ٹھیک تھا۔ دیکھ کر بائیس کی آنکھوں میں اب اس کے سر اٹھ کا
کھانا اٹھار کر رہی تھیں۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے آدھا
فاصلہ طے کر لیا۔ بائیس کی طرف اسے دیکھ کر انکھوں کی
دوبار سے ایک لمحہ وہ نہیں پکڑا تھا۔

"میں نہیں آؤں۔" بائیس نے اس کی طرف دیکھا۔ "دیکھو
پھر اسے دیکھ کر بہت چل گئی۔ بائیس نے سر اٹھائی۔ اس کا ذہن
بنا گئے کا رات کو سوئے۔ دیکھنے میں تھا کہ وہ بائیس کی طرف سے
کر لیں کھانا کھانا اس نے بہت دیر بعد اس کا کھانا کھانے کے ساتھ
کہا تھا۔ باؤں کی کھانا پر پھر اس کا کھانا کھانا کھانے کے ساتھ
اس نے درد آواز دینے لگی۔ بائیس نے اس کا کھانا کھانا کھانا کھانا
دیکھا کہ اس کی کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
جمع کرنے کی کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
چھ مانتیں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
چھ مانتیں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
زندگی۔ بائیس کی بہت بڑھ گئی اور دنیا کے امکانات بھی
مرے بند ہو گئے۔ اس نے چھری بائیس کے چہرے کے
ساتھ لہریں۔ بائیس کے پاس سوچے کا وقت نہیں تھا۔
اس کا ذہن، جسم، سب کچھ اور تمام حسات ایک نکتے پر مرکوز
تھیں کہ جان کہو کہ کوئی جانے۔ زندگی، یہ دیکھو...

بائیس دوبارہ کے ساتھ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ پائی
جن سے رہا تھا۔ دیکھ کر اس کے ذہن میں اس کا کھانا کھانا
اور اس کے دیکھ کر اس کے دیکھ کر اس کے دیکھ کر اس کے دیکھ کر
بچے ہاتھ پھر کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
ہوئے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

کے چند بھی رنگ نے اسے چہرے کی طرح درج لبا لبا۔ اس کی آنکھیں قاتل کی آنکھیں تھیں۔ دودھ و مرد، محاسنِ باطن کو بھی سہجی سر ہاتھ لگا رہا تھا۔ کل اس کے کہتے تھے کہ اسے مانتھ چوڑب نے اس نے ایک مانتھ بن کر چھری کو ڈھونڈا۔ دوسرا مانتھ میں آئے ہی اس نے پٹا لگا کر اتنی تیز کرنے ہوئے پوری بکھوئی کے مانتھ چھری کا تیز پھل رکی کے سینے میں اتار دیا۔

ہاتھیں ہوش میں نہیں تھا اس نے وہ پرنے باورِ دوار کے اور پانچویں وار میں چھری رکی کے سینے میں جموڑ کر رکھوڑ ہو گیا۔ سے چکر ہوا وہ لڑکھڑا کر دوار سے نکل گیا۔ چھوٹے سے کمرے میں ہر طرف خون تل خون تھا۔ ایک منٹ بعد وہ حرکت کرنے کے قائل ہوا وہ ایک بھانک جرم کا مرتکب ہو چکا تھا۔

اس نے رکی کی جگہ سے چابیوں کا پتھا جگ کہا اور کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ وہ رکاوٹیں بھی اس نے چاہیوں کی مدد سے بھر دیں۔ اب وہ عدالت سے باہر چھری مانتھ چوڑے گھاس کے قلعہ پر حاضر پیمانی کے دکن میں ختم ہوا مانتھ چابیوں کی نے تھماڑوں میں پھینکیں اور دوڑ لگا دی۔ پیمانی کے اوپر سے اس نے مزکر DC کی تھم دے کو دیکھا۔ کئی دوستانہ اور بددعوی جگہ تھی اور وہ عدالت بھی۔ پودوں اور چوڑوں سے آراستہ۔ مگر اندر غریبوں کا پٹا تھا۔ رکی جیسے افراد نے غریبوں کے چاکر کران کی آہوں کی اور پڑاں چڑھا رہا تھا۔

”کی نہیں آئے گا۔ وہ یہاں بھی دامن نہیں آئے گا“ ہاتھن کے دماغ میں ابھی ایک خیال تھا

☆ ☆ ☆

ہند، اک 990 کا ملکہ تجزی سے شہد سامی

دو ہزار گروہ تھا۔

”کی نہیں تھا“ سے کہ وہ نہیں منٹ بعد پھر لوں

کر سے گا؟“ ”ذرا سے سوال کیا۔ ڈیڑی نے ختم کی

تعمروں سے اسے۔ کیا

”اس نے کیا ہے تو کہے گا، کیا تم میری صلاحیت پر

فک کر رہے ہو؟“

”میں نہیں۔ سب بانیے تھ کہ آؤ پر رکھتے میں

نہی را کوئی دوسرا تہ مقابل نہیں ہے“ ”دوسرا وہ چھپ گیا

اور اس وہ بھی سب کی طرح بھانکا ٹھیک ہو گیا تھا۔

دور دوزیک ان گنت ساتھیوں کی ذیلی کی

دور رسنے کے لیے ہے قرار تھے۔ ڈیڑی وہی طرح مبار

تعمروں کا غلط ہو گیا۔ دونوں کھینے رکی بھروس کے سر سے کھائے در دونوں زمین پر پڑے ہو گئے اس سے پہلے کہ وہ سوں پر کھڑا دنا چھری نوک بنائی ہوئی اس کے سر سے آئی۔ یہ ہلکے دار خطرہ اسی طور پر اس نے کھینے اور کھانے کے درمیان سے پر رکا۔ وہ براہ راست ح فوہ و رکھیں روک سکتا تھا۔ چنانچہ کھن سے بازو نہ چھار رک۔ رکی کی کھانے وہاں سے کھرا کر اپنے مٹی چھری کے قاتل کا بازو چھڑا تھا۔ قاتل دوسرا وار کرنے حار تھا۔ اس آٹا میں ہاتھن کھنوں کے بل اٹھ گیا اور چھپت کر رکی کی کھانے میں دانہ گاڑا ہے۔ چھری کا تہ بھی اس سے جڑوں میں چھن کر رہا۔ رکی کرب واد میں سے بلایا در دوہ نہ دار اس کو چھکا تا ہم دانہ گھرائی تک اڑ گئے تھے۔ سا چھری اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ ہاتھ سے اس نے ہاتھن کے چہرے پر گھون مارا۔ ہاتھ کاٹ (COT) سے کھرا کاٹ پہلو کے مل کر گیا۔ پورے مانتھ سینڈ تک دونوں ایک دوسرے کو کھوڑنے رہے۔ ہاتھن نے حرت کی گئی کی۔ یہ رکی کا خون تھا۔ رکی نے دائیں کھانے میں ہاتھ سے پھینکی ہوئی تھی۔ وقتاً دونوں کی نظریں ایک مانتھ زمین پر گر کر چھری کی طرف گئیں۔ دونوں جھپٹے۔ شراب اور کھانے کے گھر سے دھم سے رکی کو منوٹ کا گروہ کے منٹ پر سے سے رکا اور پھر مانتھ ہاتھن سینٹ سے کہ۔ اس کی نو دھم سے جان پر پڑی ہوئی تھی۔ ہاتھن نے اندھ دھند چھری گھمائی۔ رکی بہت خراب ہو چکی تھی۔ چھری اس کے پٹ میں ماسھی۔ رکی نے آخری سے میں پینے کی کوشش کی تاہم بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ پینے کے تل پینڈو میں پرگرا۔ سر رکی طرح زمین سے کھرا ہوا۔

”آئی کھ سو رہی۔“ ہاتھن چہی ”اوہ گاؤ رکی کی

کھ سو رہی۔“

ہاتھن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہا کر ہے۔ اس

نے کچھ نہیں کہا تو کی سر ہائے گا۔ یہ کچھ کے ساتھ ہیں ...

انکھیں بند کر کے اس نے پہلے چھری پٹ سے نکالی چھری

نکالتے ہی سے فوراً احساس ہوا کہ اس نے مٹی کی ہے۔

پٹ کے دھم سے خون کا فوارہ چھوڑا۔ خطرہ اڑا ہاتھن نے

خون بند کرنے کے لیے دھم پر ہاتھ رکھا۔ وہ بھول گیا تھا کہ

رکی بھروس چھری سے اسے فوراً کرے دیا تھا۔ اب تک رکی

کے دونوں ہاتھ بلند ہوئے اور اس نے ہاتھ کاٹھا کھڑا۔

ہاتھن کی سانس رک گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے رکی کی

ٹانگوں پر کچھ کھٹا چھڑانا چاہا۔ اب اسے چاہا کہ کچھ اور

بڑے کی طرف میں تھما کر لیں ہوتا ہے۔ دھوئی دھم کھانے

مل گیا تھا۔ چہ دس کی اصل قیمت کسی قسم کی تھی۔
 "کوئی کھوئی ہم بہت دیر سے پہنچے ہو۔ میں نے تیار
 فوراً بکھا ہے تم سے، میں کی ہیں۔ تم تیار رہی ہو۔ تیار
 پہنچے روئے نہیں ہیں۔ پلیز صبر کرو۔۔۔ تم انتظار کر کہ کیا
 JDC شخص کار چر کی کی رو سے بھیجی گئی تھی؟

"بس ہم۔" "وہنے کے بعد اس کی خصوصیات جواب
 دیا۔

"اب تم کیا کرو گے؟" "کئی مسافت طے کرو گے
 ہواگ بھاگ کر؟"

"کیا میں ٹھیک کر رہا ہوں؟"

"رہو تو ملے گا۔"

"مگر میں خود کو نہیں سمجھ رہا ہوں۔" "اس نے کہا
 فرق نہیں پڑے گا۔" "اس نے کہا

"تم کیوں سوچتے ہو یہاں؟"

"میں نے اپنی کار کینے کا حکم دیا تھا۔ مجھے ڈانکا
 کچھ ہیں اور سڑائے موت وہی گے۔ وہ شخص اچھا نہیں

ہے۔" "اس نے کہا۔" "پلیز اس شخص سے ملو۔" "اس نے
 کہا۔ ان میں اور وہی ہیں۔ میں کوئی فرق نہیں۔" "اس نے

"خوبی خیرہ بلکہ تیار نہیں کیا۔"

"اس نے کہا۔" "تم کو خوف زدہ ہو؟" "تم نے کہا
 "میں ہم وہی لیے جسے میں نے سنا ہے۔"

"کام میں کچھ پر شک کرنے ہو؟"

"خوبی آگرو، ہم۔"

"شکر ہے، کیا ہم میرا شک کام کرو گے؟"

"بس ہم۔"

"تم مجھ سے دیر بارہ بات کر گے؟" "تم نے کہا
 "میں یہ کہہ سکی آگرو میں کی آگرو ہے۔"

"میں ہم۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"ہاں اس کا یہ جواب ہے نہیں تھی؟"

"جی ہاں کام تھا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

"اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔" "اس نے کہا۔"

ویدو سو پراس سے جو کچھ کہنا دیکھ معلوم ہوتا ہے۔ ملاواری میں
میں کی مسودہ باقوں کی تصدیق بھی کیا جاسکتی ہے۔ مثلاً
پست ہارم کے بعد رکی ہیرس کے بارے میں۔ باب
تاریخ ہوجانے کی کہ اس نے شراب پی کر بھی تھی۔۔۔

’مداخلت میں والے اس دوواہی پھر جہاد کے
گھر آئے تھے۔۔۔ ڈرائیگ برس قبل بائیں نے کار چوٹی،
جس کے بارے میں اس نے ’’کیٹ‘‘ (پلی) کے شو میں
تیا ورم اس کے الفاظ کی تصدیق کر لیں گے۔ وہ اپنے چچا
کے کچھ سے ملنے جاتا تھا۔‘‘
’’کیسے کہتے ہو؟‘‘ بائیں نے پہلی بار حیات کی۔

’’JDC میں بائیں کی بول بکس میں نہیں کہیں اس
بات کے اشارے سے جس میں کو مذہب و تفرات میں بھی تویت
حق سے۔ کار چوٹی کے بعد مالک سے گورٹ میں بائیں پر
کشف اور اس کے تیاہم کار چوٹی کے تیاہم کو کچھ بھی ثابت
۔۔۔ کہ ایک اچھی چیز دلت سے۔‘‘
’’وہ کی؟‘‘ بائیں نے مسرور میں اس کی زبان کی تیاہم
رہا۔

’’میں راج چپ نہیں تھی ہے۔‘‘ ہینکس نے انکشاف
تیا۔ ’’میں سمجھا تھا کہ تیسرا کوٹ میں ہے تو ڈاکہ ہے۔ جو
کچھ بھی حقیقت ہے ہم عمل نہیں۔ کچھ کچھ یوب پر دیکھ سکتے
ہیں۔‘‘

’’بائیں سنیں میں۔‘‘ بات اچھا کام کیا ہے تم نے ہینکس
وقف میں۔‘‘ میں نے ہینکس کی کاوش کو مبرا۔ ’’چلو دیکھتے
ہیں۔‘‘ وہ دونوں کا فطری روم میں آگے۔ کچھ فطری روم
بائیں کے فطری سے تیار تھا۔

’’وہاں متعدد گھر تھے۔۔۔ ہینکس نے کہا۔‘‘
’’سرا‘‘ (پلی) کے باہر تھا۔ تیاہم کار کو بھی اچھی
تیس ہے۔‘‘

’’ہینکس نے اسکرین کے باہر میں کرنے سے ایک
تیار ماننے کیا۔ جو تھے باقی تھا۔ سب ایک ایڈر تھے۔
تھی۔ جیرونی نے تھے ہی روشنی کا۔ ’’توئی انھم میں تھا۔ تیار
میں ویدو اس سے بائیں نے آسانی بائیں کو پچھن مان۔
’’بے کی حرکات سے خوف عیاں تھا۔ وہ دلت اور ہینکس رایت
کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ سن کا لپاس ڈھلا ڈھلا تھا جس پر
وہ۔ بلکہ ایڈر دانت قسم کی وجہ سے روشنی کے ثبات
معلوم ہو رہے تھے۔ تیاہم دونوں دوست جانتے تھے کہ۔
رک کی فٹوں کے ثبات تھا۔‘‘

’’یہاں رک باز۔‘‘ بائیں نے ہینکس سے کہا۔ ’’بائیں

انکھانے شروع کر دیے تھے۔
’’بائیں کچھ دیر تک تیار رہیں اس کے ساتھ تھے
کر ہر باہر آکر آکر ہینکس کا سلسلہ ختم کر۔۔۔
☆ ☆ ☆

’’تیاہم آوارہ نے بائیں کو جال سے کے مسرور سے نکل
تیا۔ اس نے سرائی کے ہینکس کو کچھ جاکر رہا تھا۔ اپنے
دوست ہینکس سے بات کر رہے تھے۔‘‘
’’ہینکس سمجھے ہو۔‘‘ بائیں نے کہا۔ ’’بائیں ملی کے
اچھا دیکھو پھر مسرور۔ ہونے سے وہ حوا میں ہیں۔ ہینکس
ہے۔‘‘ پھر اس نے انکھانے سے مل دیا مسرور سوال کیا۔
’’کام کی ہوا کوئی اچھی خبر؟‘‘

’’اچھی کہ باہر بہر حال۔‘‘ ہینکس نے
تیا۔ ’’یہ کہ مجھے لگتا ہے کہ ہینکس کوئی فطری
پہلو بہرہ دوست تھی کو فطری کی تھی۔ مگر ہے وہ ہینکس
پتا۔‘‘
’’کیا۔‘‘ ہینکس کی ویدو میں دیکر رہا ہے۔‘‘

’’فطری نہیں ہے۔ دونوں میں وہاں اسیت نہیں
ہے۔‘‘ ہینکس نے ٹوٹ کچھ بیان۔ ’’ہینکس JDC کی نہ کوئی
سے لیا۔‘‘ وہ سرائی مسرور، ویدو تیاہم اس سرائی ہینکس
تیاہم کی اس کے۔ پ نے باہر تکی۔ جب وہ مسرور تو
کی لیا۔ ہینکس ہینکس۔ باپ وکیل تھا۔ وہ حوا میں
حال تھا۔۔۔ سرائی تکی کار کے حوا میں ہینکس۔ ویدو
ہینکس کی رتے ویدو کوئی تھا۔ ہینکس کا فطری کر کے کا
باپ کو مسرور ہی نہیں تھا۔ اس طرح ہی ہینکس کی کوئی
میں آئی۔ ہینکس کے فطری میں ہینکس کو فطری ہینکس کی ہینکس
سے ہینکس کی فطری۔ ہینکس نے کہا۔ ہینکس نے اس کی خام
فطری تھی۔ ہینکس نے کہا۔ ہینکس کی فطری ہینکس کے باپ کے
میں فطری ڈاکہ۔ ہینکس تیاہم مسرور وکیل اسیت میں
اویس تھی۔ ہینکس کا باپ وکالت اور سرائی ہینکس دونوں
میں اچھی سا کہہ دیکھتا تھا۔ فطری ہینکس کے ہینکس اور
مسرور کے ہینکس اس نے ویدو کی ہینکس کی۔
اس نے کہا۔ ہینکس نے ہینکس کی ہینکس اور ہینکس اور
اس نے کہا۔ ہینکس نے ہینکس کی ہینکس اور ہینکس اور
وقت پر ہینکس کوئی ہی تھی۔ ہینکس نے ہینکس کے ہینکس
’’یہ کہنا ہے ہینکس ہینکس۔ ہینکس کی ہینکس ہینکس سے
ناخوش تھا ہینکس سے ہینکس کی فطری ہینکس۔ ہینکس اس نے
ہینکس کے ساتھ اچھا سا کہہ ہینکس۔ ہینکس اس نے ہینکس
تھا۔ ہینکس کے خلاف ہینکس کے ہینکس ہینکس سے تھی

مقاوم پرست کے سپہ نگار رہے تھے۔ دو بچے فریض سے رو کر اپنی نہیں کر سکتا تھا۔ "بھکر: ٹیلی فون ریکارڈ چیک کر دو۔۔۔ فیس 800 روپے کا لائی بکس سے آئی کہیں نہ کہیں کیپسٹرنے کا لائی بکس ہوگی۔ ریکارڈ میں ہے۔ سر ام گنگو کیپسٹرن سے شپ کر لو۔" اسٹائل نے بھی مٹکی آوار میں کہا۔

بھکر کر۔۔۔ نہیں کوہٹ آرڈر کی ضرورت پڑے گی۔ کوہٹ آرڈر کے بغیر ہم ایک۔ پانچواں فیس کی مرضی کے خلاف سب جاسکتے۔"

"اب تاسوں۔۔۔" بھکر نے کہا۔ "اب کر دے پلے رہو دو سوں کو خدا کا نام طر پر راضی کر دو کوئی مٹوسو نہ دو۔۔۔ جسے لیا کا یہ جانو کہ کینیڈا کے لئے ایک مٹی یہ حدت او کی ذخیرہ وغیرہ۔"

"دے دوں۔"

"اور ہاں ایک آخری بات۔ راک جلی کے سپنے دیا من مانت کیسے ہیں؟"

"فلاش: بھکر نے ایک خط میں جو یہ لیا۔ اسٹائل: کوئی جواب کی امید تھی۔ اس کی پانی بر سلوٹس پڑ گئیں۔ وہ کسی گزری سوار میں خود پورا تھا۔

☆ ☆ ☆

پانچ سالہ بڑے نے میٹرو سار پر رام کیے۔ بیکار میں مصروف اور غیر معروف لوگوں کے اندر دیے کیے۔ جن میں جنس کے ساتھ جو پر دم ہو رہا دو اپنی رہیت کا واحد برادر گرام خا شینے کی وہ مرضی مانپ دوسرو کی کو پڑی تھی گھنی ہوئی تھی چند کارزمین وہ وہی ہوئی تھیں۔ کال گئے پ پیلے دوسرا کوہٹا ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ وغیرہ کے بارے میں معلوم کر کے پ پچھا کہ کال کر دے لیا کیا پ پین ہے۔ نام وغیرہ کے ساتھ مفید کا مختصر خط وہ دے کیپسٹرن میں کے ڈر پینے ڈیزنی تک پ پچھا تھا۔ وہ نام نام وغیرہ۔ بھکر یں پر دیکھ کر خود فیملہ کوئی کہ پ پچھے کسی سے بات کر رہے تھے۔

زور کے ساتھ پ پچھا کہ کسی نے ہاتھ رکھا وہ پ پچھا کہ پ پچھا۔ ایک آفس جوہنسن کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون کے پچام کی گھانیا پر پ پچھا تھا۔ اس ہر خط نے زور کو مرہم کر دیا۔ اس نے ایک کان کا از پ پچھا تھا۔ "پ پچھا ہے" مختصر نہیں آ رہا کہ ہم شو کے زور میں تھا۔

"پ پ۔۔۔ پ پ پ پ۔۔۔" جو جوان دکھا گیا۔ "دوہات اپنی بات کرنا چاہتے ہیں۔ بہت بہت ہم ہے۔"

خود پ پچھا کہ کسی کی جوتے موڑے رو دے گئے تھے۔ کیا یہ سب کی کارروائی تھی؟ "سکر نے فیس سر پ پچھا۔ "کی نہیں یا سکر بھکر ہے لائی بکس حرب و دب کا مظاہر کر رہا ہو یا سکر حریف وہ کر رہا ہو۔"

"بھکر ہے آ کے چلا۔"

بھکر نے فریض پر اطراف میں دیکھ دیکھ کر بھکر سے پر نظر پڑنے پر وہ ہراساں نظر۔ در پوری طرح گوم کر کہ کوئی است دیکھ نہیں رہا۔۔۔ بھکر اس نے گھر سے کو کھما اور اسٹائل کا دل ٹری طرح جھکا تاہم کی آگ بھکر کے تاڑا۔ واضح تھے۔ یہ سارے بھکر نے پہلے بھی دیکھے تھے۔۔۔ کیا اس کی آنکھوں میں؟

"اسٹائل: "دوہتہ تو رہیں ہلا۔ در اچھی کا چہرہ اسکر یں پر جم گیا۔ بھکر: "بھکر کے فریب ہر کر۔"

"بھکر: "بھکر: "اسٹائل نے اسٹائل کو دیکھا۔ اس کے چہرے کو دیکھو۔ سکر دیکھو۔ اس کی بھکر برائے کی جیسی ہیں۔ بھکر برائی جیسی۔"

بھکر نے بھی ریکھ لیا۔ "میں حدت نو رہوں دوست۔ میں اسے آف کر دیتا ہوں۔" بھکر نے کہا۔

"بھکر: "اب نہ کرو۔" اسٹائل نے مشورہ کیے تھے۔ کہا۔ میں سمجھتا تھا کہ میں نے اس کو کھلا رو ہے پ پچھا وہ اپنی ٹیپ ہو گی۔ کچھ لے لے لے۔"

بھکر نے پ پچھا کہ کو کھلا اور ٹیپ وہ پ پچھا وہ پ پچھا۔ بھکر سے یہ نظر میں کر دیکھ لے دوڑا مشورہ کر دیا تھا۔ در مانی دور دور کو کھلا ہوا ہے۔ چ دلی دور در سے تک پ پچھا۔ اسے بھی کھول کر تار کی شہم ہو گیا۔ بھکر نے ریکارڈنگ بند کر دی۔

"کی خبر سب پاس؟"

اسٹائل نے مختصری سانس صحری۔ "کاش میں سب نہ دیکھتا۔ میر کام اب پہلے سے مشکل نہ ہو گیا ہے۔ کیا یہ ٹیپ پر نہیں کے پ پچھا تھی ہے؟"

"دوست۔ بھکر کے دیکھ پیلے ہی اس ٹیپ پر نوٹ پ پچھا تھے لارے ایک۔ بھکر مراد و سوئی کی ٹکس میں نیو اسٹیشن پر پ پچھا تھے کی تھاری کر رہے تھے۔"

"بھکر نہیں جاتا۔ بھکر م کیسے سوچ رہے ہیں؟ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا اس میں بھکر کا دل نہیں نظر نہیں آیا سوائے ایک ہر سب۔ دشت در دشت کے بچے کے۔" اسٹائل افسردہ تھا۔ اسے اس معلوم کو کھلا تھا جس نے بھکر کی جیسے

تھے۔ سب غلبیل ہو جاتے۔ یہ ٹھیک نہیں تھا۔

”اس سے کیونکہ ہمارے رہنما رینگ دسائی نہیں تھکے
ہے اور غیر کا کوئی بھی ہے۔“ زور دسائی رہا بھی چاہتی تو
تاجن کی وجہ سے۔ فی کینڈا اس نے وڑوگ فیصد نہ رہا۔
”زور کہتا ہے کہ ہم کی اعانت کے قوام میں نہیں
تواناں کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

زور ہی کیا ہے۔ یوں پر نہیں پڑ گئے۔ ”اور وہ؟“ ہم
اسے بھی تن امر جانے دے رہے ہیں۔ نگ پتا جائے گا۔ وہ بے
نام کیا ہے اس کا؟“

”آفسر فاس“

پھر دیکھنے کا اشتہار ختم ہو گیا تھا۔ زور ہی نے ایسا
ناگہروں کی بات کی۔

”وہ کلمہ بیک، اسرکا، روپ کا پتہ یہ ہر دو گرام۔
یہ ایک غیر معمولی شو چنا جا رہا ہے۔ آپ لوگوں نے ناخن بند
کے ساتھ میری عمر گھنٹی“ ایسا کہ جیسے بھونچا ل آگیا ہے۔
سامنے کی خور اور کڑو پڑھتی ہی جاری ہیں۔ لائن پر اس
دنت ہمارے ساتھ رہنا کہ کارنی کا پتہ نہیں کھینچو چور ہے
جو جیسے اور ہرے اسٹاف کو کہیں کی سیر کرانے کا اور وہ گاس
کر رہا ہے کج سا؟ ناخن کے محلے میں... آفسر سے
بات کرنے ہیں کہ اس کے ذہن میں کیا ہے؟“ اس نے
بک جیسے بچھنے بن کو دبا۔ ”آفسر فاس“ ہم اس وقت
آن کرہ ہوئے۔“

مقبول رہنے تک کوئی آواز نہیں آئی۔ ماہا فاس کو
لوتے نہیں تھی کہ غیر ضروری آواز کی شے میں تھکتے لے گی
اور بات چیت اس آواز میں جانے کی بات خراب کاروائی
دلی۔

”بلو۔“

”آفسر فاس! میں سمجھ رہی ہوں کہ تم مجھے قتل نہیں
دیکھنا چاہتے ہو؟“ اس لیے جو بے شک جہاں دہلیو سیشن
میں رہتی جا سکتا ہے کی ضمان ہے؟“ زور ہی نے حارحانہ
آواز کیا۔

دوسرے حاب سے ایک ماٹ چٹکتے آواز آئی۔
”میں... میں دیکھ رہی ہوں؟“
”تم نے دیکھ دیا؟“ سیشن کی کالی ہے۔ آفسر... نو
ظاہر ہے اس تم کو نہ ہو پتا جا رہا ہے۔ زور ہی ہونے
سے مسکرائی۔ اس نے بے دسائی محسوس کرنا کہ آفسر جھپٹے دم
پا چکی ہے۔

”میں سفرت خور ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تم

”ان سے کیونکہ میں ہر گز ختم کر کے بات کرتا

ہوں۔“

”میں نے پوشش کی نفی، اسر ان کا کہنا ہے کہ اسٹاف
کے محلے میں رکاوٹ منت غور۔“

”زبان۔“ زور کے جڑے سے سٹی گئے۔ ”میں دیکھتا
ہوں۔“ اس نے سرخ رنگ کا لون ہک پڑے آواز دے
”اب اس دگ زورواں ہیڈو کی دکر سکتا ہوں؟“

☆☆☆

برجک کارنی پوسٹ ڈپارٹمنٹ کا پٹرول میں
بیر لڈ فاس جو ابھی تک اپنا نام عیاں کرنے میں کامیاب
نہیں ہوا تھا۔ شہت روٹیں، ٹریک زور ٹیر اور سٹروں
کام۔ اور وہ کوئی خاص نہیں رہا کارا۔ سروا تمام۔ پتا چاہنا
تھا۔ دوسری بڑے کس میں نام روشن کرنے کا خواہش مند
تھا۔

جب سیکر اس کے پاس ناخن چلی تو بک کرنے کا
ہدف لے کر آنا وہ اس نے فوراً انداز دیکھ لیا کہ یہ نہا کے
لے ایک بھریں رونے ہے۔ اگرچہ لون رہا رز کے ذریعے
ناخن تک پہنچا ایک محنت طلب کام تھا۔ تاہم یہ بک ہائی
پروٹائی کس تھا۔ اس سوچ کو کھانے کا موال ہی پیدا نہیں
ہوتا تھا۔ اس نے فوراً ہی پھری۔

تاہم اس نے فطری کروئی اور زوروا سے یوں متا
گر اس نے ضرور کس میں متاواں نہیں کیا تو اسے شیل بھی
سکے ہے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس دیا کوئی
اضد دیکھ سے۔ یہ بھی چاہتا تھا کہ اس کی عوام حیرت تھیر
نور پر اپنے جھڑھوں سے تامل ہیں۔ تاہم اس کا بہ کار
چیت کیا۔ زوروا رہا پویشش کا پرزہ ہر تھ اور نہ کورہ شوکا
تھیں بھی زور ہی جیسی آفت کی پرکاشہ ہے۔

☆☆☆

شیشے کی دوسری جانب زور ڈانٹ کوک کی کچنکالیں
لے رہی تھی۔ کمر شل چلانے کے لیے اس کے ہونڈوں میں
سور کی راز آئی۔ اس کو زوروا کے تاواٹ عجیب تھے۔
کمر شل استارت کر کے اس نے پھر زوروا کو دیکھا اور ایک
فون اٹھا۔ ”کیا بات ہے؟“ وہ کچھ سنی رہی پھر بولی۔ ”نو
کے درون میں بہت ناخن نہیں ہیں۔ تمہیں پتا ہے۔“

”کوئی پوچھیں والا ہے اور ہمارے فون رہنما کے
دریے ناخن تک پہنچا چاہتا ہے۔“ زوروا نے فوراً جواب
دیا۔

زور ہی نے اپنے غم سے میں جو زورانی زورانی کا تم کہے

جس میں پورا غم کی علامتیں آتی تھیں، غصہ سے دھڑکنے والی بارخرو کو اس بات کا یقین دلایا جاتا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا مسخ اور سیدھا سا وہ منہ بویا یا بدنامی سوز کا ٹکڑہ ہے۔ اسے فانی دریاں آج آ کر رہیں ہیں سے نکل جانے کے لیے ایک سے نکل جائے۔ جسم مر، جانا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ حل کب ہی تھا کہ تم سلطنت کو مل جائے اور وہ ذلیل قسم ہو جائے۔

جنگل آیا ہے؟
 ہاں لڑا تھا۔ میسجیں، جیسے... میں صبح کا تھا...
 میں... میرا خیال ہے...

اسے اپنا چہرہ پر نظر آیا۔ ناخن کو لگا کر درخت کے ساتھ ساتھ کسی ایڈیٹر کے گز رہا ہے۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔ وہ فیر حسینہ دت تک یہاں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ وہ اٹھ جاتا تھا کہ اس کی پہلی زوجہ JDC سے زیادہ سے زیادہ دور چلے جاتا ہے۔

اس کا اگلا قدم کیا ہوتا ہے؟ وہ سوچ رہا تھا کہ کبھی پکی ڈر ٹیویٹ فروہ کر سکتا ہے۔ یہ سب اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ایک بہتر بنانا، مگر فیر کسی تک دور کے کل بھی تھی۔ حتیٰ کہ گیارہ بج میں ایک سرخ رنگ کی ٹی ایم زدہ ٹیویٹ بیل بھی موجود تھی۔

اس نے گیارہ بج میں بیچ کر کار کا جائزہ لیا۔ اس کے دیگر پیشہ پندل تک بیچ رہے تھے۔ تاہم کچھ کھانچ کر کام چل سکتا تھا۔

☆☆☆

اس روز کے شو پر بڑی کڑ پتھر کو ان کھنڈوں کا ڈر ٹیویٹ رے تھے۔ لوگ بے فراہ تھے، حیرت کچھ جانتے کے لیے مارکٹ تاک شوز کے ٹینک ٹیٹ ڈر ٹیویٹ کے تیز جڑ کے حواش منہ تھے۔ تاہم صرف "گتہ" مارکٹ "ام ٹاک" سے رجوع کیلئے زمین کے کھراڑا کی تھی۔ یہ رجوع ڈاکٹرن کے اسٹوڈیو کی تھی۔ اڈیٹیو کو ہاں جاتا تھا۔

رہسدا ابھی خواہش کی رہا میں پہنچا تھی کہ فون کی گھنٹی نے اسے بڑبڑا دیا۔ دوسری گھنٹی پر اسے احساس ہوا کہ رڈی کی کئی لائن تھیں اور گ رہا تھا کہ وہ جھول نہیں کرے گی۔ چنانچہ تیسری گھنٹی پر اس نے رجسٹرڈ کال سے ڈاک لیا۔ در دوسری جانب آواز سننے ہی چوڑی طرح بدلا ہوا گیا۔ وہ آواز ڈرافٹ میں کی سکرٹری کی تھی۔

"مسٹر ڈرافٹ ڈیڈی کی کاہنتر سے بات کرنا چاہیے ہیں۔"

"ایک منٹ، ہائیز۔" زور دے کر جواب دیا۔ دروازہ ڈرافٹ میں، وہ کچھ براؤن کاشک کا پر بند ہڈن تھا۔ اوپن کا صدر دفتر پر بارگ میں تھا۔

میں منٹ بعد ایری ڈرافٹ کی سکرٹری سے جھگڑا مٹھی۔

"میرے مہربانی، مسٹر ڈرافٹ کا انتظار کیجیے۔"

زور دے کر چھوٹے سے آفس میں موجود تھا۔ بے فراہ در رہے چلنا

یہاں۔ "کل 4.5 میں بنے ہیں۔"

ارک نے عرض کرنا چاہا تاہم اس کا صحن خشک ہو گیا۔ "میں 1/2 کلین سے کام پتلوں گا۔"

پوائنٹر فیس بڑا۔ "اب دوسری بات کی طرف آنے ہیں۔ اس نے پھر لی سے پوائنٹر سے پس برآمد کیا۔ پائل کی ٹال مارک کی داہمیں آنکھ سے ایک داہمے چپے کی تھی۔ پوائنٹر کری کھٹا کر کھڑا ہو گیا۔

"وایس، ناخدا استعمال کرنے ہو؟ یا کیجیے ہو؟"

"بابا بابا۔" مارک نے لڑنے سے بچنے کی وجہ دیا۔ پوائنٹر سے ظہم اور ایک کاغذ کا ٹکڑا اس کے حوالے کیا۔

"اسپے ڈکھنا کھڑا زور۔"

"میں مدد نہ خواہوں، پوائنٹر۔" مارک نے اپنا کی۔ "میری گھنٹی ہے۔ م۔ م۔ م۔ میں واپس آنا تھا۔"

استعمال کرنا ہوں۔"

"ہاں بابا، تھوڑے پردہ کھڑو۔" پوائنٹر نے کھڑا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ بدل گیا۔ ہم پاری کی میں مارک نے تھوڑے آنکھوں کی شین کی چٹک دیکھ لی تھی۔

تاہم اس کے پاس علم کی نقل کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں تھا۔ میز پر گتہ اس کا وہاں اچھ برلی طرح لڑ رہا تھا۔ اس کے اعصاب ٹوٹ گئے۔ دریا کا قدر مستک رہا تھا اور آنسو رخسار پر بہہ رہے تھے۔

پوائنٹر نے اس کی پہلی آنکھ میں جھکولی دیکھی۔ گتہ کی آنکھ توڑنے میں پوائنٹر نے پانچ ٹیکے لے۔

مارک کا پورا جسم تل کھڑا تھا۔ اریٹ کی لہر روانی ہوئی شانے تک تھی۔ پوائنٹر نے خصوصی ٹیک کے ذریعہ دوسری آنکھ میں نوز دی۔

اسوٹا پوائنٹر نے مارک کو ختم کرنا تھا لیکن اس نے دوسرا سمت اختیار کر لیا۔ جبکہ اس نے فون کی گھنٹی کو چھوڑا تو مارک کی چھٹی آنکھیں اور دوسری سے جھک کر گتہ سے فرش پر جا پڑا۔ اس کے ہاتھ پر دم چڑھنے لگا تھا۔

پوائنٹر نے پتھار پر اپنی جیکٹ کے نیچے اسے دھرا دیا۔

لیا۔

"مسٹر مارک نیکی، نہار۔" گتہ کا دربار میں حوہ "یا ضرور پڑنے ہی تمہیں کال کریں گے۔" وہ جیسے آیا

تھا۔ جیسے ہی ہوا ہو گی۔

☆☆☆

تاہم نیکی، ابھی مکان میں مڑے گز رہا تھا۔ اس وقت در استار ٹیک کو دربار چلا کر دیکھ رہا تھا۔ بریک میں

"ہیلو! میڈی! اس دروازے کے آگے میں۔" اس کی آواز دوسرے کونے سے آئی۔
 "شک ہے کہ، اسٹار کا شکریہ۔" اس نے جواب دیا۔
 "شہ بہت اچھا جا رہا ہے۔"
 "میں اسے نہ کرتا ہوں۔" ڈارل ٹین نے کہا۔
 "درمختص مجھے آج شے کا سونچنا۔ سہری صفر و قات۔"
 "ہاں، میں سمجھ سکتی ہوں۔" میڈی نے ہلکا سا خفا سے
 محسوس کیا۔

"اس لڑکے کا نہیں کے بارے میں، میں نہیں داری
 رائے جانا جاتا ہوں۔"
 "اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں لڑکے کی بات پر یقین
 رکھتی ہوں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ واقعی بات
 بسے ہی ہے۔"
 "یقینی نام کی، توں کوئی قسم کرنی ہو؟"
 "نہیں۔"
 "کوئی خاص وجہ، جبکہ مجھے تو کوئی کی رائے مختلف
 ہے۔"

"جناب! ادب سے کہوں گی کہ ایسا رائے دیکھنے
 والوں نے ہم کو تو نہیں کیا۔"
 "مجھ پر ہر دوسرا کچھ ایسے لوگ ہیں اور ان میں وہ
 لوگ بھی شامل ہیں جن کی دودھوں پر تاج تھے ہیں۔ میں
 امید رکھتا ہوں کہ تم وہ وجہ نہ دیکھو گی کہ جو ہمیں لڑکے کے
 بیانات کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دی ہے۔"
 ایک آپس میں گفتگو کے ساتھ 700 مین ڈالر کی
 کار پر یقین کا مالک ہے۔ "درمختص میں؟" ڈارل نے
 احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ "میں سب اعلیٰ کی طرح
 میں میڈی نے وہ دیا۔"

"تک جو نام، اور والد ڈارل میں نے کہا۔ یعنی
 وہ مشکل جباری رکھنا چاہتا تھا۔
 بہر حال کسی نہ کسی طرح میڈی نے اسے کسی حد تک
 مطمئن کر دیا۔ اس نے وہ باتوں پر زور دیا تھا۔ دل ایسا
 ختم۔ (رکس دیکھ) وہ دم بھر بے تحاشی میں باطن کی
 چند تسلیم شدہ باتیں

ڈاکٹر فیلڈ بیکر نے اپنے سے مرہم کے دیکر سے
 کلب میں لگے۔ اس کی پہنائی شے آلود ہو گئی۔ اس نے
 نرس کو کہا کہ ہمیں سب سے آخر میں چھو

عام طور پر ہر مرضی درم میں ٹوٹی ہوئی اٹھیں کہ بہت
 زیادہ اہمیت ہیں اور یہی حال ان میں مرضی کا معاملہ بالکل
 عجیبہ نوعیت کا ہے۔ ڈاکٹر نے اس کے پر اسکر سے ٹیٹ
 کے مطالعے سے جو نتیجہ نکلا تھا، وہ عام واقعات سے مختلف
 تھا۔ انکی عام انداز میں نہیں ٹوٹی تھی۔ ڈاکٹر کو یقین تھا کہ
 مرہم میں مذکور اہمیت کا ذکر ہو ہے۔ شاید اس کا کسی سے
 جھگڑا ہو نہ

ڈاکٹر فیلڈ نے اپنے چہرے کے حشرات کو مارلی اور
 مرہم رکھا جب وہ کھلی، رہنے پر ہر پہلو پر
 "کہہ سکتا ہیں مسٹر فیلڈ؟ میں ڈاکٹر بیکر ہوں۔ میں
 نے نہ راجا چاہتا رہا ہے۔ نہ رے سے ساتھ چارے پھیلے
 ہے اور ساتھ ہی ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "کہہ۔" ڈاکٹر نے
 ہارک نے چند سیکنڈ تک ڈاکٹر کے چہرے کا جائزہ لیا
 پھر وہ کھلی ہاتھ کے سہارے سے دایاں ہاتھ دھو کر
 آگے بڑھا۔

"بہت تکلیف ہے، ڈاکٹر۔"
 "نہیں، جی کہ۔" ڈاکٹر نے اتفاق کیا۔ "میں نے
 اس کے مرہم سے دیکھا تھا کہ وہ نہیں آتا تھا؟"
 "میں گاڑی کے ایک شیک کر رہا تھا۔ اپنا ایک
 جیک، میں کر رہا تھا۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "میں جگت میں تھا۔"
 ڈاکٹر مسکرایا۔ وہی پرانی کہانی، وہ جگت تھا کہ مرہم
 جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے بچے اور اس کے بچے کے
 مطابق یہ اٹھیں قصداً توڑی گئی تھیں، اس نے توڑی
 تھیں؟ کیوں توڑی تھیں؟ بہرحال جو بھی تھا وہ اسے کام
 میں لایا تھا۔

"نہیں راجا تھا وہ مل کے چھے تھی نہ؟" ڈاکٹر نے
 دی سے اس کا ہاتھ ہے، وہ جس پلٹ کر دیکھا
 "یہی ہے" ہارک نے کہا۔ اس کے جسم میں سنا
 آگے اور وہ تکلیف کے رے سے ہاتھ دھو کر دیکھا۔
 ڈاکٹر فیلڈ نے مرہم کی بے گلی محسوس کر لی اور نرس
 سے مسکرایا۔ "تھمرا ہے میں آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔"
 ہارک نے زمین کی سانس کی ٹمرا ڈاکٹر کے اس کے
 سول نے سے چٹکا دیا۔

"میں نے سمجھ رہی تھی کہ اس کی کوشش ہو نہیں گی؟"
 ہارک نے شے کی آواز کی۔ "کوئی اور نہیں وہ
 میں خود ہے۔"
 "مہیا ما پر راجا تھا بچ گیا۔ صرف وہ اٹھیں۔"

ہے؟" سونیکا نے انگڑوں سے کھڑکی کھلی۔ "نہ نے
دعا کی کہ اس کا کچھ ہو سکتا ہے۔" وہ نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔
"ماٹیل نے ایک گہری سانس لی پھر رک رک کر
ہوا "مجھے... کچھ پریشانی ہے... دور... دور... میں نے
ٹپسے میں..." اس نے پی سی ڈی کو JDC کی ویڈیو کے بارے
میں بتایا کہ باقی کیا کچھ نہیں... رات کی تھی... بلکہ وہ رات
تھی۔

سونیکا کے دل میں غم کی ہیرا نہیں۔ "نہارا مطلب ہے
وہ برائیاں ہیہ ہے؟"

"ہاں۔" ماٹیل نے گہری سانس لی۔ "اور مجھے
اسے پکڑنا ہے۔ جبکہ اصل معاملہ راتج طور پر کچھ اور ہی
ہے۔"

"نہارا ہے۔" اوس کی دین معذرت خواہ ہوں۔
میں کیا کیا سوچتی رہی۔" سونیکا نے طبعان محسوس کیا۔ اس
کی آنکھیں دور ہو گئی تھیں۔ "بھی بھی تمام ہے ایک طرح
دکان دیتے ہیں۔" سونیکا نے سکرانے کی کوشش کی۔

"نہارا۔" ماٹیل نے کہا۔ "سیکن یہ دیاں ہے کہ
تاتھیں کو تھیں کی تھیں غما جبکہ یہ چھٹک دیا مانے۔ تھیں
پورے حالات کا علم نہیں ہے۔ دور سال میں تھیں نے سر
ٹھیکووی ہے اتنی کم ٹریٹس۔" ماٹیل نے ایک سال میں تھیں
نے کئی بہت کچھ سکھو ماہے۔" ماٹیل نے کھلی بار برائی کی
جدا کی کا اندازہ دیا کہ وہ سونیکا کی آنکھیں پھر آگئیں۔

اسے وہ کچھ یاد آیا جب سکرانے نے "کرڈاٹ خود
برائی کے بارے میں اندازہ کیا۔" سونیکا نے اپنے شوہر کا چہرہ دیکھا وہ خود سے دھڑک رہا تھا۔

ماٹیل میں بے پناہ اہلسٹ تھا۔ اس کی مستور
رہ چھپائی تھیں۔ تاہم برائی کی زندگی تھا۔ برائی کی رچ
تے، انکس جواں تھا۔

آکٹوبر کا وہ محسوس دن، جب وہ ایک ماگھانی ٹریک
جارے میں جا رہا تھا۔ وہ اس کا پہلے ہیہ تھا لیکن
ماٹیل کے اندر کوئی چیز تھیں ہو گئی تھی۔ وہ اندر اس کی بیوی
دروں پہننے تھے کہ اب وہ پہلے جیسا بھی نہیں دیکھا۔

ماٹیل کی آنکھوں کا تاثر سونیکا کے دھن میں ان
دروں میں کیا دیکھا گیا۔ وہ دن جو برائی کی موت کے
جدا آئے تھے۔ وہ ایک سوچ کو غم میں ڈوبے ہوئے۔
"نہارا ہے۔" کافری دیکھا۔ ماٹیل
بڑا ہوا۔ دوڑا اٹھا دوڑا۔ تھیں غصاں لگ رہا ایک کھٹے
تھیں نہ موش پیٹے رہے۔

مرکز ہوا۔ اس کی آزادی سے قریب تر کر رہا
تھا۔ اس کا مشن اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔ وہ نے
سر سے آغا کرے گا جہاں اس کی کوئی شک نہیں ہو
گی۔ انکل مارک، رکی، پولیس، جج، کوئی اس کی زندگی میں
وہل دینے والا نہیں ہوگا۔

کھڑکیاں بند تھیں۔ اسے ہی قس پر تھا۔ وہ نے پورے
موسیقی نہ رچ اور ہی تھی۔ توہری کچھ تھیں دیکھا سبھی اس
کے خواہش پر چار ہوا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ لگا کر لکھو دی۔
"نہارا۔"

☆☆☆

سونیکا، ٹیکل نے کرڈاٹ دیا تھا اسے اس کی ہوا کہ
اس کا شوہر بہتر نہیں ہے۔ وہ فوراً ہی ہوا ہو گئی۔ ڈیجیٹل
مکھڑی میں رہے تھیں کے بند سے جھلا رہے تھے۔ وہ
کبھی کے میں اٹھ گئی۔ اس کی طاقت کچھ سننے کی کوشش
کر رہی تھی لیکن کھر میں مکھڑی سنا تھا۔ وہ ٹیکل کے بارے
میں کھر مند تھی۔

آج وہ دوسری مرتبہ ایک نایاب ہوا تھا۔ کوئی چیز
اسے اندر سے کھا رہی تھی اور اس نے اپنی پریشانی کو بھی
تک بیوی سے نیل نہیں کیا تھا۔ سونیکا نے غصہ اور غم درووں
محسوس کیا۔ ان کا پناہ بردار نو، وہ کئی ایک حادثے میں اس
جہاں نالی سے چلا گیا تھا۔ سونیکا وہ اس کی غم کو نہ وہ کی
ارہت چھٹے کے لیے تھیں ہو گئے۔

انکس نے اب تک ایک آنسو میں بھیا ہوا تھا۔ وہ ہر قسم
کی مشکل سے تھیں نہ رہا۔ سونیکا کی نوہن تھیں کہ وہ
آج بھی تھیں کھر کریں ایک دوسرے کا نام باتیں۔ تاہم اب
وہ نہ ہو گئی تھی۔ ماٹیل نے کھر مکھڑی کی دیکھا ہوا تھا۔

وہ گاڈ لپٹ کر سہ سے اڑاؤں۔ وہ مہرور پرست
ہوا دی کی صورت میں ماٹیل کی دی کے سر وہ نہ تھی۔ تاہم
وہ تھیں تھا۔ نہ کی بند ہوا تھا۔ سونیکا کھر مند ہو گئی۔ اس نے
خاموش کھر شہر ویر سے سے پکارا۔ "ماٹیل؟" کوئی
جواب نہیں ملا۔

پھر اس نے سامنے پورج میں حرکت محسوس کی اور
وہ زہ کھٹے دیکھا۔ "کنا بات ہے نہ؟" سونیکا اس کے
قریب ہو گئی۔ ماٹیل کی شرف میں وہی تھا۔ ہاتھ میں
ایک جج کا گلاس۔ وہ ایک طرف پہنچ گیا۔

"کچھ نہیں۔" وہ برا۔ "نہارا ہیہ مت ہو۔ مجھے
کچھ سننے نہ لے ہی۔ تھیں آرام کرنا چاہیے۔"
"مجھے تاؤ، آخر نہارا سے اندر کیا چہرہ پک رہی

نصف میل سے زیادہ ڈرائیج کر کے درج تک پہنچ گیا۔
چمچ کی پانچ دنگ کے انتہائی کونے پر اس نے گاڑی
ٹکاری۔ مشین کی سمت آسمان سرخ ہونے لگا تھا۔ ایک در
دن شروع ہونے والا تھا اور وہ اپنی مطلوب مسافت طے نہیں
کر سکا تھا۔ آراڑی میں شاید ابھی کچھ اور دفت باقی تھا۔

کار چھوڑنے وقت اس نے چہ باہ ڈرائیج تک سائز
پر سب کے پیچ ڈال دیں اور دروازہ آگلی سے بند کر کے
ترکٹ میں بیٹھا۔

پہتا پس صحت بعد و پھر "میں روکی ٹریل" پر غنا۔ جو
راج رہے تھے۔ سحرانہ آلودگی۔ درج حرارت 90 ڈگری کی
طرف زحدر باغ۔ جن کے کپڑے پیسے سے بھرا کر جسم سے
چپک گئے تھے۔ کپڑے مار پیٹائی سے پیسے سونے تھے۔

تھیں وہ ان کا محل میں سوانہ۔ چک چک کھدائی کے کڑھے
اور مشینیں نظر آ رہی تھیں۔ تاہم بیشتر جگہاں مکمل تھے

باغیں چھاڑ دیں سے کھل آبا۔ وہ مکان نمبر 4120
سے زیادہ دور نہیں تھا۔ درجہ حرارت اور خوراک کی دکانوں کا
دفت تھا۔ اس کے انگلیوں سے بالوں میں انگلی کی۔ ممکن حد
تک کپڑے صاف کیے۔ گھریلو سٹن کے گرد زور خوف کو
ایک طرف جھکا درختستان سے چشم فدی شروع کر دی۔
باغیں کا درخت نمبر 4120 کی جانب تھا اور اس کی چال
معتدل تھی لیکن سینے میں دل کی دھڑکن میں اضطراب اور
نیزی سوجھ بوجھ

☆ ☆ ☆

"نورانی برس" کے نو سو دس بار گھڑی دیکھی اور
پہلی سوئی چلی کو کوئی غلط بات نہ لی۔ درختیں پانی تھا لیکن
اسے بولنا پڑا، برہم ہوئی تھی گھڑی منج کے چہ بھاگلی تھی۔
"میں جادو ہوں، ویر ہو پائی گی اس نے غصے کو
ربانے کی کوشش کی۔

نہیں، غم ہا سکتے ہو... درجہ نہیں دے کہ میرے
پاس بھی کتنا کام ہے۔" غنی نے سر دھری نے جواب دیا۔
اس کا سارا گھر کے گھرے جوئے سمان کی جانب تھا۔ در
رگ حالی میں اس کی آبادی میں منتقل ہوئے تھے۔
نورانی برس کو پہنا گا اور برف بھس اٹھا کر گہراج کی
جانب چل رہا۔ گھر سے نکلے کے بعد غصہ زکام میں اس کی
کی تاج باز کے پر پڑ گیا۔ "وہ کون ہے؟"

وہ غیر سال کا ایک لڑکا سڑک پار کر رہا تھا، اگرچہ
درہاں میں کچھ نہ ملے تھا لیکن دریا تک ہی اسے سانس
آگئے تھے۔

مونیکا نے، نیگل کا ہاتھ تھام لیا۔ بیٹوں سے رکائیم کا
پانی نیگل کی آنکھوں سے سب کر رہا تھا اور غصہ دلوں پر
رہنے لگا۔ مونیکا نے کن آنکھوں سے رہنما تاہم شفاف پانی
کو صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خود اس کے حلق میں گڑ
لگ چکی تھی۔

اس نے شوہر کے بے محبت کی شدت اس دن سے
رہا وہ محسوس کی محسوس نیگل نے اسے پر دھوکا دیا۔

☆ ☆ ☆

سوا چار کا دفت تھا، باغیں، تیسری برگ اور دھکی بری،
پنسلو انیا کے درمیان کھلے تھے۔ درانگے اسٹیل کی تلاش میں
غنا، چہ بھنے کی ڈرائیج کے بعد وہ حسب توقع بہت دور تک
نہیں سکا تھا۔ اسے نہیں رہا تھا۔ لیو سچ جانا تھا کہ نیگل
نظر باغی ہو چکی ہے۔ درپانی دے سے سارا گیا

اس کا رخ رہا ہی نہ دے کی جانب تھا۔ اسے بھڑک
اور چنانچہ محسوس ہو رہی تھی اور اس کی پٹلی کی انتہا بھی
پریشان کر رہی تھی۔ اس کا راباں پاؤں بھٹکنا کھج کر
اکسٹر بڑھ چکا تھا۔ بہت دیر سے اسی حالت میں رہے
کی وجہ سے اس کی پٹلی کا پتھر اڑ گیا تھا۔

سائن پرورد کی مدد سے اسے اعذار ہوا کہ "مطل روکی
ٹرین" "تھریلی کینی" ہانے دے سے ہٹ کر گزریں سڑک
کے فریب، سینے مکان، کر فرورخت کر رہی تھی۔ ارزاں
فیت کے مکان دے پر دھجک کے فریب اور چل سڑکوں
پر چکر رہا تھا۔

باغیں کو ایک مکان کے گیت میں نہیں بٹے ہوئے چند
جل پھنڈے کھائی رہے۔ وہ سوج میں پڑ گئی کسی اور مکان کے
گیت پر سے بیڑ غل نظر نہیں آتے تھے۔

حم صلیس ہو۔" سے اسے خود کو مبارک باد ملی، یہی
مکان اس کی عادی ہلاک ہے۔ اس نے سوچا۔ آس پاس
سنا تھا۔ حد تک راج غور پر بنا تھا۔ باغ کے
نمار نے کے مطابق کم مسکات آباد تھے۔

اس نے اپنے نفع کو در مکان کا جائزہ لیتا شروع
کیا مکان کا نمبر 4120 تھا۔ محض 420 گلی ہوتا تھا جس کو
کیا فرنی پڑا۔ اس نے ایک کرگیمراج کا جائزہ لیا تو اندر
ایک ہڈا کار کھڑی تھی پھر اس نے گھوم پھر کر نیم تاریک
کھڑکی میں بھاگا۔

تھیں نیلا وہیں اپنی کار کی جانب آگیا۔ سب سے
پیدا کام کر گھڑی نے لگائے کا تھا۔ سڑک کے دلی سرے پر
ایک چمچ کی موج کی اس کے خنہ، درواشت میں غلطی

نوزی نے لڑکے کے چہرے میں غصہ، غامضی، محسوس کی۔ وہ بھرے سے ہون کا ایک خوش شکل لڑکا تھا۔ بال سنہری تھے۔ اس کی چوٹی پر عمامہ کی کیلین نوزی نے ہلکی سی ہے جتنی محسوس کی۔ وہ اڑھن پڑوس کے بچوں میں سے نہیں تھا۔

جس ناخن کی نغیر کا پر پڑی نواصطاری طہر پر پھند خیال جو زمین میں چکا وہ بواگ جانے کا وہاں سے ہٹسکل، اعصاب پر قابو پا ہمارہ سائنہ پانی سے فوم بڑھا تا رہا۔ تاہم اس نے مکان نمبر 4120 کی جانب سے رخ پھیرا تھا

نوزی کی شیوی (شیورسٹ) ناخن کے قریب پہنچ کر فہرے آہستہ ہوئی ناخن نے ٹانگیں سے مسکرا کر ہاتھ پائی جو اب نوزی کو بھی ہاتھ لہراتا پڑا۔ لڑکا ہارل تھا۔ نوزی کوئی غیر معمولی بات تو نہ نہیں کر سکا۔ سوائے اس کے کہ ایک ٹھکانہ لڑکا میج سی میج کھرکی کی جانب درال دواں تھا نوزی نے شیوی کی رفتار بڑھا لی۔ اس کے خیال سے کار حاردا اپنے کام کی جانب مڑ گیا۔ نوزی نے ایک پادھی عیبی شیشے میں بھیجی جھونکا۔

شیوی کی رفتار بڑھنے سے ناخن نے رخ بدلا اور چمک مائلے میں گھس گیا۔ اس سفر رڑنے کی ممانت نہیں کی تھی۔ جہاز سمیت لڑکی آڈس دو ایک درخت سے ٹک لگا کر جھینک گیا۔

”نم نے جھٹ کی۔“ میں نے خود سے کہا۔ ”منوسن مکلی جگہ پر نہیں جاتا ہے۔“ اگر وہ تری پتیاں لہتا پھر ”اسے خود پر فیس ہو۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے میں وہ کئی عطوں کر چکا تھا اور صرف فیس کے سہارے گئے۔“ دربا غدا۔ اسے لگا کہ وہ دلدل میں پھنس گیا ہے۔ ٹکٹے کی کتنی کوشش کرتا ہے۔“ حوجہ گھبراہٹ میں پٹا جاتا ہے۔ ”گئے کیا ہوئے دلا سے۔ اس کا رخ لٹاف ہونے لگا۔“

نوزی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ اس نے صحت نیچ کی۔ وہ ایک اور جرم کرنے جا رہا تھا۔ پانچ گھنٹے کے بعد 200 گز کا فاصلہ ٹھیک اور دھانے کی کھرکی کے درمیان مکان نمبر 4120 میں داخل ہو گیا۔ چند منٹ بعد وہ راکٹ کی جیسے باطن بندرم میں گہری بندس رہا تھا۔

غاسکس پر فوطیہ غار کی بھی۔ نوزی نے حرف ”لی“ سے رنج و پربت کر کے اس نے ناش مائل کی تھی۔ اسے

سرے سے وہاں جانا تھا نہیں چاہیے تھے۔ ”جنگل سے ملاقات میں چوتھنے باں درگھے سننے روہی میں کو نہیں تھا کاس کے کبر سڑکا زلف آہستہ آہستہ سر پر ہے۔“

فی الحال اس کی نوزی مارک کی کے مکان پر لگی ہوئی تھی۔ جہاں وہ کچھ نہ سمجھے پر ایک مہم کی کار میں سوار تھا مارک کا نوکر دیگر معلومات کے ساتھ مسکے سے فراہم کیا تھا۔ ”جنگل اور مسکے اس رفت سے ذی مسنر گے ہوئے تھے۔“

پرانے مالز کی سرخ رنگ کی گاڑی سڑک پر سوار ہوئی تو فہم میں سیدھ ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں سوجھو پرچہ اور نوٹوں پر نظر درزائی۔ پھر سرخ گاڑی کی جانب نگاہ کی جو مارک کی کار ہائش مارکی طرف جا رہی تھی۔ خوشی سرخ گاڑی گہراج میں داخل ہوئی، فہم میں گاڑی سے ”مڑ گیا۔“ اس نے جھلک کے انداز میں سڑک پار کی۔ مارک، گالوئی سے مڑ کر گھر کے داخلی دروازے کے قریب پہنچی فہم غاسکس نے اسے آگیا۔

”مسٹر مارک کی؟“

مارک چونکا لیکن رکنے کے بجائے دروازے کی جانب بڑھیاں ملے کرنے لگا۔ تاہم غاسکس اس کی سوارانی طرف آت پہنچا۔

”مہم کی مارک کی تو؟“ غاسکس نے کی آواز میں پوچھا ”ہاں، کیا مسئلہ ہے؟“ مارک دگ گیا پھر غاسکس کے لباس کو پچھن کر پٹھا گیا۔

”گھماں بھاگے ہو رہے ہو؟“

”یہ گھر ہے میرا۔“

”حاجا ہوں۔“ مارک کے زدنل نے فہم کو کھٹک میں جھکا کر کہا۔ ”نم رت کھر گیاں سنے؟“

”میں اپنا سارا میں تھا۔“ مارک نے ہاتھ کی بیڈنچ کو نمایاں کیا۔ ”گاڑی کے بڑیک ٹھیک کرنے ہوئے معمولی گز بڑاؤ کی بھی جبکہ سب ہو گیا۔“

”تھیں مہم کے کہ سہارا نہیں تھا جس کیلئے“ بچہ کیلئے ”سے فرار ہو گیا ہے؟“

”نہی، مہم سے مہم میں ہے۔ نم کیا کچھ دے ہو کہ میں نے اس کے سہارا چھوڑا کہ؟“ مارک نے ”ایہ جہاں اب رہا۔“ فہم راخیال ہے کہ مجھے اس رخ پر سوچ چاہیے۔“ غاسکس نے بھی براہ سول کیا۔

”تھیں کھسرا فہم درجہ سے غرت کر تاہو۔“

”در نم؟“ فہم مسکے۔ مارک کی مات کاٹ دنی۔ ”میں بھی اس کی سچ جگہ رہی تھی۔ مہم کی جہاں

اپنی خیال نہ کر رہا ہوں آپ صرف اپنا بندش میں رہا کریں؟
ڈاکٹر کی چٹائی پر پڑ سوچا غلطیوں سمندر ہو گئیں۔
"وے۔"

حق اس نے دیکھ لی ہوئی ماضی تہ درج کی۔ میں سمجھا
ہوں کہ ڈاکہ ہاتھ کے بادے میں صحت میں رہا ہے۔
صحت کچھ ہچانے کے لیے بول جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ اس
نے نکل دیا ہے۔ جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے اس نے گاڑی
داخل و خارج کر دیا۔ ڈاکٹر کیا میرا خیال ٹھیک ہے؟
حق اس نے پڑ پڑ نظر دیا۔ ڈاکٹر نے کوئی دیکھا۔
ڈاکٹر نے شہت میں سرگرمی دینی اور دیکھا ہو گیا۔

"حق کچھ نہیں ہوا۔ بہت بہت شکر۔" حق اس نے ہاتھ
دیا۔ وہ پڑ جوش نظر دیا تھا۔ بالآخر اس نے کچھ نہ کچھ
کا دوڑ کی ڈال دی دی گئی۔ جو بظاہر معمولی لگ دی تھی لیکن
حاصل افزا تھی۔ اب وہ بائبل کو بیس کرنے کے لیے سفر
چاریشن میں تھا۔



حق اس نے فلی کے شانہ و گھر تک پہنچنے والا پسوا کھینچ
کندہ۔ بائبل خود تھا۔ اس کی بھئی کا دعائے تھی۔ اسے دیا
معاویٰ وہ بچل کی سیلا سنہ دین بھی دکھائی دی۔

فرشتہ ڈوڈ پر۔ بائبل نے ایک ساسا پیر دیکھا۔ یہ
وہی افسر تھا جو اسے ڈی سنٹر میں بھی ملا تھا۔

"مگر آفریوں، تفسیر و شر۔" بائبل نے کہا۔

پروڈر نے جواب دے کر بائبل کے بے دست بنایا۔

نکل۔ یہ بھلی کی برکھری کاں کے ڈنڈل میں رہا۔ جیم بڑھتا
حاجہ باغیا جس کی واحد وجہ بھی کہ وہ خبر عام ہو گئی تھی کہ
باغیہ نے وہاں قیام کیا تھا۔ ظہر۔ فلی وہاں سے بہت دور
ڈیڑی روٹ گئے ہوئے تھے۔

"تم کیسے پہنچ ہو کر انھیں یہاں؟"

جواب میں پہلے پروڈر نے، بائبل کو دو واٹر، دم کماں
جہاں انھیں کے خون آدھ کپڑے سے سو جودھے۔ پھر، نکل کو
پرفٹ کہ کہ انھیں کہاں سے بندہ ملی مکان میں داخل ہوا۔
نکل کیا اور کپڑے بدلے۔ دفتر بھر میں سوچو خود رولی
اطلا استدال کیں۔ فلی دی دیکھ۔ نوں اسٹور کپڑا اور کھنکھن
کی سی ایچ ڈیو کے نکل کہو۔ جانے جانے وہ ایک دن بھی
پھر ڈھکرا۔

باغیہ نے دفتر و شر سے لے کر دیکھا
"وے" کا صوب سے شریف اور منڈب نصیب

پہت گئی تھی۔ "ڈاکہ نے بے حرکت کیا۔
"کماں نہ دانا کماں ہوں؟"

"میرا خیال ہے نہیں۔ میر مطلب ہے کہ وزارت
کے غیر نہیں۔" ڈاکہ نے صاف انکار کر دیا۔

حق اس غیر متوجہ جواب پر حیرت ہوئی

"ٹھیک ہے۔" حق اس نے ہاتھ اٹھا کر پیٹائی اغواء
کی۔ ڈاکہ اور دو کھول کر اندر داخل ہو گیا

"مسٹر ڈاکہ! آج تک حق اس نے پلا
"اب کیا بات ہے؟" وہ کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔

"کاؤنٹی وار۔" وہ کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔
"ڈاکہ کا دیکھ بدلا۔" گاڑی کے نیچے۔ "ڈاکہ

میرا بار بار دو دروازہ بند کر دیا۔

ڈاکہ دم والی قابل فرست ہو۔ "حق اس نے شہر تک
برا کھیاں بچانے ہوئے سوچ رہا تھا۔ یہ بندہ اسے کسی رخ
سے ٹھیک نہیں جانتا تھا۔ حق اس کی بات پر ہلک گیا تھا۔ نیز
دوڑنے کے سوال پر بھی نہیں دیکھا تھا۔ حق اس نے فلی
خاکہ ڈاکہ کچھ نہ کچھ پچھا دیا ہے لیکن کیا؟ اسے کیا کرنا
چاہیے اس نے گھڑی دیکھی۔ بائبل کے ساتھ منگ میں
بھی وقت تھا۔ حق اس نے کچھ سوچنے ہوئے گاؤں اسپتال
کا رخ کیا۔

اسپتال پہنچ کر اس نے امبر بھٹی کو پاؤنٹ کے
دوڑے میں معلوم کیا۔ نرانا ڈاکہ پر اسٹنٹ کو اس نے

ڈاکہ کا نوٹ دیکھا اور ہاتھ کے دھم اور ڈر ہٹ کے اسے

میں سوال جواب کیے۔ اسے ماہی کا ساسا چھٹی کر پرا۔

جلد ہی وہ ڈاکٹر نے بیکریک پہنچ گیا

ڈاکٹر کسی دینی کھل ڈی کے ساتھ مصروف تھا۔ تمام
جلد ہی وہ حق اس کے ساتھ ایک خالی کمرے میں آگیا

"ہاں بھٹی پولو کو محالہ ہے؟"

"ڈاکٹر تھو؟ حق اس نے اسے ڈاکہ کی نام کے
مراسی کے ہاتھ کا پائٹ کیا تھا؟" حق اس نے سوال کیا

"کب مسئلہ ہو گیا؟" ڈاکٹر نے استفسار کیا۔

"اس نے تاپا ڈاکہ کو اس کا ہاتھ گاڑی کے نیچے آگیا تھا؟
"اس سے کہی نہ آتا تھا۔" ڈاکٹر نے تصدیق کی۔ پھر

کچھ دھنک کے ساتھ بولا۔ "لیکن امبر میں مصیبت میں نہیں
نہ مل گیا کہ کچھ قانونی دیکھیں ہیں۔ تم سمجھتے ہو۔"

"ڈاکٹر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" حق اس کی آواز
میں ماہی اور پریشان تھی۔ "لیکن میرا کمرہ بڑا پرلگ گیا
ہے۔ میں میری آئی سے مدد کر رہی۔ آپ کچھ نہ نہ نہیں دیکھیں

ہے اور مشن دلوں کے لیے بھی، "ڈبزی کو اسٹارڈ ملاقات کر لائیں
نمبر چودہ سر... ہاتھ موجود ہے۔ شو کا نصف سٹارڈ ہی تھا۔
ڈبزی نے قصور میں دبا اور بولی، "ہاتھ دیکھا تم
نہن پر ہو؟"

"نہن، ہم۔" جواب دیا۔
"میں کسے مارنگ شو سٹارڈ؟ تم سر معصن کے لیے
بک اسٹارڈ بن گئے ہو۔"
"نہیں، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نہیں سن سکا۔
میں سو رہا تھا۔"

"درد ڈیز دیکھتے تھے نہں، ہوتی۔ اسٹارڈ کپڑے
دھونے کے بعد تم تھک گئے ہو گے۔" ڈبزی نے کہا۔
"ہاں؟" اس کا منہ کھل گیا۔ ڈبزی کو کیسے پتا چلا؟
دو سوچ رہا تھا۔

"مطلب جھپیں پر میں کا نفرنس کا بھی علم نہیں ہوا؟"
"کبھی پر میں کا نفرنس؟ دو کوہاہت کر رہی ہے؟ ہاتھ
کا ڈائن گیری سے کام کر رہا تھا۔ دو چپ تھا۔ اسے کچھ سمجھ
تھا نہیں۔"

"نہیں، ہم۔"
"شاہ جھپیں میں معلوم کر رہا ہے، ہمیں مزاجی گھر
دلایا آگئے ہیں۔ در ان کی کچھ اسٹارڈ گھر میں موجود نہیں
ہیں۔ جیسے اس کی ایام ڈیوکار... در ان کو شہار چھوڑا ہوا
رہنہ بھی لگ رہا ہے۔" ڈبزی نے نرم اور محکا انداز میں
ہاتھ کو بتایا۔ وہ باقی بھی کہ ان کت لوگ سن رہے ہیں،
جن میں شام کے ساتھ جھپیا کچھ خواہ بھی شامل ہیں۔

ہاتھ کی دھڑکیں تیز ہوئیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے
تھا اسے تو یہ نہیں بھی گھر کے مالک انہی چل دی واپس
جا چکا۔ گھر اور بات بچل چلے گی۔ اس کا مطلب یہ کہ وہ
پیس سے ہٹ چکے تھے آگے سے وہ لوگ بہت جلد سب
سے پہلے ب۔ ہم ڈیوکار بچیں گے پھر اسے پکڑیں گے۔
ابھی بات یہ تھی کہ لوگ ڈیوکار میں چھ جھپیں چلے ہیں
اور اس نے چھ کت کت چلے ہیں، جہاں گاڑی چھوڑی تھی وہ
جگہ سوک سے نظر نہیں تھی۔ اس نے گاڑی اسٹارڈ ضرور کی
تھی۔ چھوڑی نہیں تھی، اس سرکار ڈیوکار کرنے کے لیے اس نے
چاہا۔ چھوڑ دی تھی۔ اسے چھ گھنٹے اور چاہیے تھے۔
بہت سے سال اس کے ڈیوکار میں رہا تھا۔
"ہاتھ، کہیں ہو؟" ڈبزی کی پیشی آواز نے سے
نہات کے جھارے باہر نکال دیا۔

رون۔ "دو شوئے نہر دیکھ۔
ہاتھ نے رقد پڑھ کر پور شو کو دیکھا۔ "نہن کیوں
ہے؟" دو شوئے نے کھلے ہونے مرکزی دروازے سے بیرونی
منگھ کی جانب اشارہ کیا۔
ہاتھ نے دیکھا کہ باہر دو دروازے کی گاڑیاں بیچ
پچکی تھیں۔ سبھی بھی موجود تھے، دو چھوڑی جا چکی تھیں کا نفرنس
گلی چھوڑی تھی۔ مٹی کے چار فرد تھے۔ سبھی، بڑی دروازے
پچھے۔ کسے اور ہاتھ ہوا اس کی گڑب گڑ سے تھے
"نہن، سوچ باندھ آ رہا ہے شہ۔ حاصل کرنے کا"
ہاتھ نے گھڑی سانس لی۔

☆☆☆

نی پناہ گاہ، نہن کی گڑب گڑ میں گاؤ کے علاقے میں بہت
چھوٹی تھی۔ ہاتھ دیکھنے سے پہلے، ہر سے پر دھتک دیکھ
چکا تھا۔ ہم دیکھ، ایک ہی سائز کے تھے
ہاتھ ٹکس کر کے کے بعد ہونے پر لڑائی دی دیکھ
رہا تھا۔ دن چڑھ چکا تھا۔ گبار دیکھنے والے تھے اس نے
نی دی بند کی اور دن پخت مکان کا چکر لپکا شہر دیکھا۔
اندرونی سبزیوں سے ہوتا ہوا وہ دیکھا، مائی منزل پر۔ کچھ
دیر بعد دو خواب گاؤ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں نہر دیکھ
نہیں تھا ڈر ہر کو کھلا لے ہوئے اس نے نہر کی دروازہ کھولی
تو پتہ چلا۔ وہاں ملے اور یہ درگ ڈالک ڈیوکار اور
پڑا تھا۔ ساتھ میں کوئی ایک ڈیوکار بھی تھا۔

ہاتھ کوئی دی پر درگام نہیں (ICOPS)۔ ڈیوکار
وہ بڑے شوئے سے دیکھا تھا۔ اس نے رجو اور اٹھایا۔ اس
دفتہ دو خود کو ایک پوئیس دار سمجھ رہا تھا۔ اس نے دیکھ کر
سٹنڈر میں چار گواہاں موجود تھیں۔ دو کچھ درگام کی دی
پر درگام کے مرکزی گھر داروں کی طرح ایکٹنگ کرتا رہا۔ پھر
اس نے ہتھار بھی سمت پتلون میں اٹھایا۔ کچھ دیر بعد وہ
ایک بار پھر گراؤ ڈیوکار پر تھا۔ اس کا درجہ خالی تھا۔ مٹا اس
کی مٹاؤ مٹی فون پر رکھ گئی۔ کچھ سوچ کر ہاتھ نے فون
اٹھا باہر کھینچ لے گا۔

☆☆☆

ڈبزی کے ہاتھ کی فعد و مزمن چوری تھی۔ ام
باب۔ مٹی کو لوگ ہاتھ کے مارے ہیں لکھتے تھے اور
معدہ نہ سوچ رہے تھے۔ اس دفنہ دو کوئیں بھی فعد کی
کال انڈ کر رہی تھی۔ فعدوں ہاتھ کے فعد کے مارے
میں اپنے خدشات کا اظہار کر رہی تھی۔
"ہاتھ، کوئیں ایک مٹ دیکھ۔ نہر دیکھ۔ ہر سر پر اٹھ

انداز دیکھا ہوا کہ مجھے انتہائی پریشان کن صورت حال کا سامنا ہے۔

"مجھے امید ہے کہ آپ میری دولت اور بھائی پر شک نہیں کریں گے۔ پلیز چند روز پکس کو اطلاع نہیں کیجے گا۔ میں یہاں دوپہر ہوں، مجھے اپنا مسئلہ حل کرنے میں چند روز لگیں گے۔"

آپ کا دوست
"جیسن بلی"

کینڈا نے مقدمہ پڑھ کر سرائیڈ بانو کیسز اور آپ میں چلا گیا۔ اسٹریٹ پر صرف کینڈا کا جھوٹا نظر آ رہا تھا۔ کسرا دوبارہ دروازے پر گئے۔ انہیں سوالات کی پوجا دے کر کینڈا کو اپنے طبقے میں لایا۔

وہ سب کو حجاب دینے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ باز فرمائی اخبار کے ایک سہائی نے مشکل سوال کا تیرپچھا اور بے آخری تیرھا۔

"تاہم جو رخ لکھ کر گیا ہے۔ اس میں اس نے دروغ سنی کی جگہ کب تک چھوڑنے پر جس کو بے خبر رکھیں۔ لیکن آپ نے اس کے خلاف عمل کیا۔ کیا محسوس ہوا؟" کینڈا کے پیچھے پرستی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے اداریہ نظر سے کھڑے شوہر پر ڈال دیا۔ لیکن ٹکسٹ میں اور کچھ ہوا تھا۔ وہ اپنے تھکے خستہ جسم کی کھانسی کر رہا تھا۔

پوچھنے پر چند روزہ ڈانڈہ حکم میں منتقل کر دئے تھے۔ "اچھا سوال کیا ہے۔" وہ شکار کرنے کے لیے تیار تھا۔

☆ ☆ ☆

انگلینڈ میں ٹکسٹ فیس کے گھر سے روانہ ہوا تھا۔ کاروبار ہاؤس نے نیورٹاک 990 روپے کر دیا تھا۔ انگلینڈ کے دل کی گہرائی میں ٹکسٹ ایک راز تھی جو کہہ رہی تھی کہ... "تاہم کوئل چاہا ہے۔ اس کے شوک و شہادت میں دفعتاً مکمل طور پر دروازے سے جب دروازہ ہٹ کر بے ڈی سنٹر میں "سولی" کا انداز کو کر رہے تھے۔ سولی اور لاکھا، جس کا کراسنٹر میں تھیں کے کمرے سے جھکی تھیں۔

"سولی" کو، "بلیز" درمیانے پریشانی کے شکل گتھو پر آباد کیا تھا۔ لاکھا کو جیسے کوئی گناہ کیا تھا۔ وہ چند روزہ سال کا سیاہ رنگت کا حامل اور اپنی عمر سے دیکھنے میں بڑا مدم ہوتا تھا۔ "کھوسو سولی" انگلینڈ کے لڑکے کو سمجھا۔ "کے شاہ" نہیں نہ کر دیا لیکن تھیں کے سولی منہ دیا ہے کہ ہم سن لگ

"نہیں سم" اس نے بات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا

☆ ☆ ☆

پوچھنے کے حکم کو صاف کرتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر لے کر پکس کا ٹرنس، دیکھ رہا تھا۔

میں اپنی انہیں کی سببیت اور نجی، پوچھنے کے لیے تکلیف دہ تھی۔ بہر حال ڈور کا سرا سے لے لیا تھا۔ اسے رپا دے رہا تھا۔ وہ دن میں تانہن کی کہانی کا ایڈ کر رہا تھا۔ تصویریں دیکھنے کے مضمون، پوچھنے کا "ڈی ایڈ" تھی تھا۔

میں یا کاجوئی پہا جس برقی رفتار سے گھوم رہا تھا، ناچنے میں، ڈکوں، جلی جو کچھ بتا رہی تھی۔ وہ سب کچھ تانہن کے آج کو سبیت رنگ دے رہا تھا۔ جلی کے بیان کے مطابق کچھ لوگوں اور کار کے علاوہ کوئی چیز غائب نہیں ہوئی تھی۔ تانہن نے فرنیچ سے نین صد پر اکھائے تھے۔ ان کاوش روم، دن اور اسٹریڈ اسٹائل کی تھا۔ کوئی ٹکسٹ کر رہے تھے۔ یہ لائیو تھو۔ وہ لوگ بتا دے تھے کہ تانہن نے اپنے لباس کے علاوہ دن لوگوں کی جو چیزیں نوٹ اور کچھ لوگوں سمیت اسٹائل کی تھی، وہ سب اس نے دھوکہ دے دیے تھے۔ جی کہ اسٹائل شدہ ہر کوئی اصل صاحب میں کر کے کہا تھا۔

ٹی وی پر سرنٹلس یعنی کینڈا، تانہن کا جھوٹا ہوا رخ پڑھ رہی تھی۔

"ایز سرنٹلس سرنٹلس ایڈ کنڈ؟"

مجھے امید ہے کہ میں ٹکسٹ ام کہہ رہا ہوں، میں سرنٹلس غرہ ہوں کہ مجھے غیر قانونی طریقے سے آپ کے گھر میں داخل ہوا پڑا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو، دن کوئی نقصان ہو۔ میں نے کھڑکی کے کونے سے ٹیبلٹ بھی بند دے دیں۔ میں بڑا ہو کر آپ کا نقصان ضرور چھوڑا کر دے گا۔ آپ کا گھر بہت خوب صورت ہے اور میں نے اپنا بیٹریں لی وی رنڈ کی میں پہلے بھی ٹکسٹ دیکھا۔ جیڑا اپنے بیٹے کو بتا ہے کہ مجھے مجبوراً اس کے کچھ کپڑے سے بننے پڑے میں شرمندہ ہوں اور شکر گرا رہی۔ میں نے آپ کے کونے اور کچھ کپڑے دھوکہ دے دیے۔

"کار کے بارے میں آپ فکری پریشانی محسوس نہ کریں۔ میں بہت اہم کاروں کا اور جلد آپ کو بتا دوں گا کہ کار کہاں کھڑی ہے۔ مجھ سے کچھ حد کام دے گئے ہیں، لیکن بہت سب دیا جس میں آپ کو پکس سمجھ رہی ہے۔ آپ سے

”جنگ چاہیے، اگر ہم ایسا نہ کر سکتے تو، مارا جائے گا۔“
 ”کیسے؟“ ”فرم کیوں اس کو، وہ چاہتے ہیں؟“ لڑکا
 اچانک بول پڑا تھا۔

”نہیں، تم خود سمجھ رہے ہو۔“ مانگیل کی دھڑکن میں
 اضافہ ہو گیا۔ ”پہلے اس کا سامنا کریں، پھر اس کے ساتھ
 سے۔ اس کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔“ مانگیل
 نے ذرا خوف کھا کر بول دیا۔ ”شاید وہ کیپٹن (مفتول) کے
 دوست اور بہن ہیں۔ اسے کوئی مشغل ہو اور بدلے کے چکر
 میں انہیں کو مار ڈالے۔۔۔ یا انہیں بدگمان بنائے اور انہیں
 کے ساتھ مارا جائے۔ اگر ہم پہلے اس تک پہنچ گئے تو
 کے بچنے کے سوا امکان نہیں ہے۔“

”لیکن اگر میں خاموش رہوں تو انہیں کے لیے
 ربا دے دیں گے۔“ لڑکے نے گودھ جرح کی۔
 ”مانگیل، یاد رکھو، یہ سب کچھ میں سمجھتا رہا۔ اتنا تو
 واضح ہو گیا تھا کہ انہیں چاہنا کہ انہیں کسی کے ہاتھ آئے۔
 یعنی لڑکا بھی وہی چاہتا ہے۔ جو درہ، نگل کے دل میں خفا کیوں
 موبل کیوں سوچ رہا تھا؟“

”رنگ کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ سیکر نے
 سوال کیا۔ ”میں نے سنا ہے کہ وہ رانا آ دی تھا۔“
 لڑکے کی آنکھیں مچھلنے لگیں۔ ”خفائی کی جگہ سہار
 فزرت کے تاثرات میں ہے۔“

”اس کو بے پناہ مراد چاہیے تھا۔“ لڑکے نے جھجکا، لا۔
 ”وہ کہیں؟“ ”سیکر نے پوچھا۔
 ”مگر تم نے سنا ہے کہ وہ رانا آ دی تھا تو پھر یہ سوال
 کرنے کی ضرورت کیسے ہے۔“ ”موبل سے جواب دے
 کر سہار سے سنا تھا۔“ مانگیل اور سیکر اندر ہی اندر
 دنگ رہ گئے۔ ”نئے کا دفتر ظاہر نہیں ہو گیا۔“

”شکر ہو تو۔“ ”سیکر سست روی سے کرتی سے اٹھا۔
 اس نے مانگیل کی آنکھ کا اندازہ کر لیا تھا۔ ”نئے امید ہے کہ
 مہاراجے جھاد فزرت سے گا۔“ ”سیکر نے کہہ کر ہل پڑا۔
 دونوں دوست دامنوں کے لیے تیار تھے۔ ”نگل کا ہاتھ
 درد نہ سہی، مہاراجہ کا لڑکے کی آواز پر وہ زلزلہ رک گئے۔“

”ہاں نہیں (COPS)۔“ ”دو گولہ۔“ ”رنگی، مانگیل کے
 جیسے جا۔ وجہ مجھے نہیں معلوم۔“ اچھا ہوا۔ ”مانگیل میرا ست فٹل
 گہرا۔۔۔ وہ راجا تھا۔“
 ”سیکر نے زنی۔“ ”مانگیل نے مرکز دیکھ۔“ ”مگر تم اس
 کسی نہ کہہ رہے ہو۔“

”میں نے کچھ بھی نہیں کہا۔“ لڑکا مدہ پھر کر بولتا۔

گہرا۔ دوسرا ہر کچھ کے گاہیہ فریغ فغصوں تھی۔ ہتھکڑیاں
 تھکوا رہی تھیں اور غیر معمولی تھیں۔۔۔ مانگیل اور سیکر وہاں
 سے نکل آئے۔

”مانگیل، سحر کی دنیا سے باہر آ گیا۔ دو ڈراما کر کے
 ہوئے بے چینی میں عرصہ کر رہا تھا۔ اسے پہلے خفا میں سے
 ملتا تھا۔ کرتا تھا۔ خفا میں نے زبیری سے آواز بڑباز کر
 کے، ”مانگیل، کوہ سحر ہر گز ہمارا۔ اس نے گھڑیاں دیکھی
 مانگیل باب کیا تھا کہ وہ انکلی نہیں ہے بلکہ سحر ہی سیت
 ان جگہ لوگ۔ خفا میں کے طرف دھرے۔ جن میں خور اس
 کے بعد دوسریاں سرنہرست آ گئی تھیں۔ ایک ڈراما اور
 دوسرا JDCI کا ڈراما۔“

”وہ بڑی اپنے دل کی آواز کو زور دیا نہیں دے سکی تھی۔ یہی
 حال مانگیل کا تھا۔ وہ اپنے فرض سے بڑھ کر تیار نہ دے نہ رہا۔
 وہ اپنی بیوی اور بھتیجی سے بڑی خیالات شکر کر سکتا تھا۔“

جب بات سے بہت کر، کڑی کڑی جھڑک کر خفا کی بنیاد
 پر اس نے جو خفا بنائی تھی، اس خفا کے سوا ہر کچھ گوشوں پر
 اس کا رہا نہیں ہو سکتا تھا۔ ”خفا میں رہنے سے“ ”مردار“ کے خاتون
 میں فٹ نہیں ہو رہا تھا۔ اسے ”نگل“ کا ہاتھ تھا۔ ”نگل“ بھی
 اپنی دماغ میں مادانی طور پر ہوئی۔ ”خفا کو عوام کے لیے
 سحر فرما رہا ہے۔ کے لیے بیڑی سرور کو کشش کر رہا تھا۔“

”وہ سب سحر کا حاصل کرنے کے لیے اپنی سحر کو کششوں
 میں مصروف تھا۔ مانگیل اور ڈراما کے لیے طور پر بہنوں
 کے کرائم میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ ڈراما کا مانگیل
 اثر دو ABC نیت درک کے پروگرام۔ ”نگل مارنگ
 اس کا۔۔۔“ ”نگل کوئی سی میں لی رہی ہے لائیے آؤں انہیں
 خفا اٹھ رہی تھی۔ کی بات بھی کر اسے لی سی نیت درک
 والوں نے بیڑی ڈیپلک انارکلی کو بھی دھڑک کر رکھا تھا۔“

”مانگیل ایک انداز کے جزئیات پہنچ چکی تھیں۔ اثر دو
 میں ڈراما اور جھڑک کا مفاد اس وقت تک کر رہے آتا تھا۔
 اثر دو ایک لہجہ نے لہجہ خفا میں کی شہرت تھک کر تھی۔
 تھک لہجہ کے برجستہ اور پیستے ہونے سے حالات نے بیڑی
 کو بڑھلا دیا تھا۔ رتی جی کمرے ڈراما سے پوری کر دی

”مانگیل کا ذہن میں چڑھا تھا۔ تاہم وہ ابھی تک سحر کا کلید
 حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔ جس کی بنیاد پر وہ کل کر خفا درک کر کے
 کہ۔“ ”خفا میں“ کے کہہ پر وہ دھڑکتا تھا۔ کیا گیم کچھ چارہ
 ہے اور اصل کھانا زنی کو ہے؟“

اس کے ذہن میں وہ فریاد بڑھ رہی تھی۔ ”وہ۔۔۔
 میں سے ایک دہرہ تھا۔ یعنی خفا کا چھوڑ کر ایک نیا۔ دوسرا

تھیں اس دن میں بیس مہ۔ جی دن کی بیس مہ۔
نام ڈرا ہے، فاس آدائیوں، مسٹر ارکنہ اپنے نظر
اور چہ بے بی کے کھیل کی مٹکی اور آخری تعذبت یہ بھی کہ
پولیس نے سپرہل ناٹھن کو گرفت میں لے لیا تھا ہے۔

☆☆☆

دو لورڈ نے یہ باتیں غور کو نسبتاً محفوظ خیال کر رہا تھا۔
دوسری طرف وہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کے جوائن کی
نہرست طویل ہوتی، نہری بھی، لیکن میں سرحد در کر کے
کے پڑا کھج جازس کا نوٹکس فیمل کے کپڑوں کی طرح یہ
جھپٹا بھی، اصل مالک کو ادائیگی کروں گا، اس نے سوچا۔
لیکن وہ راجا لورڈ کا کرے گا کتنا؟ اور خود سے سوال
جو ب کر رہا تھا۔ کسی نے مجھے مارنے کی کوشش کی تو میں یہ
جھپٹا رہا تھا، کروں گا۔ لو کیا میں مسند قلم بن جاؤں گا؟
لیکن اگر راجا ایسا سو کہ لورڈ رہنا اپنے تھوڑو کو تھپے گا۔
یہ لورڈ الی سم کی شرمندہ سوگی۔

ناٹھن کا وارن سٹیوٹ پر نہ تھا۔ اس نے یہ بیان سو
کر دیا ہے آئی کر دیا مختلف شہزادہ شہنشاہ چپکے خبروں
میں سب سے اوپر ناٹھن اسٹوری ہی چل رہی تھی

اس نے رڈ پونڈ کر کے نہری آ کر کر رہا ہوا
خبریں میں یہ دھم۔ نگار اسکرین پر بھی لیکن وہ بکن بکن رہا تھا۔
اچانک نہری نے اس کی وضاحت کی۔

نصو بری خبریں جو کہہ رہی تھیں، ناٹھن کو سہمت کا
دھوکا محسوس ہوا۔ اس نے بی وی بند کر کے پھر رڈ پونڈ کیا۔
وہاں بھی بی وی بھی خبریں ہی رہی تھیں۔ JDC کے مفہور
لا کے ناٹھن نے جس بی ایچ لورڈ پر سفر کیا، اسے تلاش
کر لیا تھا ہے۔

آگے بٹنے کی سبب۔ بھی۔ ناٹھن نے رڈ پونڈ کر
وہ۔ یہ کیونکر ہو گا؟ فی جلدی ۱۰۰ انگی نو اسے سوسپل سر پہ
سافٹ ملے کرنی تھی۔ جس خبر سے پہلے وہ جیٹن سو جو وینا
گھر کے گیارہ میں کھڑی وینا کارڈ سنسار کرنے کا منصوبہ
تیار تھا

لیکن یہ لہجہ پہلے ہی اس کے بہت قریب پہنچ چکی
تھی۔ فی جلدی وہ کبھی پہنچ گئے، اماوارے، وہ کاہ سوار ہوا یا
چوکل ہی پہنچ سڑک پر مٹا تھا۔ کہ وہ جس کو پچاس کیا تھا؟
کیا اس نے پولیس کو اطلاع دی؟ ناٹھن کو خود سے نفرت
محسوس ہوئی، روائیٹ تھا اس نے بار بار اتھا، غلطی
سول لے۔

اب پولیس حلقہ ایڈریڈز میں اسے پکڑ لے

کی۔ سب سے پہلے رگہ جڑا تم بھی نہیں کرے گی یہ لوگ اسے
مادر میں گے باپچرہ، مادی زندگی میں سڑے گا
کب کھٹ ناٹھن پر ڈپریشن کا حمل ہوا غلام سٹی
اور حاصل رہی۔ اب تک قسمت اس کا ساتھ رہتی رہی تھی
لیکن کب تک۔ باپ کا وہ سپر ناٹھن کو نگل رہا تھا۔ اس نے
دھندلی آنکھوں سے یہ بارود کو دیکھا پھر اسے اٹھ لیا۔

آنہ رہی کا ایک اور واقعہ بھی ہو ہے۔ سس اور
سپل۔ کوئی ٹینس نہیں، کوئی چاکل دود نہیں، تھوڑی اس
نے باپ کو کب۔ خرشتہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ رہاں وہ
اپنی ماں سے مل گیا۔ کنگے۔ ناٹھن کے لہجوں پر بے ساختہ
مسکراہٹ نے جنم لیا۔ اس نے وہ کچھ کہ اس کے باپ
بھی مسکرا رہے ہیں۔ رہاں سے پہلے گرو الہ سن کے پاس
پہنچ گیا۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو پھسکا۔ ناٹھن کو پتا ہی
نہیں چلا۔ اس نے راجا لورڈ پر کیا اور سیر میں جھپٹا چہ
سکند بعد تھپ رہی تھی اس نے پٹنی پر رکھ دی۔ وہ آزار
ہوئے رالا تھا۔ یہ خیال اسے پہلے کیوں نہ آیا؟ رگہ پر آگئی
بہار پہلے سے ج۔ آدائی اور مسر۔ اس کی منتظر تھیں۔

ایک۔۔۔۔۔

☆☆☆

”گرگہ پر بند کر“ کا سپر فور انہماک سے پھوٹا ہوا
ہا۔ بی ایچ ڈی کے ررافت کے باعث اور مذہب اور چھٹ
پر شام کی خبروں میں اس کا کام اور ضرور شامل تھے۔ اگر
گرگہ کے کنگ بھی پہنچے میں کیا سبب ہو جاتا ہے تو اس کی
نئی پکی تھی۔

علائے کا بائزر لینے کے بعد گرگہ نے پہلے کیا کہ
سب سے پہلے علائے کے کینیوں کو کنگلا جائے اسے
معلوم تھا کہ جیٹن جو پس نوکس اور میڈا کی بننا ہونے
والی ہے۔ اس کی شہزادی جڑا ناٹھن بھی کب سے پہلے ناٹھن
تک پہنچ جائے۔ وہاں جیٹن لی پر وہ بگت نصف سے رہاں
کھل ہو چکا تھا۔

رومکان نمبر 4120 پر پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ
مکان نمبر ۱۰۰ نہیں ہے، تاہم اس وقت کافی پڑا ہے۔ اس نے
گے بڑھنے سے پھر دوا رہے کی پٹی وار سے اپنا کارڈ
اور ہاتھ ڈشٹ اینڈ کھٹا دی وہ چھپ چھپے سا اطمینانی
تھکی کاٹن رہا ہے۔

☆☆☆

میگر، ناٹھن کی ہدایت کے بموجب JDC کے
انٹرف کے ساتھ مشقوں تھا۔ سسر کے ہاتھ اسے مطابق ہی

ہے ناکانی ثابت ہو رہی تھی۔
 "میں یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ کیسی ہے۔ وہ
 سنسٹر کے بچوں کے۔ یہ کیوں ناسنسٹر ہو، دیکھیں میں کیا بناؤں؟"
 ہیکٹر نے احتیاط سے لگا لگا چارنگ کیا۔ "تاہم میں سمجھتا ہوں
 کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس کا خیر دور نہیں تھا۔"
 ہیکٹر نے دیکھا کہ منشی کی آنکھیں ڈبڈبائے تھیں۔
 "س نے گہری ماموں لے کر آؤں گا اور دیکھوں گی
 کوشش کی۔"

"کاشمیر بھینے ہو کر وہ اجنبی۔ اس کا؟" منشی نے براہ
 راست سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ خفیہ اسے سہرا نہیں ہیں۔ چنانچہ
 یہ برقعہ آتے ہیں۔" ہیکٹر مزید تھکا دیا۔ "منشی کے۔ اس
 نے سے احساس اور باخفا کہ اس کا ذہن مضامین نہیں ہوگا
 "ہاں، فیصلہ سمجھنا سوچ رہے ہو، لیکن میں خود کو
 بہت اگلا اور... بار... رہا ہوں کہ چپ ہو گئی۔"

ہیکٹر خاموش رہا۔ اس کا ذہن تیز لڑنے پر تیار تھا۔
 لیکن منشی اس کا ایک ہونے کو بولے رک گیا۔ ہیکٹر نے غم کے
 ساتھ اس کی آنکھوں میں خوف کا سایہ دیکھا۔ اس کا ذہن
 دوبارہ لڑنے کے لیے تیار تھا۔ اس کی غرض کی جانب چل گیا۔ ہیکٹر
 کے بار بار میں بھڑکھڑاتے تھے۔

"کس بار کی نے بھی باخفا کا ذکر کرنا تھا؟" ہیکٹر نے
 جان کرنا سوال کیا۔ اس کی کوشش تھی کہ لڑی کچھ نہ کچھ
 ہوئی رہے۔ اندر ہی اندر اس کی رہا بغیر بغیر ہو گئی تھی۔
 "بھائی... منشی نے بولے منہ سے لگائی۔ "میں
 خود سے سیکڑوں بار باخفا سے متعلق سوال کرتی رہی
 ہوں... مجھے ترغیب ہوئی اگر میں یہ کہہ سکی کہ کسی نے کی بات
 سنا دی کہ اسے کہیں ہی نہیں تھا۔ کاش میں یہ کہہ سکتی۔ منشی
 چلنے لے کر خاموش ہو گئی۔

ہیکٹر نے سخت اضطراب محسوس کیا۔
 "لیکن میں نہیں کہہ سکتی۔" وہ بھڑک رہی تھی۔
 اس کا ہند نہیں کر رہے تھے۔ وہ کیوں اس بات سے نفرت تھی کہ
 "سنسٹر" میں بچوں نے وہ سے عزت نہیں دی جس کا وہ حق
 دار تھا۔ وہ کی نے بے دردی کی کہ دیکھنا ناسنسٹر۔ اس نے
 دوسری شخص کی کہ جسے بھی کچھ نہیں بتایا۔ "تو ایک بار بھڑک
 مسم ہو گئی۔ اس سے رونوں ہاتھوں سے بولنے دیر لگی۔ اس
 کے ہاتھ لڑ رہے تھے۔"

وہ کی کیا کر؟ چاہت تھا؟ "ہیکٹر نے بدن کے
 صفحات میں غلا کی کیفیت محسوس کی۔

نہ خفا غیر شرعی شہدہ تھا۔ ہیکٹر نے شہر کی دوسری رک کی
 کراہ کیا۔ تاہم اسے کوئی اہم سراغ نہیں ملا۔

ہیکٹر سے بات چیت کے دوران وہ آخر سے ایک م
 ہاتھ آئی گیا۔ یہ وہ منشی کا ہاتھ جو رک کی درست تھی۔ وہ
 بروک فلاگ مارڈر میں منشی

ہیکٹر بلا غیر قمارت کی پہلی منزل تک پہنچا۔ منشی
 کے مارڈر کے دو دنوں پر سے کسی ذہن کا تھکن
 رکھتی تھیں۔ یہ کی بار بار سے براہیک لڑنے کے دور اور
 کھولا۔ ہیکٹر نے اپنا لاشی کا راز کھلیں دکایا ہوا تھا۔

وہ ایک خوش شکل سرخی بالوں والی خوش لباس
 لڑکی تھی۔ ہیکٹر نے عمر کا اندازہ دیکھیں اس لگا گیا۔ لڑکی کے
 چہرے پر ایک گہری حراں تھی جو اس کے ہاتھ سے ہوتی
 ہوتی تھی۔ آنکھ کے نیچے احاطہ پر پڑے ہوئے تھے۔ خوش سندھ
 کی رات میں صحت تھی۔ لڑکی کی سوتھی ہوئی اس کے منہ میں بن
 رہی تھیں کہ وہ روئی رہی ہے۔

ہیکٹر کے سامنے میں گھٹیاں بچے تھیں۔ وہ کسی اہم
 زمیں انکشاف کے نہایت خریب تھا۔ لڑکی کے بال پٹی تھیں
 کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ ہیکٹر نے تازہ پپا
 ک۔ تاہم لڑکی حیرت زدہ تھی۔

"مگر بیٹا منشی بڑا ہیکٹر نے مستند رکھا۔
 وہ کی لڑکی کا۔ ہیکٹر کے چہرے سے محسوس ہو گیا کہ اس کے
 ج پر ہم گھٹیا۔ غیر موافق طور پر اس نے جواب دینے کے
 بجائے دروازہ دکر کے ہیکٹر کے لیے دروئی رہا ہوا کہ
 کی۔ ہیکٹر پوری طرح چڑکھ گیا۔ اس نے ہیکٹر کا غلط ارادہ
 دراندہ نہ کر دیا۔

منشی شہسب گاہ میں مومنے پر مذہب ہو گئی۔ سنا
 پہلی پر ہیکٹر کی بول چال کی بڑی تھی جو صحت کے خریب تھا۔ سو
 چلی گئی۔ ہیکٹر نے اندازہ لگا دیا کہ وہ کی گئی۔ اس نے سوچا
 کہ تلبا ہجور کی کرنے سے منشی کے چہرے سے تار
 کرے چکر اس نے مارا در دیا۔

"مجھے وہ کی موت پر افسوس ہے۔ یہی تکلیف وہ
 صوبہ حال میں، مجھے کچھ در بات کرنا ہے۔ مجھ معذرت
 خواہ ہوں۔ شاید مجھے اس وقت نہیں آتا ہے جیسے تھا؟" ہیکٹر
 نے نوت کہ لکھنے سے انحراف کیا۔

"آپ فیصلہ تکلفات کی ضرورت محسوس ہے۔" منشی نے
 بول اٹھی۔

ہیکٹر نے ہلالت محسوس کی اسے لگا کہ منشی آرزو کی
 کے ساتھ بار بار کا کار ہے اور ہیکٹر اس کا کام لگا کرے کے

صومناں جکسرند ہیں، ہر گئی بھی۔

”عبداللہ سے پاس میں کام کے لیے ٹھیکہ ہے کہ اسٹیشن کے انکس سے ایک آٹھ ناکارہ ہوئے کے بعد پندرہ کام جوڑ کر تیار ہوا انکس تک رسائی ہے۔ پندرہ ناکارہ سے ملاکات سے پہلے کے چند ٹھیکوں پر فوج میں رکھنا۔ ڈاکٹر سے رورور سہاہی ڈاکٹر نیلی کے گھر میں ٹھیکے کی کوٹیشن کر۔ باقی لائن آف اسٹیشن بھی عبداللہی حل جیت پر منحصر ہے آخری پلٹ پر کم ایک کارور سہاہی مرنے کے نہایت قریب ہو۔“ انکس نے بات سمجھ کر۔

”تھک کر آؤ۔“ خامس کا چہرہ فرط جوش سے سرخ ہو نے لگا۔ اسے لگا کہ کبر ہلکا فرنگ پوائنٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆

اطلاقی تحقیقی کی سزاؤ کی غرض، ناک دھماکے کی طرح
 مٹی۔ باغیچہ اپنی جگہ سے نفرت یا گریز... پھیلاؤ، خراب
 آباد کردہ اور چل رہا ہے۔ اچھے ہی لیے اسے حساس ہو کر
 کہ دراصل باہر کھینچی ہے اور آواز دھنکی کی مٹی۔

وہ فرس کے ساتھ چپک گیا۔ فطری سیر پر ہی رورہا ہے
سے ملین کھڑکی پر پڑی۔ پرے کی جھڑپ پر اس کی نگاہ
سکئی۔ رہ گئی پر کس دروازے کی اجازت کی بغل شش کاغذت کا
پاندہ تھا

”وہ آگئے ہیں“ پانچن نے حور سے مرگوشی کی۔
 آپ تک اس نے غصوں نکلا کہ پولیس میں کا درجہ محبوبہ
 ہے۔ ورنہ نگہ نہ انداز کیا، مجھ پر کچھ رہا تھا۔

تاجن فرس سے چکا ہوا پردے کی جھری کی گھنڈہ را
خا اور جسے بچہ ہو کر فنا چند ساعت بعد چوہوں میں کی
شہب کھڑکی کے سانس سے غائب ہو گئی۔ ایک کانٹہ
دور سے کے زبرد بر رہنے سے اند آ۔ پھر اس کے
نہوں کی آہٹ تھی۔ جو کہ بھی نہیں کہہ سکتی تھیں راہیں
مادہ۔

مکملی صفت تک تاجین زبیں اوس رہا۔ بہت آہستہ بہت
خفیہ در میں اداں آسکیا گھنٹوں کے غل اٹھا اور وہ اس
صوفے پر بیٹھا۔ اے اٹھ راہ کے پیر سے پرستگار
نظر آئی پوچھیں اس سے وہ پندرہ خندہ درود بھیجی پھر
بھی وہ اس تک نہیں بھیج سکی۔ صمت اب بھی تاجین کے
مراکاب تھی۔ اسید کی کرنی پھر دہن ہو گئی۔ اسے اپنے باپ
کی بات یاد تھی۔ "اسید کسی انسان کے لئے ایک گرانقدر
۴۴ فی کی حیثیت رکھتا ہے۔"

”میں اس کے گھر کی نگہبانی کر رہا ہوں“ غلامس نے غلام تر جزئیاب سے براہِ شریعت کہیں۔۔۔ نیگل کا چہرہ بے تاثر غلامنگھن تکھیں بول رہی تھیں۔

جھوٹ بول رہا تھا۔" "اننگل کی آواز میں نرمی تھی۔

خاکس سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر فیملی سے ملے گا تو کسے
 بار سے میں بتائے گا۔ بتائے۔ چاہم، انکلیں کی وہی اور
 پے سے پے نور نے اس کا حوصلہ بڑھا دیا۔

میں اس کے معالج سے ملانے، "بابا خرمہ پرانا۔
 "شیں کی پشائی پر شکر نمودار ہو کر غیب ہو گئی۔ وہ خاصوں
 رہا۔ خاص نے ڈاکٹر سے ملاتا۔ کا احوال جوں کا توں
 اگل رہا۔

اس کی کہانی اختتام پزیر ہوئی تو نائیکل کھڑا ہو گیا۔ اس
چند قدم چلی کر محاسن کے قریب آ جا اور اس کے منہ پر
بانہ رکھ رہا۔ ”نم جانے کہ اور کس کس کا کراۓ ہو؟“

”فوسر۔“ غنا مس بھی کھڑا ہو گیا
 ”فوسر غنا مس۔“ غم نے حیرت سمجھ کر کام کیا ہے۔

ریڈیو کی تقطی کو بھول چاؤ۔ "نا بھل کے لیوں پر چلی سے
منکراہت مودار ہوئی۔ "منہارا ناٹک اب... "فوس کی
کھننی کے باعث اس کا قہر نا بھل روہ گہو۔ "منہارا ناٹک
امرونی جوئی برکا ہوئے کی کوشش کر رہا تھا۔

جانب ہیکر کی آدرستی دہستارہا ان کے چہرے کے تاثرات پر لئے علیے گئے۔

”کہا ہے کہ وہ مکر رہے ہو؟“ ہاتھیں نے معاً ہنسنے کو
 ڈکایا۔ پھر وہ ہنسنے کا جواب سن کر ڈکایا۔ ”بانی ہے۔ بعد میں...
 درجہ پانچویں۔“ میں نے فوری دکان پر درخشاں کور کیجیا

”میں کیا کہہ رہا تھا؟“ انگلی کی زبانی روکس اور
مغرب بہہ چلی گئی۔

”مگر! آپ بے لنگر رہے رہے تھے۔“ فائیس نے ٹرچرٹس کے ہاتھ پر جواب دیا۔

”ماں، دن ناسک ہے جے کہہ مارکس بجلی کے ہاتھ کے
 زخم کے بھریں رورہ حقیقت کا سر اٹھ گاڑے گا، تم حکم کا راجہ رہو۔
 چاہو تو کسی سہاگنی، فیسر کو بھیجے جاؤ، لیکن دونوں باہر
 رہنے ہوئے بھی ایک دوسرے سے ملے الگ رہنا۔ اگر تمہیں
 سر اٹھ جانے خواہش ہے تو اپنے کو کوشش سے کرنا بلکہ فوراً
 نچے چلا کرنا۔“

"میں سر۔" خامس کا سینہ پھر سے چوڑا ہو گیا۔

کے مکان کی بیل بھی ناچا۔ تاہم نوڑی ابھی دروازے پر ہی موجود تھا۔ نوڑی کی بیٹی بھی مقب سے بھاگ کر دی گئی۔
 ”معاذ کیسے، مسٹر نوڑی۔“ ”گریگ تہ قدرت کی۔“ ”کی آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا کوئی بڑا کسی چھینوس پر کیا ہوا؟“

”میں بڑا ایک کو تو نہیں جانتا۔“ ”نوڑی تے سوچتے ہوئے کیا۔“ ”میں یہاں سکونت اختیار کیے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔“

”کوئی بات نہیں۔“ ”گریگ جانتے کے لیے برا“ ”ایک جوت۔“ ”نوڑی کی آواز پر پردہ رک گیا۔“ ”میرا تھیل ہے کہ“ ”گریگ بھی“ ”گھر سے دور ہے۔“ ”ذی تے ملاقات کی ایک یا سب اشارہ کیا۔ گریگ کے ذریعہ تمام ملاقات ایک جیسے تھے۔

”کیا آپ کو گریگ کے مکان کا نمبر یاد ہے؟“
 ”4120“

”بہت شکریہ۔“ ”گریگ اس سے مل گیا۔

دو عرصہ ہی ملاقات تیر 4120 پر پہنچ گیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس مکان پر بھی آیا تھا۔ ریکس کو تھوڑے عرصے تک کراٹھے بڑھ گیا تھا۔ تاہم اس نے بچتے بچتے کتنی تھوڑی تھی

اس عرصہ میں تے عیور جاڑہ لال کھڑکیوں پر پرے پڑے تھے۔ اس نے مکان کا ٹھکانہ پڑا جتنی دستان تالی غدا۔ تمام کھڑکیاں کچھ سلاسل تھیں۔ گریگ تے مان میں قدموں کے نشان غار کھڑے کی کوشش کی۔ تاہم باکام ۱ بجھا ہے۔ ۱۰ بجے کی آواز کھلی کھڑکی کا تھیل آیا۔ اگرچہ یہاں سے تو بھرتے جاتے کی راہ سے اندر گیا ہوگا۔ کھڑکی میں تھی کھلی تھی کہ کوئی کم عمر لڑکا کوشش کر کے اندر دیا سکا تھا۔

دھماکا گریگ کارل دو سے دھواں اسے اپنی حواقت پر غصہ آیا۔ وہ غلی غلی نظروں سے میراج کو دیکھ رہا تھا۔ میراج تالی قانیکہ پہلے وہ یہاں آیا تھا تو وہاں ایک چنڑا کارمو جو بھی۔ معاملہ ہوئی آگیا۔ درختوں سے تنہا کی رہ کھلی کھڑکی کھ پھینچا۔ مارتے جلاتے پر کھڑکی حریہ کھ کئی دریاں کچھیں پھرتا کر اندر کھس گیا۔ اس نے داغ کی دشت میں تھتے کا کاغذ دیا اور گراڑتے لکھ رہی تھی۔ گریگ نے پھر میں سے لکھ کو کھینچا اور وہی حزل پر کیا۔

اس کے ایک ۱۰ تھ میں داغ اور دوسرے ہاتھ میں کھن تھی۔ داغ دو گراڑتے لکھ پر تھ کر چکا تھا۔ سہول جلی حزل پر اسے کچھ کھینچا۔ تاہم کچھ نہیں پڑے۔ تاہم وہ رقتہ لگی۔ رقتے کے حواصات تقریباً یسے ہی تھے جو

باقی تے وہ گراڑ کر کھینچا۔ اسے شرجہ کی کا اس میں ہوا۔ وہ کیا کرتے یا رہا تھا۔ مگر کی کارمناریوں سے جیتے کا یہ کوئی قابل تحریف۔ کس کس خاکہ خود کو کھ کر لیا جائے۔ اس نے بھی دتا لیں پر گراڑا۔ درتوں بھٹیلیں۔ کھنوں پر دھ لیں وہ دریا تھا

دو لپچ اس دھ سے بے تحرقہ مسخ۔ ”پائلز“ ساتھ میں دو حرکت پڑا۔ ”پورے“ ”کارل وہ اڑا جا رہا تھا۔ اس نے حواص پڑا تھا۔ وہ پلے اس کا تھا۔

☆☆☆

”کی جھیں تھیں ہے کہ وہ تاجن تھا؟“ ”گریگ تے دور سے کر رہا تھا۔

”کی مطلب؟“ ”کنا تھیں جانتے ہے؟“ ”تم سے میرے کھر پر جو کاتہرہ تصویر کے ساتھ پھوڑا تھا۔ وہ تصویر تاجن کی تھی۔“ ”نوڑی نے کھنے کی کا اظہار کیا۔“ ”اس دور تھ جو تھ جو کاتہرہ کاتہرہ پر تھنے لکھ آیا تھا۔ وہ تاجن ہی تھا۔“ ”اس کا اس کی تھا؟“ ”گریگ نے نوڑی کی کھلی کر

تقریباً دیکھی۔

”نوتے تے دیکھو اور سپر دس ٹرٹ بھتی ہوئی تھی۔“ ”ٹرٹ پر کس ٹیم کاتہرہ تھا؟“ ”گریگ تے تھتی تھیں کی۔

”دو ایک سرسری ذہنیز تھی۔“ ”کھنے نہیں جتا کہ کوئی ہی ٹیم کی ٹرٹ تھی۔

تاہم گریگ جانتا تھا۔ وہ دس کے مطابق تھکس لیلی کے کھر سے تاجن تے جڑ لیاں لیا تھا۔ اس میں ”شکا کر علی“ ”وئی ٹرٹ بھی شامل تھی۔

”کنا تھم پر کھنے ہو کہ دو بڑج کی جانب سے آدم تھا۔“

نوڑی نے توقف کی پھر بولا۔ ”اگر چھوڑ دے جنگل سے ثابت کھ۔“ ”را جاتے تو وہ قانیا اسی یا سب سے رہا۔“

گریگ نے نوڑی کا شکر ادا کر اور اس کے کھر سے نکل۔ ”مکانات پر تاجن کے بارے میں پرچہ چھوڑا متیہ ثابت ہوا تھا۔ نوڑی کی کال میں پر وہ اپنے دگر سر تھیں کے ساتھ باج تھ گیا تھا۔

”دوستو۔“ ”تاہم تاجن کے سر پر تھی یہاں سو عہد پر مکان کو چیک کر کھل اس کے کہ وہ یہاں سے نکل جائے۔“ ”گریگ تے ہدایت مادی نہیں۔ اچانک سے تھیل آیا کہ وہ ایک اہم سوال کرنا تو حزل ہی گیا۔ اس نے پلٹ کر نوڑی

اسٹیشن نے ڈیش ہورڈ سے ایک اٹھ کرشن دیا۔ "یکٹر ٹھیک 15 پارکسوں... اس نے بھی شے میں جھانکا۔ چریٹ کی گاڑی، ڈپٹی شریف کے سرخ آن ٹی بھی۔" امکانات بلند تھیں۔ سامنے ہذا کار علی ہری منلوہ گاڑی ہے۔" اسٹیشن نے ایک منہ سے لگایا۔

"رکنا ہے؟" تھری نے سوچا کہ
"ابھی نہیں۔ کتاہ سلس... 6 بجتے والی ہے۔"
اسٹیشن نے جواب دیا۔ "ن کو اس وقت چلیسی روز درور
دوٹ نمبر 168 پر پوچھا جائے۔ ٹھیک کے ساتھ۔"

"و کے۔"
"کمانہ 6، بکر 15۔" پیکر سے آزاد آئی "برہنچ
مچے ہیں۔" یہ سارٹ دوائس تھا۔
"روز ہاک؟"
"س، روز ہاک۔"

☆☆☆

ناھن کا دوسرا رب ساکی۔ اس نے عقب میں میڈ
لائس کا دوسرا جوڑا لکھا۔ فورسی گاڑی کی چھت پر سرخ
ارڈنلی ریشی گردش کرنے لگی۔ وہ یہ پولیس دوائس تھی۔
"گھبراؤ ص۔" ناھن نے خود کو بھانپا۔ اس ہلاک
تھری سے کوئی حل تلاش کر رہا تھا۔ نہیں نے ابھی تک
اسے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن پلوشہ، جلدی کی کچھ کرنے والے
تھے۔ ناھن نے عالم سراہکی میں رہیں ناھیں جھانکا
ایکسل ٹر پر باؤں کاؤ، ڈار خود بڑھتا تھا۔ اس نے سامنے
مرد میں بھی منظر دیکھا۔ اس کی گھبراہٹ میں اس نے ہو گیا۔
عقب میں ایڈ لائس کے مزید دو جوڑے شامل ہو گئے تھے
گوپا پولیس کی چار گاڑیاں اس کے پیچھے تھیں۔ ان کی چھب
پر مخصوص روشنی گردش کر رہی تھی۔ پھر ان تک لفٹ میں
سارن کی کر بہ قیج بلد ہونے لگی۔ ناھن کا دل اس کے
پینے میں پھنسا ہوا تھا۔

اس نے سامنے دیکھا تو سوکڑے فیلے پر سڑک
پاک تھی۔ پولیس کارز کی پچھوں پر سرخ فورنلی روشنیوں
دارے کی شکل میں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔
ناھیں گویا جیسے دان میں بھنس گیا تھا۔ کچھ بھانکی
میں دیا تو اس نے فہم کیا کہ بھاگتے دوں۔ ایکسل ٹر پر
مزید دوڑنے اسے ٹھوکر کے ساتھ لگا دیا۔ وہ گاڑی فرار
بھری تھی۔

اسٹیشن کو جی سادرت پر ٹک ۱۰۱۔ اس نے
ناجائز ٹھیک نظر سے دیکھا۔ اس سے روز بھتی

نکس جنلی کے کھر سے ملے والے رتے پر درج کے گئے
تھے۔ سب سے لڑکی اور توشیٹا، پاک ہت بھی کھان
کے پاس اب ایک آتشیں ہتھیار بھی تھا۔
گر یک رات قیں کر دیا۔ ناھن پھر ہاتھ سے نکل
میں تھا۔ گر یک نے چار بجے۔ سنیال اور دہلی گراؤ نہ
ٹھوکر کی طرف بھاگا۔ اس کا رخ نہ جانے کے بجائے سیدھا
نیر ٹیڈ روڈ کی جانب تھا۔

☆☆☆

پچھلے پانچ میل سے وہ کار متوازا ناھن کی ہذا کی
عقب میں تھا۔ ناھن نے کئی بار رفتار بڑھا کر اسے پیچھے
چھوڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ناھن نے ایک آرٹ
بار متوازا نہ کی کم کر کے۔ قی کار کر آگے نکلنے کا موقع ملا۔
تاہم تھوڑی دھاک کے تھیں۔ وہ... وہ کار مستقبل ناھن
کی ہذا کے فنی پھر کے ساتھ لگی رہی۔ معاقب کی تیز ہڈ
لائس دیک دوج اور سامنے مرد میں ناھن کی سٹھوں کو خیرہ
کرتی رہی۔

وہ حوکی ہا ناھن کے پیچھے تھا ناھن کو کوئی شب
سینا رہا تھا۔ رات کا زہن بج رہا تھا۔ ناھن سرکری سڑک
کے بجائے زہنی سڑکیں استعمال کر رہا تھا۔

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے عقب میں موجود کار کے
سارٹ کوئی دوسری گاڑی نہیں تھی۔ ناھن یہ سمجھنے سے قاصر تھا
کہ آخر وہ کون تھیں۔ یہ ہر اس کے متصد کیا تھا۔ ایک
اقدام پر اسے اٹھینا تھا کہ وہ روج اور سارٹ... آتا تھا
دوہ انہیں اس نے نکلے سے پشتر نیپ کی مدد سے لٹھیں
پلیٹ کے دوہند سے تہ جلی کر رہے تھے۔ ایک
کر چار بار دیا تھا

☆☆☆

ٹپٹا ٹپٹ "اسٹیشن" کے اقدامات واضح تھے
ایک آپ کے ہتھوڑہ خرم کو روکنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا
آخر کی رپورٹ کے مطابق ناھن صبح ہوا ہذا کار متوازا
کر رہا تھا۔ جہاں کے پیچھے گئے ہاے اسٹیشن نے بار دھکیں
گزار رہے تھے۔

ہذا لائس کی روشنی میں اسٹیشن دیکھ رہا تھا کہ ہذا
کے ڈرائیور کا سر فٹس کی پشت سے چند انچ علو اڑ رہا تھا۔
اسے کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کوئی لڑکا ہے۔ لائس پلٹ پر
لوہے کے جوبند پٹی کی تھی۔ وہ پولیس کو بھنسا رہے کے لیے
فلکی ناکائی تھی

ایک اسٹیشن کار نے جید دوا۔

انہیں ہنس رہا تھا۔ ملک کا منہ بول نہیں۔ منورہ
 پر ہنس کی گرفت تھی۔ یہ وہ کامنر کے مٹا ہونے کا پتہ
 گرا۔ کافر کی، انہی بارگ میں رکھا گیا تھا۔ پوائنٹر کا منہ بن
 گیا۔ وہ جانتا تھا کہ منورہ کا کوئی، یہ بارگ کے اندر کی
 خونی جھے میں داخل ہوئی۔ اس کا مطلب "نارکٹ" تک
 چلنے کے لیے، پوائنٹر کو پتہ چل گیا۔ منورہ کے لئے۔

☆ ☆ ☆

منورہ جنت رائے میں تھی۔ انہیں کی گرفتاری کی رپورٹ
 کھلی کی تو منورہ کی سزا سے چار بجے کا طمان کر دی گئی۔ منورہ
 صبح ابھی خاصے پر تھی۔ اس نے رپورٹ لکھنے میں جس میں
 کے شریف کرنی کا پتہ دیا گیا۔

لالہ دارو اور کھانے کی آواز نے اسے جھنجھٹے پر محو کر
 رہا۔ اس وقت کسی کی آمد ہوں قطعی خبر تو قیاسی تھی۔ منورہ نے
 انہیں پوچھا کہ کون ہے؟ وہ اسے پوچھنے میں ناکام رہا۔

"نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

☆ ☆ ☆

منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

☆ ☆ ☆

منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

چو کا گروہ تھا
 انہیں کے دماغ میں متشابہات بننے لگیں، اس کی چھٹی
 جس شدہ پنڈر سے کام لیا گیا۔ اس کی وی سر پر
 "کا پھر" یاد آئی۔ اس نے آواز بھان کی تھی۔ کسی نے
 منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے
 "نارکٹ" منورہ نے منورہ کے لئے منورہ کے لئے منورہ کے لئے

ہو گیا۔ راجک اپارٹمنٹ بلڈنگ کی سڑکوں کے نیچے چھا ہوا تھا۔

معا سے اپنی غلطی کا اس پر ہوا۔ سے چھینے کے لئے رکھا نہیں چاہے تھا۔ پولیس اسٹیشن سے ہونے والی دقت میں کی گاہ مین پر پڑی تھی، رو پولیس والا دنیا میں رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلاکتی نہیں تھا۔ تاہم کوئی تفسیر نہ کیجی جا سکتی تھی۔ اس وقت والا انٹری میں فطرتی طور پر اس نے دفعتاً ہلاکتی فضا اور جان بچا کر نکلے میں کا سبب ہو گیا تھا۔

اب اس کے حوالہ دیا نہیں آ رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی کوٹھری میں کھنے والا اسے ختم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کیوں؟ رو پولیس والا فضا اس نے اپنے ساتھی کو کہیں مارا؟ تاہم کوئی کی شکایت ہوا آئی۔

”... ہا... تاہم... اب کہاں جہاں کرے؟“
پولیس والا نہیں تھا۔ سوچ سوچ کے، تھن کا رخ بدھنے لگا۔ جس اتالی بھگتہ کا کہ وہ چو کوئی تھی تو اسے مارنے آغا۔ دم نہ بھگتہ والے پولیس میں کوئی اسی نے مارا تھا۔ سو اس کی روٹی پولیس کی تھی۔ تاہم رو پولیس والا نہیں تھا۔

تاہم کے لیے سوہنہ چاہا۔ پہلے سے زیادہ خطرناک تھی۔ ایک پولیس والا سر تھا۔ اگر پہلی پولیس والا نہیں تھا تو سب نہیں سمجھیں گے کہ تاہم نے ایک روٹی کر رہا ہے اور پولیس اس کے خون کی پکائی ہوئی ہوئی جگہ پہلی پولیس والا نہیں اس کی جان کا دشمن تھا۔

اسے یہاں چھینے کے لیے، ایک کھنے کی مہبت میں زیادہ سے زیادہ دھڑک جا، چاہے تھا۔ اب تک پولیس نے غلام گھبراہوگا۔ یعنی رو پولیس کے گھر سے جس پست ہوا تھا اس کا خدشہ پہلی پولیس میں کی جانب جاکر۔ کہ وہ ہے ڈی مینٹر میں رہنے والے رو پولیس کا کوئی رشتہ دار تھا؟ تاہم کی عقل اس تھی کو سمجھنے کے لیے بالکل تھی۔ تاہم سے رشتہ دار ہونا کہ اپنے اگلے دم کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ سے کچھ کچھ نہیں آساوئے اس کے کہ کسی طرح کے بڑا تھا۔

تاہم کے درمیان میں ایک ہی بات تھی کہ خاتمے سے زیادہ سے زیادہ رو رہا تھا۔ سے پہلی علاقہ نہیں تھا۔ نگاہیں، چھوٹے سکاٹ لارڈ رکائیں۔ اپارٹمنٹ والی عمارتیں زیادہ تھیں۔ کسی منزل علامتیں...
رو ایک ثابت کے اب لہا لہا میں تھا جب اپنی پر

ہا۔ چھیننے کے لیے۔

”کی کہ اس سے؟“

پاکستان، حقیقت بتا رہا ہوں۔ روٹوں کے سوچ پر

یہ مضمون:

”اس کے پاس ہتھیار کہاں سے آیا؟“

”اس نے ایک گن چھین کر ہڈی کو کوئی روٹی“

”ورجی ہے کوئی کہ نہ نہیں ہے۔“

”نہیں تو کچھ بھی نہیں آتا دوست لیکن راور اس کچھ

اسی ہی ہے۔“ سیکر نے جواب دیا۔ مائیکل ڈاؤنٹ کے

سندھ میں مذہب کو۔

”کی ہم روٹوں تھن کے ہاتھوں بے خوف سے رہے۔“

”سندھ کو اسی ہوتا ہے۔“

نہیں یہ کھلی نہیں ہے۔ مائیکل نے ہڈی کے ساتھ

”چھ۔“ ٹھک ہے۔ میں یو یارک کے بے فکر رہا ہوں۔

سم کھیں گے کہ تھن کی گرفتاری کے طے میں کہ کر سکتے

ہیں۔ ہم یہاں سب کو اٹھارہ گروہ جو وہاں پہنچا چاہے کچھ

سکتا ہے اور تھن سے ہتے ہوئے آتا۔

”دوستے ہیں۔“

☆☆☆

”ہیں۔“ ڈیڑی کا منہ کھلے کا کھارہ رہا۔ رو خبریں

من رعنی اسی سے جیسے اس کا کسی نے تھن میں لے لیا

سے خبروں کے اغاظ کسی پہلی ہوئی وحدت کی طرح اس

کے کانوں میں اُتر رہے تھے۔

نہ سمجھ میں تھے۔ روٹوں بات تھی۔ ہڈی حالت میں، کوئی

بچہ نہ بہت باہر پولیس سے گن پولیس کر لیا کو مار ڈالے...

مردوں کی مخصوص جس، اس کا تجربہ... احساسات

اب بھی مختلف تھے۔ لیکن لی وی پر جو کچھ رکھا، جا رہا تھا۔

اسے تبدیل کر، کسی کے میں نہیں تھا۔

ڈیڑی کو چاہی نہیں تھا۔ کہ اس کی آنکھوں میں کی

آہ آئی۔ کچھ رہا اس نے خود کو سمجھا اور سوراکو فون

لہا جس نے پہلی کھلی پر ہی فون اٹھا لیا۔ غلام ڈیڑی کے

فون کی فون کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ کیوں فون کرے گی۔

تہذا اس نے ڈیڑی کی آواز سننے ہی، دوسرے سے خضر

جواب دیا۔

”ہاں، جیسے بھی ابھی معلوم ہوا ہے۔“

☆☆☆

پولیس اسٹیشن سے فرار ہونے کے ایک کھنے بعد

تھن کی سماعت سے سازش کی آوازیں گھبراہٹ

دارگی مرنے نے جھلک دکھنا شروع کی، درجہ سوج میں پڑ گیا۔
اس کے ہاتھوں میں ایک دردناک ڈھانچہ کے پیچھے
میزبانی کی جاتی تھی۔ سبز جیوٹ کے ایک طرف دیوار
اور دوسری طرف کمر بنی ہوئی تھی۔ پھر خانہ، اس نے
سوچا۔ یہ مکالمے کا نہیں بلکہ کئی منزلہ ایوانعت ہنگامہ کا
خانہ تھا۔ گھر اور دروازے کی حالت سے عیاں تھا کہ
خانہ عام طور پر زیر استعمال نہیں ہے۔ راتوں پر
اندھرا، کاکڑی و دیگر دھول کے۔ انھیں نے دروازے پر
باندھ رکھا، مکمل ہوا۔

☆☆☆

ہیڈرونی کو دانتھن پست کے رومز کے درمیان سب
سے پہلے خبر ملی تھی۔ وہ اس وقت اسٹینٹ پائیس کے بلی کا پٹر
میں سڑ کر رہا تھا۔ اپنا ایک تہہ پل شد صورت حال ہیڈرونی
کے جن میں اسٹوار ہو گئی تھی۔ ہیڈرونی نے اپنی سرسٹ کو
پھپھانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کئی دور سے وہ حور ایک
ایڈیٹ تصور کر رہا تھا۔ درجہ میں ایک بچے کی ادب سے۔
لیکن اب منہ بگو ہیڈرونی کی ریشہ تجزیہ پرانگی اٹھنے کا
موقع نہیں ملے گا بلکہ کوئی بھی اس کے آڈے نہیں آ سکتا
نئی صورت حال ہے اس کی پوزیشن مستحکم کر دی تھی۔ وہ حور کو
ایک دانشور، درجہ میں سر پر کچھ رہا تھا۔ اب اس کی
تصویر کو کچھ کرنے اور کوئی نہیں تھا

☆☆☆

سامی بازل نے تاب پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھولا کر
اندھرا داخل ہو گیا۔ وہ ستر ستر کے فرش میں تھا۔ وہ ستر کی
دھلیک کے قرب خاموشی سے ابھڑا ہو گیا۔ دونوں کو معلوم
تھا کہ کیا بات ہو رہی ہے۔ ستر کے لیے یہ ایک مشکل
کھڑی تھی لیکن سامی کے لیے نہیں۔ وہ فوراً صے سے اس
کام کو منتظر تھا

ستر اپنا ذاتی قانون نافذ کرے گا۔ نتیجے میں
سے سامی پر اٹھنا کرنا آجاسا۔ دونوں کی عمر میں دس
سال کا فرق تھا۔ شرم رسوں کے دوران ستر قانون کا دربار
پہناتا رہا۔ ستر کے لیے کام کرنے والے آئے تھے اور کتنے
گئے۔ جانے کا ہوش، بلکہ ہیڈرونی ہوتا تھا۔ سام سامی کی
دھڑادی اور پوزیشن ہمیشہ مستحکم رہی تھی

دونوں کو یقین تھا کہ پانچر ہیڈرونی کی طرح اپنا کام
فرسٹ اسٹریٹ سے لے کر لیک اپ نہیں ہو سکتا تھا۔ حور ستر
کے لیے یہ ایک حیرت انگیز حقیقت تھی۔ پانچر ایک بچے کو
قادر کرنے میں کامیاب تھا۔ یہ چیز پانچر کے ساتھ ابھڑا

کے برعکس تھی۔ اس کے رکارڈ کی وجہ سے ہی ستر نے
پانچر کو دوسرا ستر دیا تھا۔ بلکہ دوسرا ستر فراہم کرے گا
تاکہ نہیں تھا۔ پانچر، اس کا ایک قیمتی سرمایہ تھا۔
ستر کو جو سب سے بہتر نظر آتا تھا، وہ پانچر کے
بعض روپوں میں دالوں کی دانت تھی۔ یہ ستر ستر کے
خیر کوئی کار، بار کے لیے نہ خطرات کھڑی کر سکتی تھی۔

”کیا تم سمجھ رہے ہو کہ آج کی حالت کا کیا مقصد
ہے؟“ ستر نے سامی کو چپختے کا اشارہ کیا

”بالکل جناب۔“ سامی نے نشست منہا لے
ہوئے جڑ ب دیا۔ ”میں اب پانچر کو درک ہو گا۔“

ستر نے اثبات میں سر ہلا۔ ”مطلب اسے حور
کر رہا ہے؟“

”نہیں جواب۔۔۔ پولیس پڑکتوں کے پیچھے پانچر نہیں
بلکہ کسی اور کا ہاتھ ہے۔ جیسے ہی بات کھلے گی، ہمارے بے
نی شکایت کھڑی ہو جائیں گی۔“ سامی نے کہا۔

”پھر؟“

”میں، پانچر کی فریادی دینی پڑے گی۔“ سامی
نے جواب دیا۔

”تمہاری رقم ہے، بلکہ ہم رقم کو قبول نہیں؟“
سامی نے رک کو تڑپا دیا۔ ”میں کو قبول نہیں ہوا
ہے۔ انا معمولی کام تھا۔ جو کہ شرعاً سے شراب تھا ہونا
جدا ہے اور دوسرا خراب ہونا فخر۔“ سامی نے کہا کہ ہم
مکمل فرصت میں غل ساپ لگا کر مارشی طور پر سرگرمیوں
مستقل کر دیں۔ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے
چھوٹا نقصان دراشت کرنا پڑے گا۔“

ستر ہوش تھا۔ پیشانی پر ٹھیک نہیں۔
”پانچر کو کش کرنے کا منصوبہ بھی پانچر ہی ماہر
تھا۔ سامی نے فخر پر کہا۔“

”ہونہ۔“ ستر نے بنگارا بھرا۔ ”یہ کروا کھوت چنا
پڑے گا۔ میں نے پانچر کو تار کر کے لے لیا ہے۔“

”بس سر۔“ سامی کھڑ ہو گیا۔

☆☆☆

ایک ہیڈرونی دانتھن کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عمر
دس سال تھی، وہ اپنی بھتیجی میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک اس
بلڈنگ میں بھی سب سے کم عمر تھا۔ برنی اس کا دروازہ سامی
جو چھبے میں اسے۔ ایک گلی میں ملا تھا۔ جس سے درزیں
ایک دوسرے کے لیے بار، ہر خدمت ہو گئے تھے۔

اس کے دوس پڑوس میں رنگا رنگ اور قاترنگ عام

لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا۔ "تھیں پیو سے میں انکس نے بچے کیلئے لے۔"

"تم ہاتھیں ہو۔"

ناخن ٹوٹ میں مر ہوا گرہ گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟"

"کوئین بچے دھونڈ رہی ہے۔" ہاتھیں نے کہا۔

انکس کچھ دیر تک حضور ہاتھیں کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتا رہا پھر گھٹا۔ مکے کی بیٹہ کو برقی کا غصہ لھٹا کر لے لگا۔

"تم نے مجھے کیسے پوچھا؟" ہاتھیں نے سوال کیا۔

"ہاتھیں کون نہیں جانتا، ای غریب تم سے جھیک ٹھاک شہر کیا ہے۔" انکس ہوا۔ "پوئیس وہاں کو بار گرم نے رکھی تھی کی ہے۔ وہ تمہیں چھوڑی کے نہیں۔"

"میں نے کسی کو نہیں ملا۔" ہاتھیں نے کہا۔ "ایک پولیس والے نے دوسرے پولیس والے کو مارا۔ اس کے بعد مجھے مارنے کی کوشش کی۔"

انجا تو پھر دوسرے پولیس والے کو مارنے لگا۔

ہاتھیں کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "دوسرا پولیس والا؟ کی مطلب؟" وہ اداوار کوئی نہیں تھا۔

تھی کم اور کم دوسرا پولیس والے کو مار رہی ہوا تھا۔ برقی کا ساتھ نے پرائیکس خور کر مارا، جنہوہ خیال کرتا تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اسکو کا ہاتھیں کرتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ لیکس کو دھاتی سے دیکھی تھی۔ اسکوں میں اسے کسی کی خدمت تھی۔ اچھا کھانا کھاتا تھا۔ دوستوں کے ساتھ میلہ ہونے کے مواقع تھے۔

سکولی سے ہٹ کر اس کا زیادہ وقت نہ ناسنے میں گزارتا تھا۔ برقی بھی ساتھ ہوتا تھا۔

اس روز بھی دونوں ساتھ تھے۔ برقی سڑھیلو اترتے اترتے رک گیا۔ پتہ کر انکس کو دیکھا۔ انکس اس کے پیچھے تھا۔ برقی ایک دھڑک گیا۔ اس مرتبہ اس کے ملحق سے خونخاک غرابہٹ بلند ہوئی۔ انکس چونکا معا اس نے کسی چیز کے کرنے کی آواز نہ

"کون ہے، وہاں کون سے جاہل کو؟" وہ نہ میرا کہ نہیں پوچھا لے لگا۔ "انکس نے اٹھ لی۔"

عاموشی، سکوت، صوب برقی کی دھیمی غرابہٹ میں کسی دوسری تھی۔ انکس اور برقی ہستہ آہستہ نہ ناسنے کے گدے فرش تک پہنچ گئے۔

چند دنے کرے وہاں کے عقب سے ایک سبہ قلم

اقتباسات

شاید سب سے زیادہ متاثر ہونے والی شخصیت تھی۔ حاجی بھٹی کی زندگی میں توفیق کی حالت بگڑی ہوئی ہے آخری صفحات پر **شخصیات ادیب** کا تذکرہ

تصویر زوال

تاریخ کے ان پھیر کا گھن بیکر... ہستہ چہرہ کے درمیان باغی کے ہستہ ملنے و نکلنے کی ترتیب - ہندوئی صفحات پر **ایچ اقبال** کی سوانح

ستاروں پر کمند

ظاہر جاوید مغل کے رقیق لکھنے سے ہندی کی جانب رواں دواں مسافری دہر باداستان کا اظہار ہوا

مازوی

مصی الدین نواب کے خیالات کی روانی - سرحد کو پار کر کے کہتے کی حدال کو چھٹے والے گروہ والے کے سہم مارا کی داستان

2014

پاکستان کا سب سے بڑا ادبی مجلہ

ماہنامہ **پاک سوسائٹی**

مزید

پاک سوسائٹی کی قیادت میں

ایکس نے، "تھیں تو غفلت بتائی، تھیں تو غفلت ہو گئی۔"
 "تو وہ لوگ، ان دونوں کے کھلے کاؤتے دار مجھے نظر آ رہے تھے؟"

ایکس نے انہیں میں سر جانا۔ کتا خاموش ہو گیا تھا۔
 "اب تم کہہ دو؟" "اب آخر ایکس نے سوچ لی۔"
 "مجھے سننا پتا۔" "تھیں تو یا سب سے کہا۔" "دوہرہ کہا کرو؟" "میں نے ایکس سے پوچھا۔"
 "اگر تمہارا اشارہ پولیس کی طرف ہے تو پولیس کو اطلاع دے گا میری کوئی اداوار نہیں ہے۔" "ایکس نے جواب دیا۔"

تھیں نے یہ چاکر اسے کیا۔ کیا اب کبھی پھر وہ ہوا۔
 "کیا میں یہاں ایک دن کے لیے چھپ سکتا ہوں؟"
 ایکس نے اسے قوت بخشی آسانی سے جواب دیا، "میں پہلے سے اس میں کوئی توجہ کر رہا ہوں۔" "کیوں نہیں، ضرور؟"
 "نہ پولیس کو کیوں نہیں بتاؤ گے؟" "تھیں نے مسکراتے نظر دے سوال کیا۔"

"میں اتنا چھپتا بھی نہیں دو۔" "تو نہ کی کی تھیں نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا ہے۔" "ایکس نے تفسیر دیا۔" "میں نہیں سمجھتا کہ تم جیسے ایک لڑکا اتنا اذیت دہی میں ہوتے ہوئے دو پولیس آفیسر کو دکھا سکتا ہے۔" "ایکس نے برنی کے ہاتھوں بھری کر دیا سلامتی۔"

تھیں نے غصہ کی سانس بھری دو خاموشی۔
 "تم مجھے سو؟" "تھیں نے سر ہلایا۔"
 "میں کچھ کرتا ہوں۔" "ایکس نے کہا۔" "یہاں میں نے چند کھیل اور ایک چھوٹی سی دکان کھلا ہوا ہے۔ پہلے میں تمہارا دے دے کچھ کھانے کے لیے لانا ہوں۔ میں اور پرچھنی منتر پر رہتا ہوں۔"

"کیا رات ہو؟" "تھیں نے پوچھا۔"
 "میں یہاں نیا نوکس دست و پاء ہوں، مگر کبھی؟"
 "مجھے اس جگہ ایک فون کرنا ہے۔" "تھیں نے درخست کی۔"
 "میں کوشش کروں گا۔" "ایکس نے وعدہ کیا۔" "میں برنی کو چھوڑ دے گا، ہاں میں اس سے باتیں کروں گا، یہ تمہارا خیال دیکھ کر۔" "کوئی تم کو چھپ چکا، برنی کسی کو بچے نہیں دے گا۔"

ایکس چند منٹ برنی سے باتیں کرنے کے بعد رخصت ہونے لگا۔ تھیں کی آنکھوں میں بے انتہا افسردہ تھی۔

"یہاں رہو، دو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" "ایکس نے تھیں کا شانہ چھب چکا۔ میں فون لاکر یہاں ایک ان کروں گا۔" "اب کچھ پرکھیں۔"

☆ ☆ ☆
 جب ایکس کا فون کے شریف آفس پہنچا تو وہیں میں چائرس کا سالن تھا۔ ہاں میں کئی ملاقاتی مل چھڑی سے ہوئی۔ "ہائیکس، میں سے باتیں چاہت تھا۔ اس نے کھڑا کر لکھا، چائرس بنی ہوئی کی نظر پڑ گئی۔"
 "ہائیکس، ہائیکس۔" "ہائیکس نے صبر و اعتدال سے پکارا۔ اس کی آواز میں حکم کا تاثر نہ تھا۔"
 "ہائیکس نے گہری سانس لے کر ہائیکس کی جانب...

فون ہڈی کی۔
 "یہ سرائی، رسالہ، یہ منٹ ورن ہائیکس ہیں۔"
 ہائیکس نے دوسرے افسران سے ہائیکس کا تعارف کرایا۔
 "تھیں کو بکڑے کے مسئلے میں بہت آپ لوگوں کی مدد کرنے آئے ہیں۔"

"میں ہم اسے کریں گے، سمجھیں کہ ضرور پڑنے پڑاؤ کے کوٹم کر دیتا ہے؟" "ایکے ذہنی نے سوال کیا۔" "میرا مطلب ہے کہ وہ بچہ اور وہیں اپنا بچہ کیریز کوٹ دوم میں تانوی کوئی لڑکے نہیں مگر اسکا۔"

ہاں سو بڑے پتھر کوٹم کی سمجھ میں نہ ہو گئی۔
 ہائیکس نے شروع سے کہا آدھا ہوں کہ وہ بچہ نہیں ہے۔ اسے باغ سمجھو، وہ ایک فون کا کس ہے جس نے وہ دھماکہ فون کو برادر کر دیا ہے۔ تمہارے سوال کا جواب ہے کہ اسے کریں، بحث سمجھو، ضرورت پڑنے پر تم لوگ اسے باغ کون روکتے ہو۔"

ہائیکس، ہائیکس کی خود غرضی اور دشمنیت پر ہر مرد ہو گیا۔
 "اب جاؤ ادا اسے آؤ دیکھو۔" ہائیکس نے اطمینان سے کہا۔

"میں ہائیکس کے لیے زچہ و زنت شو کر رہے ہیں۔ تم کوٹ آفسیر ہو۔ تم یہ احتیاط نہیں دیکھتے کہ تھیں کوٹم کرنے کا حکم ہے جاری کر دو۔" "ہائیکس نے شریف مری کی جانب دیکھا۔"

ہائیکس برنی کو دکھائی دیا۔ "میں یہ کام ختم کر رہا ہوں۔ وہ خطرہ بنا جا رہا ہے۔ اگر وہ راجا جاتا ہے تو اس کا دتے راہ بھی وہ خود ہے۔" "مجھے ادا دیکھ نہیں سکتا۔"

ہائیکس جانتا تھا کہ ہائیکس سے بحث کرنا بے معنی ہے۔ حالات نے زور بخند دیا تھا، وہ ہائیکس کے

پو اسٹر کا تنفس غیر متوازن ہو گیا۔ "مارک بلی کا کیا ہو گا؟ کیا میں اسے..."

59

مکتب عدم ہو جائے۔ نوکلنٹ...

انجیل نے خیریت کے ایک آدمی کو سبھ یا اور واجی
ایک پر آگیا۔ "او کے "نورہ" کے چچے چل گئے۔" تم
وہ اس کی جگہ پہاں بیٹھے ہو۔" انجیل نے پوچھیں ایک بار سے
کہا۔ "وہ سر ہا کر رہ گئے۔" تمہیں ماہیں کے سلی کی نہ
سے ٹائری آؤ دسکی ہے۔ تم کیا کرو گے؟

"ظاہر سے میں چائے کے لیے اٹھ کر ب دل گیا۔"
"تمہاری کس ہوسٹر میں ہوگی؟"

"ظاہر سے نہیں۔ میرے ہا کہ میں جونی چاہیے۔"
انجیل نے سر ہلائے۔ "نو پھر و اس اپنی جگہ سے کیوں
نہیں مل اور اس کا ر پو اور اس کے "سٹر میں کیوں تھا؟

پوسٹر والا ہار نے نے سٹا سے شے اچکا گئے۔
انجیل کی چٹائی پر ٹنگوں کا جال نہ رہا ہو گئے۔

"و اس کو پٹنی کوئی بہت خراب سے۔ وہی گئی جو کوئی
تھو و و اس کا جائے وال غا ب پھر پو کس وال تھا۔ و اس کو
بلے کا سوخ بھی نہیں مل انہم مزین ہست سے کہ پیل و اس
کو مارا گیا تھا۔" انجیل کی "واز سے اٹھ اٹھک رہا تھا۔
"سادہ کی مشق ہے۔"

پو کس والا کوئی دکھا ل دے رہا تھا
"شمت" صبح ہی صبح کسی کام سے جا اٹھا ہاں آ باور
و اس کی حالت دیکھ کر رہا اور ہا کہ میں نے کہ اور وہی
حائب چھا۔ "انگل اس طرعا تجر بہ چڑ کر رہا تھا جیسے
اس کی آنکھوں کے سامنے ظلم چل رہی ہو۔" شمت بعد میں
ار اگیا ہے۔ "بھوہ ہے؟"

"بھوہ کیو۔۔۔ نہیں والے نے کہا۔
کچھ وقت کے لیے کمرے میں سکوت طاری رہا
تھو ارا بھی تک انجیل کے ہاتھ میں تھیں۔
"شمت کا ر پو اور کہاں تھا؟" اچانک انجیل نے
سوال کیا۔

"بھوہ سٹر میں۔"
"وہ مارا۔" انجیل کی آواز بلند ہو گئی۔ اس کے ذہن
میں جھماکا ہوا۔ وہ لوگ بیک ماہیں کے فر رکو، شو بدی
روشنی میں، غلط راوے سے رکو رہے تھے۔ جس کی سب
سے بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ہاتھ کر تاحل فرض کی ہوا
تھ۔ اس لیے وہ پو کس و اس کے کل کی پیشی نہیں ہوگی
انگل کو تھیں غا کہ شمت کے بدن سے جو گری بر تہ ہو گئی وہ
شمت کے ر پو جو کی نہیں ہو سکتی۔
جو کوئی بھی تھا؟ اس کا غارت پو کس والے نہیں

تھے۔ وہ اس کا کل کے "ہارگت" کے سامنے میں آ گئے
ور اگت تھا۔ "ماہیں۔۔۔"

جی ماہیں ہی وقت جیسے سے زبا۔ ہارنگ صورت
حال سے رو پو رہا۔ "انگل چل پڑا۔" دوست نور ا سٹری
شیرت سے بات کر ائے۔

☆☆☆

بیکھر کے ہاتھ سے فون کرنے کرنے لگا۔ انجیل کی
چڑ کر ڈ ہٹ مین کی جھوٹی ایسی ہی چو کا رے والی تھی۔

"بیکھر، زار اسو پو۔۔۔ بچہ نیم سے اس کا پو خاصا
دولت چھوڑ گئے ہے۔ د سچ ہے۔ وہ بھی فلاش۔" غماص
نے "دک بلی (چی) کی رو پو تھی مشکوک رہی ہے۔ اگر
کسی نے ماہیں کو را سنے سے سٹانے کا مہد کہا ہے تو پورا
معامل ہو جاتا ہے۔" ماہیں کا کل نہیں سے بلکہ وہ صرنا پنا
وقار کر رہا ہے۔

"میرے دوست عزت باب۔" بیکھر نے کہا۔
"کام شک کا کو۔۔۔ وہ رہے بہت دور نہیں مل گئے؟"
بیکھر نے اعطایا سے اصرار کیا۔

"زبزو میں بھتا۔۔۔" انجیل نے جواب دیا
"یاد کرو۔۔۔ ڈی سٹیز کا ڈام سیکور سٹسم مکمل خراب نہیں
تھا۔ میں صر و فو بپ کی گئی جزا قس و قاتل کے
سر پرست میں دکھا یا چے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہے۔
کمرانی کے کمروں سے کئی گلیاں۔" تب ہی سے ڈی سٹیز
کے لڑکے کا ر مٹوں دکی ہیر کی گرل فر ہڈ کا اثر پو باور
کر رہا۔ اور خٹا شیا کا یک طرفہ ہوا کی چو کا کلک کسی نے دکی
ہیر کی کو رو پنا۔ "انگل کی آواز پو جونی ہوئی جادری گئی۔

"مگر یہ سب اب ہی ہے تو کس نے اس سے معاہدہ کیا
سے اور کوں نڈنگ کر رہا ہے؟"

"کٹر بکٹ نو مارک بلی نے و د ہے۔" بیکھر بھی تم
غماص سے راٹھ کر دے۔ میں کسی کی آواز نی لگا آئے تھا۔ ہاں۔
نہیں پتا کہ "دک" سے کٹر بکٹ کس کے ساتھ کیا ہے؟
میر دست جبکہ میں دکی ہیر کا کا ڈت کھا کاو۔"

☆☆☆

ماہیں ایک مجھے سے کوشش کر رہا تھا۔ ان غماص کی
کوشش۔ اور غصہ ہو گئی۔ اسے ایک شہاد آؤ ہر سالی وہی
"ہائے۔۔۔" میں "اوس۔" ماہیں سے کہا۔ "مجھے ہم
سے بات کرنی ہے۔"

ر سو نے و اور اونی پچاں لی تھی۔ "ماہیں زار رکو

”مجھے قسمیں ہے کہ ایک دن شہینہ سے منہ مڑاؤں گی۔“
 مائیں پر دوسری جانب سسکیوں کی آواز آتی رہی پھر
 مائیں مر رہی تھیں۔
 فیزیکی کو پتا ہی نہیں تھا کہ اسی کے دشمنوں پر
 شہناز موٹی ہو چکی تھی۔

☆☆☆

تھامس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں تھا۔ "مہربان
 مطلب ہے کہ جب بائبل نے براہ راست میرا ذکر کیا
 تھا تو تھامس نے بائبل کے لیے احترام کے گھرے
 جذبات محسوس کیے۔" جہربا بائبل نے مجھے مقرر کر دیا
 ہے۔ میں نے کبوترز میں بھی اسی اہمیت محسوس نہیں کی۔
 میری رقبہ زیادہ تر رفیق کے لیے لگا رہی جاتی تھی۔
 وزین سے بات کر کے تو میں بائبل ہی ماہر بن گیا تھا۔ کوئی
 اور افسر ہوتا تو میری چھٹی ہڈی ہوتی۔"

[illegible]

”ہم مان گئے ہیں کہ میک دیکار کے مطابق دیکر
 پیرس کے کہتے ہیں کہ خزاں ۱۹۱۷ء میں میک دیکر کے گھر تھے۔ یہ
 درخت سے ٹپنے سے پہلے کی بات ہے جس وقت دیکر پیرس مارا
 گیا۔ اسی روز وہ رقم اکاؤنٹ سے نکال کر لے گئی۔“

”ارکى سبزى كى پاكائى كے بعد يہ ناکام ”ہست ملين“ کو
خونچا مگرا جس كے سہم سے ہم واؤا تھنہیں۔ سوائے اس كے
كہ وہاں كہاں پشاور قافلہ ہے۔ ناھن كہاں رونے كے جگر پشاور
پائيس واٹے اس كے، جسوں مارے تھئے۔ ربات طے ہو
تھى سے كہ ناھن ”نادر گت“ ہے۔“

”ایک سنت، ایک سنت“ خناس اچانک یوں

جو سب رہنے کے بجائے خامس نے برید کا اپنا مال کاغیر ملایا۔ سمجھو یہ شے اس کا راجہ اور انگریز سے ہو گیا۔ خامس نے انگریز کو چنگیز شہید کا قاتل کے بارے میں بار بار روایت کرتے ہوئے اس کے بھڑک کر کہہ کر دیا گیا۔

سات کوئی نہیں سن رہا۔ شخص ایک سو سن کر رہ گیا۔ پانچ سو
 ناس میں بڑا بڑا دھچکے۔ "ہمارے نے درخواست کی۔"

کار کرد اور یونانی غریب ہو چکا ہے۔
 ”میں سمجھتا ہوں۔“ ناٹھن نے آستے سے کہا۔
 ریزی نے تیزی سے ہر گرام میں تبدیلی کرتے
 ہوئے ناٹھن کی سوجھ بوجھ کا اعلان کیا
 ”ناٹھن ملے! تم لانے پر ہوں“ ریزی کی رفاہ نفس
 بڑھ چکی تھی۔

”میں نے کسی پولیس وے کو نہیں مارا۔“ مائیکن کی آواز بھرا گئی۔

”مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔“ ہاتھن کو احساں ہوا۔
 زیر کی آواز میں پہلے جیسے تھیں پکے ہاتھ۔
 ”میںم۔ آب دوسروں کی طرح کیوں نہیں سوچتی
 ہیں؟“ ہاتھن رونے لگا۔

”تم کو کہہ چکا تھا کہ تم میری نہیں ہے۔“ ”میری ہے۔“
 بھٹک کر اپنی آواز کو تلاش کر کے۔ لیکن اس کی آنکھوں میں کی
 ”میری نہیں ہے۔“ تم در در سے۔ مجھے بڑا مایوس ہے اچھا؟“
 ”نہیں۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔“ لیکن نے خود کو
 منع کیا۔ وہ رستہ کی کہاں کی ساری۔

”وہ پولیس والوں کو اس غار““ کی بازی لے سکتا تھا۔“
 ”میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ اور پولیس والا نہیں
 تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ کتنے لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ اور
 کیوں؟ میں کیسے اسے لوگوں سے بچاؤں گا۔ وہ سب
 مارے ہیں اور خطرناک ہیں۔“ ”میں بھی ہے... ہم؟ آپ کا
 شکریہ... شاید میں آپ سے دوبارہ بات کرنے کے لیے
 زمرہ نہ بچوں۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں ڈر گیا۔“ ”وہ پھر
 روئے گا۔“
 ”زمرہ کی سہولتیں کچھ سے کم تھیں۔“

”کیا تم مایوس ہو؟“ تیزی نے بہ وقت مہاسم ایسی
چراغ برقا بولا۔

”ہمم... ہمم... میں سوچ رہی ہوں کہ کیا یہ سب ممکن ہے۔“

"ہاں، ہلو۔۔۔ بسبب من رہے ہیں۔"

"برہمگ مجھے کیس بارہ جانتے ہیں؟ کیوں؟ میں نے کسی کا کیا حرام ہے؟ مجھے بیانیہ لاگو کوئی بھی نہیں ہے۔ کوئی میری بات پر یقین نہیں کرتا۔"

"میں یقین کرتی ہوں... مضمین بیانیہ والا سامانوں

میرا ہے۔ نصیب اس پر نصیب کرنا ہے۔
 "میرا آپ سے دعا ہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک ٹھاکہ ہو۔"
 بہت جلد ہی وہ سب ٹھیک ٹھاکہ ہو گیا۔

حوائے کردے

ناقص سبط ہونے والے تھے۔ "ناقص، برائے نام اسکوئے کے تکی خوردی جادو تک پہنچا ہے۔ جو لوگ بڑے کھارک سبورڈ کے نام سے مشہور ہے۔" اسی برائے نام سوت اور نیلا شربت میں ہوں گا۔ تم مجھے پہچان لو گے۔" ناگیل نے تباہ۔

ناقص نے فون رکھ کر اگلس کو کہہ دیا۔
"جیسے بھروسہ ہے اس پر؟" اگلس نے کہا۔
ناقص نے چند لمحے سوچا پھر ہوا۔ "ہیں۔"

اگلس نے ناقص کو بوسہ دیا کھارک سبورڈ پر رکھی لوگوں سمجھا ناقص نے جوں کے کسے در سب کے اور نہ رہ گیا۔

برنی ہائی کتنا اگلس کے ساتھ کھڑا تھا۔ ناقص فری سے مسکرایا پھر اگلس کے گلے گھس گیا۔
"شکر و رحمت۔" وہ بولا۔

اگلس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اگلس میں کا پلاسٹک کا جھوٹا سا بھروسہ نکال کر ناقص کو دکھایا۔
"اسے رکھو۔ یہ میرے لیے خوش قسمتی کی علامت رہا ہے۔"

ناقص نے فیکر آف منظر دوں سے اگلس کو رکھا اور اگلس میں کو سامنے والی جیب میں رکھ لیا اور ہاتھ پلا کر سبز جیبوں کی جانب بڑھ گیا۔ اسی رشت پر اگلس کارڈ کے ساتھ ان کی جسم آوازانی شروع ہوئی۔
"اگلے حذر، ابھی دور رہو۔" اگلس ہنسا۔

ناقص نے دور ڈھنگی۔ وہ جھٹ سے نکل کر بھی کچھ دور ہی گیا کہ سیدھی شخصوں، آواز سنا دی حوس نے پوس آتشیں میں تھی۔ اسی کا دل رک سا کب "ہائے، ناقص۔" پوچھنے کی آواز آئی۔

اس کی چٹائی سوتی کوئی ہے کہ ہوئے ناقص کی فری دیوار کو اور جزو رہا تھا۔ ناقص کھنکھنوں کے بل کر عقب میں قاتل کے ذہن کی۔ ہلکے تھی۔ رات لگا کر تھا اور اندھا حذر ہجاء۔ ناظم دہشت میں در قلعہ سب میں روزا تھا غلامت کے حاطے سے کھٹے کار و اور رخ لست میں تھا۔ ناقص کا دل جل گیا۔ سائنسز کے ہتھیار سے دھماکا تو ہو۔ لیکن ہی دہشت ناقص خست ہلاکوں سے اٹھ کر گرا۔ وہ پھر بچ گیا۔ تاہم موت کی سر پر نگہ دہشت سے بیدار میں دور کا احساس ہوا۔

ہیں۔ تم بچ گئے تھے۔ باب وہ تم تک پہنچنے والا ہے۔" ناگیل کی راز میں بے چینی تھی۔

ابھی ناقص کا جیرو پتلا پرک۔ لیری کے چمکے کا رنگ بھی بدل گیا۔

"تجربوں کے لیے چاہا؟" ناقص نے کوہ ازبی کا سوال چھینا۔

"جنان ہاؤس کا وقت نہیں ہے۔ انہیں بعد کے لیے رکھو۔ جلدی کرو وہاں سے بھاگ جاؤ۔ اصل بات تک پہنچنے میں مجھے پہلے ہی کافی دیر ہوگئی ہے۔"

"میں کیسے یقین کروں کہ برکی جاں نہیں ہے؟"

"فی الوقت تجھیں یقین دمانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے، جیسا کہ میں مجھ پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ بھگ جاؤ پتھر ہلکا جاؤ۔"

"کہا جاؤ؟" ناقص کے ہاتھ میں ہلکا لگے۔
"ازبی مجھے ایک منت کے لیے رولڈ۔"
(DEAD AIR) پر کردہ۔ پتھر۔ ناگیل نے کہا۔
سائنس اب تک خاموشی سے یہ سسٹم خیر بات چیت سن رہے تھے جس میں ایک منت کا رد آ رہا تھا۔

ازبی۔ ناگیل کا اصل مدعا سمجھ گئی۔ اس سے پھر بی منت و بات جاری کیس۔ اسی کا رد و مدعا ہوئی کہ رہے تھے کہ ناقص کہیں کا ڈراپ سین ہو رہے رہا ہے۔

"آفیسر شہزاد وقت شروع ہو گیا ہے۔ تم اب "آف ائر" ہو۔ ناقص کے علاوہ صرف میں شہزادی آواز سن سکتی ہوں۔" ازبی نے۔ ناگیل کو اطلاع دی۔

ناقص سب سن رہا تھا۔ اسے لگا کہ اچانک اس کی وبا بہت مضبوط ہوگئی ہے۔ صرف رات و ناگیل نامی پولیس آفیسر۔

ازبی کی گفتگو سننے ہی ناگیل نے ناقص سے بات شروع کر دی۔ اس کی نگاہ گھڑی پر تھی۔ وہ ہنسنے لگا کہ اچانک اس کی نظر ناقص کو چلا گیا کہ اس کے منہ پر کسمی اور دے بنا ہوا اور پیش کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جس سیکڑ ختم ہوئے تھے ناقص کو مزید معلوم ہوا کہ پولیس سرگرمی سے سے تلاش کر رہی ہے وہی کو پولیس کا قاتل سمجھ رہی ہے۔ اگر اس سے حراست کی فو پولیس اسے ختم کر دے گی۔ تیسری اطلاع بھی کہ کرڈاؤس پر صرف ناگیل اسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ وہ ناگس کو بے قصور قلم کرنا ہے۔ میدان میں ناقص اب نہیں ہے۔ سر پر کہ

اس کا آخری پانس سے اور سے ناگیل پر بھروسہ کرنا ہے۔ ناقص کی نچت کا سامان اسی میں ہے کہ وہ خود کو ناگیل کے

اس نے کمانڈر کی شہر کا نقشہ دیکھا اور فیزی سے نئی ہدایت جاری کرنا شروع کر دی۔ پولیس آپریشن کب دم تبدیل ہو چکا تھا۔ وجہ اپادھت سے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں، اس کے مطابق، محلے میں موجود ہر ایک پولیس اہلکار تک "بہت میں" کا طلبہ سرعت پہنچ گیا۔ مسلحانہ کے گھاگ نکلائی اپنے اپنے اندرونی دفاع سے لپٹ گیا کی خبر کے نشر کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا۔ فیزی نے ایک عدلیہ کی اسٹوڈیو میں منگوایا تھا۔

اس کی نظر میں فیزی پر تھیں۔ وہ اپنے کمر بڑ کی اہم اور موثر ترین کوڈن چٹن کر رہی تھی۔ اس کہیں سے اس کی جذباتی دانتی تھی۔

مارک بیل کے لڑکی کی خبر ایک ساعت میں جہاں کے کی طرح تھی۔ سیدھا سادہ کہیں کر میں بدلنا ہو اس مقام پر پہنچ گیا تھا جہاں وہ ہر منٹ ایک بار تک بدل رہا تھا۔ فیزی پر مردہ برنی (کنک) کی تصویر دکھائی جارہی تھی۔

تاہم اس کی بات سچ ثابت ہوئی تھی۔ انجیل کا ذکر بھی رہنے رہنے سے ہوا تھا۔ ذریعہ کل کر اہلکار خیال کر رہی تھی۔ تاہم اس کی درخواستیں نامیہ سے باہر تھیں۔ کیونکہ تمام لوگوں کے ساتھ وہ بھی جاتی تھی کہ تاہم کے سر سے موت ابھی تھی نہیں ہے۔

عوام تاہم کے بھالے پولیس کے خلاف ہو گئی تھی۔ تاہم انجیل کا رد عمل سامنے آنے کے بعد یہ مخالفت خود سے کم ہو گئی۔ بعد ازاں اسپیشل اسکواڈ کے ڈپٹی انسپڈ میں کی رپورٹ لیک ہونے کی مخالفت کی شدت میں مزید کمی آئی تھی۔

تاہم، انجیل اور پوائنٹر فیزی سے دنگ بدلنے ڈرامے کی جزئیات سے بے خبر تھے۔

سلطنت نے اصطلاح اپنا ٹھکانہ تبدیل کر دیا تھا اور فیزی طور پر سامی کے ہمارا ایک اور قاتل دروازہ گرہا تھا کہ فیزی جلدی ہو سکتا، پوائنٹر کو ٹھکانے لگا رہے۔ حالانکہ اسے خدشہ تھا کہ دونوں ہت میں ہر منٹ پوائنٹر تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ اگر پوائنٹر وہاں پولیس کے ہاتھ آ گیا تو سلطنت کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

وہ اس وقت کوکس رہا تھا جب مارک بیل کے حوالے سے پوائنٹر منسوب کیے گئے تھا اور سلطنت حالی بھرتی تھی۔

ایک طرف پیروٹی اپنے بال بال بوجھ رہا تھا۔ دوسری طرف ہیکٹر سٹون پر انجیل سے رابطہ کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔

☆☆☆

اور ہائی کا حملہ ہوا۔ اس نے جانم دھت میں رادھ اور دھت دیکھا۔ اس کی نگاہ ہمارے ساتھ موجود دھت پر پڑی۔ وہ لپک کر بندر کی طرح دھت پر چڑھ چلا گیا۔ دھت کا ہوا اور گولی اس کی کمر کے قریب شام سے نکلائی۔ اگلے لمحہ وہ ہمارے دوسری جانب لٹکا ہوا تھا۔ تاہم ایک لمحے کے لیے اسے حیرت ہوئی کہ سائنس کی موجودگی میں دھت کا کیوں ہوا سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ رہا اسے پہنچے کو کہنا۔

حالات بدل گئے تھے۔ اب وہ گرفتاری سے بچنے کے لیے نہیں بھاگ رہا تھا بلکہ جان بچانے کے لیے بھاگ رہا تھا۔ پولیس اور دھت میں دونوں سے... اس کی واحد دوسرا سٹیل نامی آئینہ تھا۔

کچھ دیر بعد وہ مرکزی سڑک پر تھا۔ وہ کہے گا ہے عجب میں بھی دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ بلڈنگ کے اعلیٰ میں اسے پیلو میں گولی لگی ہے۔ تاہم وہ حیران تھا کہ وہ اب تک بھاگ کھڑے رہا ہے۔

یہاں سڑک پر قدم سے شش تھا۔ وہ گاڑیوں اور لوگوں سے بچتا تھا۔ جھکا ہوا رہتا ہوا اسے بدل بدل کر لگا جا رہا تھا۔ وہ دیکھتا کہ پیلو میں نہیں آتی۔ ایک جگہ سوچ بچار کر دیا کہ گاڑی کے پیچھے بچ گیا۔

واپس بھل کے نیچے کی شرٹ خزانہ اور وہی تھی۔ اس نے شرٹ اور پر کے دم کا جائزہ لیا۔ بھل سے کچھ نیچے لگی انجیل ہمارے کی موتانی کے برابر بدنام نشان تھا۔ اس نے میں خود کھانہ کرنے کی وجہ سے بال بال بچا تھا۔ تاہم اس نے شرٹ پہنچ کر دھت کھڑا ہو گیا۔ فی شرٹ کی حالت بہت بری تھی۔

"رگرم تاہم جو... رک جاؤ۔" تاہم کے پیچھے ایک دھت ہوت تھا۔ وہ اسے میں ایک آہی کھڑا چلا رہا تھا۔ "اسے چکر دے پولیس کا قاتل ہے۔ وہ کہتا ہے۔" تاہم نے سڑک نہیں دیکھا اور بھاگ نکلا۔ لیکن وہ آواز میں انفر کے کانوں تک پہنچ گئی جو بار بار دھتیں تھا۔ جلد ہی اس نے قتل لگا کر دھت آہی کر دیکھ لیا۔ پوائنٹر اس کے ہاتھ کے اشارے کی جانب لپکا۔

☆☆☆

اس وقت کمانڈرین میں شریف مرنی "اسٹیشن ڈان" کا پیغام وصول کر رہا تھا۔ "اسٹیشن ڈان" ڈپٹی انسپڈ میں کا کوڈ نام تھا۔ انسپڈ نے ولیمہ اور دھت سے جو رپورٹ دی، اسے سن کر شریف مرنی دنگ رہ گیا۔

ساتھ رہی۔

تاجن نے دیکھا کہ روکن کھال چکا ہے جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ اس نے قریب سے بچت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔

عوام بھی منوجہ ہو چکی تھی۔

”اے بھڑو، یہ تاجن ہے۔ پولیس کا قاتل۔“

☆☆☆

اینگل، ٹائزن اسکاڑے کا چٹا چٹا چٹا تھا۔ اس سے پہلے زینٹا اسٹینڈ نے سٹی مہار کی کھڑکی میں پورے تین سنبھال لی تھی۔

مائیکل بیکر کو حرکت زدہ رہ گیا کہ ٹائزن اسکاڑے میں بے حد جھگڑا تھا۔ لوگوں کے علاوہ رہائشی کاؤنٹی کی درجنوں پولیس گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ میڈیا بھی کثیر تعداد میں موجود تھا۔ مائیکل سوچ رہا تھا کہ ٹائزن اسکاڑے سے منتقل ہو جائیں اس نے تاجن سے کی تھیں وہ ان افریقہ میں کی تھیں۔

پھر یہ کیا بنا ہے؟

☆☆☆

”میں بے قصور ہوں، پولیس کو اس آڑی نے مارا تھا۔“ تاجن چلا یا۔

پولیس کا چوہدری سرخ ہو گیا۔ ”بچے لبت مار مار کے۔“ اس نے فخر کا انداز میں گین کر دی تھی۔

تاجن لوگوں کی نظار کے پیچھے نکل جانا چاہتا تھا۔ ”میں نے کچھ نہیں کیا۔“ وہ پھر چپا۔ ”پولیس والا نہیں ہے۔ مجھے اس سے بچنا۔“ اس نے امدادی دیکھ بول سے لاغر اوجھڑ بکھا۔ تاہم کسی نے فسادات کے لیے حرکت نہیں کی۔ ”میری بات کا یقین کر دو۔“ وہ پھر بولا۔ ”اس نے کوئی چارہ کچھ بھی نہ کیا۔ یہ دیکھو۔“ تاجن نے غراں آلود شہر کی جانب اشارہ کیا۔

جنس سوٹ میں بیٹوں ایک دھڑا قاتل چھوڑے بدن کا فرد بااخراجے بڑھا۔ اپنی دونوں سے غصہ درگزر کے واسطے برہنا۔ اس کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی اور نقاب سے ترشی ہوئی پھوٹی سے راز میں بھی سفید بالوں سے پر تھی۔

تاجن نے اس کی آنکھوں میں ہوروشی کی جھلک دیکھی۔

”سمرا نام“ البیڑ ہے۔“ وہ بولا۔ ”میں وکیل ہوں۔ آفیسر میں سفیدی دروشی بیچا ہے میں کاہر رہا ہوں۔ تم کہاں سے آئے ہو؟“

پولیس کے سٹیپ کے بندھن نوٹنے لگے۔ وہ ایک مذم آگے بڑھ کر بولا۔ ”سمراتھن بڑھک کاؤنٹی پولیس سے ہے۔ جو جو ان کی قتل کر چکا ہے۔“

سڑک پر رش بڑھ چکا تھا۔ تاہم پولیس، تاجن کو جڑ چکا تھا۔ اس کے نظر میں آئے ہی پولیس جھوم کی گھروں میں تار پندر کی طرح حرکت پزیر ہوا۔ اس کی آنکھیں منکسٹ اشنال سے لگا رہے ہوئے تھیں۔ تاجن برابر چھوڑ کرے نے پولیس جیسے سفاک ہٹ ٹیپ کو برابر ڈالا تھا۔ پولیس دروں سے بھری بڑی صفائی اور سرعت سے دھڑکا رہا تھا۔

دروں کے درمیان فاصلہ کھلی چپاس گزر رہا تھا۔ تاجن کے خیر خفا کے اسے دیکھ لیا گیا ہے اور قاتل دم بدم قریب زور جا رہا ہے۔

درمیان میں افراد کی موجودگی نے پولیس کو گولی چلانے سے باز رکھا ہوا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ گرناری کا زورنگ رہا کہ تاجن کو گولی میں لے لیا جائے پھر خفا میں اس کی درگت بنا کر قتل کیا جائے۔

تو کبھی کم پھر غلا نہیں تھا۔ پولیس نے اندازہ لگایا کہ اب بھی تاجن کو چھاپنے کے لیے اسے کم از کم تین منٹ روکا کریں۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ واقعات کے تیزی سے بدلنے ہوئے سلسلے میں ایک اور غیر متوقع موڑ آنے والا ہے۔

☆☆☆

تاجن کو تڑپ سی جادو نظر آئے وہ فسادات میں امداد فراہمی کے ساتھ منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ چھپے رہنمائی کے دروازے پر جس نے بھی لہو سے بازی کی تھی۔ اس نے تاجن کے اعصاب کشیدہ کر دیے تھے۔ اگر اس وقت قاتل زباہ دروشی تھا تو جیتا اس سے وہ جیتا پکار مانی ہوگی۔

تاجن کا دل چاہا کہ غصے کا جواز لے۔ یہ خیال آئے ہی کسی نے اسے پیچھے سے بری طرح ٹھکڑ کیا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی جکڑ بند کی میں آگئے تھے۔

”سمراتھن، کھلی غم ہو گیا۔“ قاتل کی سرکشی اس کی سماعت سے گرائی۔

”چھوڑ دو۔“ تاجن چٹا یا۔ وہ مضبوط گرفت میں کچھ سے کی طرح کھلا رہا تھا۔ ساتھ ہی لاش چلا رہا تھا۔ پولیس نے چا آسانی اسے پر اٹھایا۔ تاجن نے انداز سے اسے پھانسی پیچھا۔ جہ پولیس کی ناک سے ٹکرایا۔ اس کے گلے سے ایک رزنی گولی برآمد ہوئی۔ اس کی گرفت زمینی پڑی اور مچا ہوا تاجن پھسل کر سڑک پر آگیا۔ وہ چادر پانچہ دروں کے گلے بھاگنے کی پوزیشن میں تھا۔

”حرکت مت کرنا۔“ پولیس کی برقعہ فراموش

☆ ☆ ☆

میلے پائے مذکورہ چٹائی میں بیٹھنے والے جھنجھک دے
نے۔ ڈیڑی نے نیلی جا اپنے پورے گھر میں فی دی کا سہارا لیا
تھا۔ ایکشن میوزک والوں نے ٹیٹا کا پڑھنی جیسا ادا تھا۔ کانپڑ
کے گھبراہٹ کے ہاں بڑے سارے نعلی ٹوٹو بیٹس تھا۔
ایکشن میوزک، دھجے، فی دی سے لگے ناظرین ہولناک
ڈرامے کا سسٹی ٹیڈر کا ٹکس براہ راست دیکھ رہے تھے۔
دی ہیرو کے بعد شہنازہ فرید، منجول کس ایشوں
سے پھر ہوتا جا رہا تھا۔ دی ہیرو کے بعد، ویلیو بیٹس والے،
پھر ایک نیلی... پھر برنی (تھا)، پھر یوڑ جا نیلی (جس،
کی بالکٹ کٹریم نہیں چیلنی تھی) ایک قانون دیکھی تھی۔
آخری کاش ناخن کی کرنی تھی یا پھر انٹر کی؟ پھر انٹر کو تو
بہر حال مر رہا تھا۔ وہ خود بھی اس بات سے آگاہ تھا۔
ڈیڑی پٹلیں جھپکنا بھول گئی تھی۔ اسے خیال آ جا کہ
کاش وہ سب نہ دیکھی۔ سب کا نقل کرکھڑاتے ناخن کے سر
پر تھا۔

پھر انٹر نے اپنا ہاتھ ناخن کے گھے میں ڈال دیا۔
ناخن اب بھی تیس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے دیکھا کہ
ناخن عدسہ لے رہا تھا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دھشت لے پڑا
ڈال دیکھا تھا۔
ناخن فاصلہ مزید کم ہونے لگا۔ چلا۔ "سسرنا
سنبھا دھپک دو۔" ناخن نے اسے آفیسر کہہ کر قاطب صلیب
کیا تھا۔

پھر انٹر کو ہلکا ہوا۔ اس نے ناخن کو ایک بار پھر ذہن
سے اٹھا کر اسے سسرے کر لیا اور گویا۔ "جیسے پت جاز، وہ نہ
میں اس فٹے کا سر کھول دوں گا۔" پھر انٹر کا ٹکس، ناخن کی
کپٹی سے لگے تھا۔

"میں نہیں نہیں جاؤں گا۔ بچے کو جھوڑو مجھے نو زمرہ ہو
گے۔ کوئی تھوڑی حرکت کی تو مارے جاؤ گے۔ ہر طرف پورے
ہے۔" ناخن نے دونوں انٹوں سے گھر گھر کو تھا ہوا تھا۔
نشان پھر انٹر کی کھ پڑی تھی۔ اس کی ہاتھیں ٹھنک اسٹائل
میں پھینکی ہوئی تھیں۔

لیکن وہ خوب جانتا تھا کہ وہ ناخن کو پٹ کے بغیر
پھر انٹر کو نشان نہیں جاسکتا۔ یہ کام کوئی دوسرا بھی نہیں کر سکتا
تھا۔ پھر انٹر کے لیے سو سے زائد کے لیے آخری پتا ناخن
تھا جو صوبہ حال درہ سنسن تھا، اس نے پھر انٹر کے بچے
کے امکانات باقی ہی محدود کر دیے تھے اور وہ جونی اس
بات سے آگاہ تھا۔ لہذا اسے ناخن کو ٹھم کر رہی تھا۔

"بات یہ ہے سسر۔" وکیل نے جھنجھکی سے کہا۔ "نہ
پر بڑک کا ڈانٹ نہیں ہے۔ جیسا ہو وہیں دور۔ جو کچھ کرنا
ہے، یہاں کی پولیس سے کرنا ہے۔"
ناخن کے لیے اس سے ہنر سوخ مانا نامکن تھا۔ وہ جی
الامکان پھر بیٹے سے ٹوکوں کے جھجے غائب ہو گیا۔ پھر انٹر دیکھ
وا تھا۔ ان کی آنکھیں سطوں سے اٹل پڑیں۔ اس نے بے
وجہ۔ گولی وار دی۔ گولی ایک خاتون کی ٹانگ میں لگی۔
پھر انٹر غصے سے نیم پاگل ہو چکا تھا۔ وہ وکیل کی
طرف مڑا اور بے گناہ ناخن کر۔ گولی پڑے وکیل کے پیٹ
میں لگی اور وہ پیٹ پڑ کر آگے کی جانب ہلکا چلا گیا۔ ناخن
کے منہ سے جھگ ٹکل دے گئے۔ وہ پھر انٹر کی جانب
گھوم۔ پیک ہر اسان انداز میں اور ہر حرکت کی۔
اسی اٹاشن ناخن پراس گزرو وکیل چکا تھا۔ پھر انٹر
گالباں دیتا ہوا اپنے شکار کی جانب لگا۔
پڑے لگی کی دو پھر شروع ہوئی۔

☆ ☆ ☆

ناخن پہلے دھماکے کو بیک ناخن سمجھا۔ فوڈ کی گولی کے
دوسرے دھماکے نے اس کی غلطی دور کر دی۔ اس نے
تازہ جلا دارو اسٹ کارخ کیا۔ ڈیجی اسٹڈین وہاں سے
فاصلے پر تھا۔ اس کی کچھ میں کچھ نہ آیا۔ اس کی نیلی اسٹکپ
نے سب سے پہلے ناخن کا احاطہ کیا۔ جو دردی میں نہیں تھا۔
دوسری باؤ نیلی اسٹکپ نے مست حال ناخن کو کٹاؤن اسٹرا
سے فریب دے دیکھا۔ اسٹڈین کے دل نے ایک
وجہ کن میں کر دی۔ اس نے نیڑی سے نیلی اسٹکپ واکس
کے ذرا بے بدلے اور اجنبی پولیس آفیسر کو فوکس کر لیا۔ جس
کی ایک اسٹن پھٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بھگت بھٹا
تھا اور وہ ناخن سے فریب ہوتا جا رہا تھا۔

فعل کن لہ آج پچھا تھا۔ اس نے تھری سے پوزیشن
بدل کر واکس سیدھی کی۔

☆ ☆ ☆

ناخن کی فکر بیک وقت ناخن اور پھر انٹر پر پڑی
تھی۔ بڑی بڑک مروت حال تھی۔ ناخن کا حال برا تھا۔
اس کی لمبی ٹران آلو تھی۔ پھر انٹر کے جہ سے پڑشت
پرس رہی تھی۔ ناخن نے صاف عکس کر لیا کہ ناخن کے
قدموں میں جال نہیں دیکھا ہے۔ یا نہ وہ مگر جائے گا با بے دم
قاس کی گرفت میں پھنس جائے گا۔ ناخن کن ہاتھ میں لیے
سرعت سے راست بنا دیا تھا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ
برونت ناخن تک نہیں پہنچ سکے گا۔

☆☆☆

ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔
اسے کچھ خیر نہ تھی کہ کیا راند چھینا آ رہا ہے۔ بس بہانہ تھا
کہ وہ اس تک زندہ ہے اور تامل مارا جا چکا ہے۔ معاف اس نے
دیکھا کہ ایک پولیس کی نظر اس کی جانب بڑھ رہی ہے۔
"پلیس، اب نہیں۔ اس کا زمین چپکا اور اس نے
پوائنٹر کا منظم اٹھالیا۔ منظم دونوں ہاتھوں میں کچر کر رہ
چلا۔ "رک باؤ دور رہو مجھ سے۔"
پولیس کی رفتار کم گئی۔

ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔
ہوں۔ "وہ بولا۔
"بس سر۔"

"ہم سے فون پر بات کی تھی۔ ہم دست ہیں۔"
"بس سر۔"

"حالا قسم ہو گیا ہے۔ تھوڑی دیر کی کاٹا اور شرمسار
ہوئے جا رہا ہے۔ کیا نہیں سمجھ رہے ہیں ہے؟"
"بس سر۔"

"فوجی کمر چمک رہا۔ سب کچھ بدل گیا ہے۔"
ہاتھوں کی آواز میں نری اور پکار رہا۔ وہ دھڑکے دھڑکے
ہاتھوں کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اپنی کمر اس نے راجس جگہ پر
رکھ دی تھی۔

ہاتھوں کے ہونٹ کھینچ رہے تھے۔ اس نے ہاتھوں کی
دستانہ آنکھوں میں دیکھا اور منظم بچے گر رہا۔ اس کی
آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ ساکڑ واگ پر بیٹھ گیا۔ ہاتھوں
آہستہ دھڑکے سے چلا ہوا اس کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔

ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔
رکھ رہا۔ خود اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اسے لگا کہ وہ
ہاتھوں میں جگہ اپنے مرحوم بچے پر دستانہ کے ساتھ بیٹھا ہے۔
اس نے کسی باپ کی ہی طرح محبت سے ہاتھوں کو اپنی آغوش
میں سمٹ لیا۔

"میرے بچے سب ٹھیک ہو گیا ہے۔" ہاتھوں نے
سر کوئی کی۔ "اب تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"
نی دلی پر اس حالت کو کہ جذباتی منتظر کچھ رہے تھے۔

☆☆☆

زیر کی کے ہونٹ کھینچ رہے تھے۔ اس کا
میک اپ خراب ہو چکا تھا۔ نظر اس کے پر بھی تھی۔ ڈبڈبائی
آنکھوں کے ساتھ لہو پر سنگراہت تھی۔
"بس تم سے ضرورتوں کی۔" وہ بڑبڑائی۔

کمانڈر وہاں میں شریف نے پہلی پر مکا مارا۔ پھر
ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔
فصلہ ہو کر کے فریب تھا۔ راکٹ کی سہا ت میں لڑکا
اور تامل بہت فریب تھے۔ مزید بیکہ راکٹ ساکن نہیں تھا۔

"شیرف... میرا راکٹ کون ہے؟ بچہ باؤ..."
شیرف نے سکوت اختیار کیا پھر بولا۔ "تم نہیں مین۔"

☆☆☆

ہاتھوں کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اس کے
ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔
سے سانس والے گھنٹن کو دیکھا۔ جو براؤن سوٹ اور نیلی
شرٹ میں لباس تھا۔ اس کی آنکھوں میں نرمی کے ساتھ
ارامی تھی تو ہے۔ لیوہٹ ہاتھوں کو خیال آ رہا۔ اسے
بار آ کر بے ڈی سینٹر سے ہما گئے کے بعد اس نے جس گھر
میں بنائی تھی۔ راکٹ کی دلی پر اس نے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔ کیا
ہاتھوں کے بدن کو بھی جھکا کر اوڑھ زمین پر جا کر۔

☆☆☆

"ہوٹا کمر دن، نو کمانڈر شات تلے ہی میں باز
کر رہا گا۔ اجازت چاہیے۔" اسٹینڈ میں نے نشانہ باندھا۔
"اجازت ہے۔"

اسٹینڈ میں مسکرایا۔ اس کا وقت آن پہنچا تھا۔ آج اس کا
بہترین شات ایک مشکل ترین نشانہ تھا۔ رجس رینج سے
نشانہ لینے جا رہا تھا۔ راکٹ اور اس کے باز میں معمولی رد و بدل
کے باعث اب بھی جسم سے لٹکا تھا۔ اسٹینڈ میں نے ہاتھوں
سے ہتھوڑی کو ہٹا دیا۔ گہری گہری سانس لینے کے بعد وہ پڑسکون
کیا۔ غلام تر فوج سر کوڑ کے لیے ٹیلی اسکوپ کی کمر اس لاکھ کو
دیکھا۔ اس کی ایک آنکھ بند ہوئی۔ اب وہ سکون سے مناسب
سوتلے کا شکر تھا۔ ہاتھوں کے سر کا معمولی صبر نظر آ رہا۔

پھر وہ سوتلے آ گیا۔ پوائنٹر نے ہاتھوں کے عقب میں
ٹاور کو دیکھا۔ اگرچہ اتنی دور سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا
لیکن اس کا چہرہ راز اس کے لیے واضح ہو گیا۔

پولیس فوجی اور سربراہ کا بیوم تھا۔ لگ رہا تھا کہ کسی فلم
کی شوٹنگ ہو رہی ہے۔

اسٹینڈ میں اسٹینڈوں کے درمیان میں تھا۔ سوتلے
رکھ اس نے سانس راکٹ کی اور پوائنٹر کی دائیں اور بائیں
باندھ کر لگی کا بازو باندھا۔ وہ ایک پرکھت شات تھا۔
پوائنٹر کی بیٹھائی سے خون کا لوار اچھوتا۔ وہ زمین پر
گرے۔ جسے ہلاک ہو چکا تھا۔